پاگل عشق
از قلم پری خان

سحر بیٹا ساری تیاریاں ہو گئی ہے تمہارے پاپا اور حماد آتے ہی ہو گئے تم نے بھائی صاحب والا پورشن اچھے صاف کروا دیا ہے اور حماد کا کمرہ وہ بھی اچھے سے صاف کروا دیا ہے تمہیں پتہ ہے نہ صفائی کتنی پسند ہے اسے

ماما میں نے سب کروا دیا ہے آپ ریلکس ہو جائے اتنا ہائپر کیو ہو رہی ہے سحر رخسانہ کو کندھوں سے پکڑ کر صوفے پر بیٹھاتی ہوئی خود بھی ساتھ بیٹھ گئی۔

بیٹا تم تو جانتی ہو کتنے سالوں بعد واپس آرہا ہے میرا بچہ جب سے بھابی اور بھائی صاحب اس دنیا سے گئے تب سے وہ ہم سب سے دور چلا گیا تھا پتہ نی کیسے اتنا بڑا غم اس بچے نے برداشت کیا ہو گا۔

ماما اب کیو اداس ہو رہی ہے اب تو وہ واپس آگیا ہے اب وہ ہم سب سے کبھی دور نہیں جائے گا

اب میں اسے واپس جانے بھی نہیں دو گی بہت سال رہ لیا اپنی ماں سے دور تمہاری اس کے ساتھ رخصتی کر کے اسے ہمیشہ کہ لیے یہاں پر باندھ دو گی۔۔

رخصتی کے نام پر سحر کے گال لال ٹماٹر ہوئے ماما آپ بھی کونسی باتیں لے کر بیٹھ گئ ہے میں تانی کو بولتی ہو جلدی سے ریڈی ہو جائے پتہ ہے کتنی خوش تھی حماد کے واپس آنے کا سن کر اور اب بارہ بجنے والے اور میڈم ابھی تک سوئ ہوئ ہے

سحر اپنی لاج شرم چھپاتے ہوئے اپنے اور تانی کے کمرے کی طرف بھاگی اگر دو منٹ مزید رخسانہ کے پاس بیٹھتی تو وہ ضرور اسے شرماتے ہوئے پکڑ لیتی۔

***

تانی اٹھ جاوں حماد آنے والا ہے اگر تم ایسے ہی سوتی رہ گئ تو حماد سے پہلے میں ملنے چلی جاوں گی پھر نہ کہنا آپی میں نے پہلے حماد سے ملنا تھا سحر تانیہ کی نکل اتارتی ہوئ بولی۔

تانیہ جو بڑے مزے سے کمبل اوڑھے سو رہی تھی سحر کی بات سنتے ہی ایک جھٹکے سے اٹھی۔

آپی حماد سے پہلے میں ہی ملو گی آپ جلدی سے میرے کپڑے نکال دے بلیک ڈریس ہی نکالنا حماد کو بلیک ڈریس بہت پسند ہے میں آج وہی پہنوں گی تانیہ کہتی ہوئ واش روم میں بند ہو گئ اور سحر اسے دیکھتے مسکرا گئ

کس کدھر حماد کو پسند کرتی تھی یہ لڑکی حماد کے باہر جانے کہ باوجود اس کا بھوت نہیں اترا تھا اس کے دماغ سے۔۔

****

سحر اور تانیہ اقبال اور رخسانہ کی بیٹیاں تھی تانیہ کی پیدائش پر کچھ پچیدگیوں کی وجہ سے دوبارہ ماں نہیں بن پائی تھی لیکن حماد نے انہیں کبھی بیٹے کی کمی محسوس نہیں ہونے دی تھی حماد اقبال کے بڑے بھائی کا بیٹا تھا چند سال پہلے ہی ان کے بھائی اور بھابی کار ایکسیڈنٹ میں اس دنیا سے رخصت ہو گئے تھے حماد اپنے ماں باپ کے جانے کا غم برداشت نہ کر سکا اور سب چھوڑ چھاڑ کے چار سال کے لیے لندن چلا گیا پڑھائی کے لیے۔

لیکن اقبال کے بڑے بھائی باقی سب کی رضا پر سحر اور حماد کا نکاح اپنی زندگی میں ہی کروا گئے تھے۔۔

سحر تب ایف ایس سی کے فسٹ ائیر میں تھی اور حماد ایف ایس سی کمپلیٹ کر چکا تھا اور تانیہ ابھی میٹرک میں تھی۔۔۔

***

کیسے ہو بیٹا رخسانہ حماد کو گلے لگائے رو پڑی رخسانہ نے حماد کو بیٹا کہا ہی نہیں مانا بھی تھا اتنی لمبی جدائی کے بعد حماد کا چہرہ دیکھ رو پڑی

چاچی میں بلکل ٹھیک ہو دیکھے اب تو پہلے سے بھی زیادہ فٹ ہو گیا ہو حماد اپنے بازو کو اوپر کیئے بولا۔

یہ کہنا غلط نہ تھا کہ وہ پہلے سے زیادہ ہینڈ سم ہو گیا تھا چوڑا سینا چھ فٹ لمبا قد سفید رنگت کالے بال جو باری مہارت سے جیل سے سیٹ کئے ہوئے تھے پتلا ناک درمیانی کالی آنکھیں ہلکی ہلکی بیرڈ کالے براون ہونٹ اور آنکھوں پر چشمہ لگائے بلکل ہیر و لگ رہا تھا رخسانہ بلائے لاتے نہ تھک رہی تھی۔

حماد بیٹا اندھر چلو ورنہ تمہاری چاچی سارا دن یہاں کھڑے ہو کر تمہاری نظر اتارتی رہے گی اقبال رخسانہ کو بس ہوتا نہ دیکھ بول کر ہسنے لگے حماد بھی ہلکا سا مسکرایہ۔۔

آپ چپ ہی رہے تو اچھا ہے میرا بیٹا اتنے سالوں بعد آیا ہے نظر تو اتارنی پڑے گی پتہ نی کس کس کی بری نظر لگی ہو گی رخسانہ جلدی سے اندھر سے سات ریڈ مرچیں لاکر اس کے اوپر سے گھماتی ہو منہ میں کچھ پڑتی ہوی اس پر پھونک گی اب آجاوں اندر آپ لوگ اندر چلے میں چائے لے کر آتی ہو۔۔

تمہاری چاچی نہ پاگل ہو گی ہے اتنے سال بعد تمہیں دیکھا ہے نہ پتہ نی کون کون سی نظر اتار رہی ہے آو اندر چلتے ہیں اقبال حماد کو لیے اندر کی طرف بڑھ گئے۔۔

***

حماد آپ آ گئے تانیہ بھاگتی ہوئی حماد کے گلے لگ گی حماد کو تانیہ کا اقبال کے سامنے یو گلے ملنا تھوڑا عجیب لگا۔

آپ کیسے ہو تانیہ ایسے ہی گلے لگی بولی اقبال صاحب کو بھی تانیہ کی یہ حرکت ناگوار گزری اب سب بچے تھوڑا تھے جوان ہو گئے تھے تانیہ بھی اب بچی نہیں رہی تھی

ہاں میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو حماد تانیہ کو خود سے تھوڑا دور کر گیا۔۔

میں بھی ٹھیک ہو لیکن آپ کی بہت یاد آتی تھی تانیہ اس کا ہاتھ پکڑے اس کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گی۔

تانی بیٹا جاوں ماما کی مدد کرو اقبال کو تانیہ کا یو حماد کا ہاتھ پکڑنا ناگوار گزرا

پاپا سحر ان کی مدد کر رہی ہے مجھے حماد سے باتیں کرنی ہے

سحر کے نام پر حماد کا دل دھڑ کا ان چار سالوں میں بہت کچھ بدل گیا تھا صرف بدلا نہ تھا تو حماد کا سحر کے لیے پاگل پن سحر نام کا خمار ابھی بھی حماد کے حواسوں پر چھایا ہوا تھا ان چار سالوں میں یہ سوچ کر صبر آ جاتا تھا کہ وہ صرف اس کی ہے ان چار سالوں میں وہ اس کے لیے کتنا تڑپا تھا صرف یہی جانتا تھا۔۔

یہ لے ماما اور سحر آ گئی سحر کہ نام پر حماد کی نظریں اس کی طرف اٹھی وہ پلٹنا بھول گئی۔

سحر پہلے سے بھی زیادہ سندر ہو گئی تھی پینک ڈریس ٹپیلا شلوار اور شارٹ قمیض میں سفید رنگت

اور بھی نکھر رہی تھی بال بے نیاز کمر پر جھول رہے تھے بڑی براون آنکھیں چھوٹی ناک پتلے ہونٹ اور ان پر لگی پینک لیپسٹک حماد کا ضبط آزمانے لگے ڈوپٹہ گلے میں ڈالے رخسانہ کے پیچھے چلتی ہوئی اونچی آواز میں سلام کر کے کپ میں چائے ڈالتے ہوئے سب کو دینے لگی حماد بنا پلک چھپکائے اس کو دیکھے جا رہا تھا رخسانہ اور اقبال کی باتوں کو سنے بغیر ہو ہاں میں جواب دے رہا تھا اس دوران ایک بار بھی سحر نے اس کی طرف نہ دیکھا تھا۔

سحر چائے کا کپ لے کر اس کی طرف بڑھی تھی کہ تانیہ بیچ میں ہی کپ لے گئی حماد کو چائے میں دیتی ہو تانیہ کپ لیے حماد کی اوڑھ بڑھی جہاں یہ حرکت حماد کو ناگوار گزری وہاں رخسار اور اقبال کو بھی تانیہ کی یہ بات اچھی نہ لگی کپ پکڑاتے ساتھ ہی تانیہ حماد کے ساتھ ہی بیٹھ گئی سحر رخسانہ کے ساتھ جا بیٹھی۔۔
حماد کی نظریں ابھی بھی سحر پر ہی تھی جبکہ سحر کی آنکھیں نیچے اپنی گود پر جھکی ہوئی تھی۔۔

****۔

سحر جاوں حماد کو کھانے کے لیے بولاوں تب تک میں کھانا لگواتی ہو ماما تانی کو بول دے وہ حماد کو بولا لائے گی

تانی کو کیو بولوں تم کیو نہیں جاوں گی جاوں جلدی سے بلا کر آو بچہ جب سے آیا ہے بھوکا ہے جلدی جاوں

تم ابھی تک گی نہیں رخسار سحر کو ٹی وی کے آگے ابھی تک بیٹھا دیکھ گویا ہوی جانے لگی ہو سحر ریموٹ صوفے پر پٹکتی ہوی حماد کے پورشین کی طرف بڑھی

۔

**

سحر حماد کے کمرے داخل ہوی تو کمرے میں حماد کو نہ پاکر ادھر ادھر نظریں دھرانے لگی کمرے میں تو نہیں ہے باہر دیکھتی ہوں سحر ابھی دروازے کی اوڑھ بڑھی ہی تھی کہ واش روم کا دروازہ کھولنے کی آواز پر پلٹی لیکن حماد کو بنا شرٹ کے دیکھ کر جیسے پلٹی تھی ویسے ہی دوبارہ رخ پھیر گی۔

کیا ہوا تم نے رخ کیو پھیر لیا حماد چلتا ہوا سحر کے قریب گیا۔۔

تم نے شرٹ نہیں پہنی جاوں جلدی سے شرٹ پہن کر آو تمہیں مجھ سے شرم آرہی ہے یہ پھر میری باڈی کو دیکھ شرم آگئی تمہیں پتہ ہے باہر لڑکیاں میری اس باڈی پہ مرتی تھی حماد سحر کے کان میں سرگوشی کئیے اسے دیکھے گیا جو ابھی بھی اپنا چہرہ ہاتھوں سے چھپائے کھڑی تھی۔۔

میں سننے یہاں نہیں آئی کہ لڑکیاں تمہاری کس چیز پر مرتی ہے میں یہاں ماما کے کہنے پر تمہیں کھانے کے لیے بلانے آئی تھی جلدی سے آجانا شرٹ پہن کئے ماما انتظار کر رہی ہے سحر جلدی سے بولے دروازے کی طرف بڑھی۔

ناراض ہو مجھ سے حماد سحر کا ہاتھ پکڑے روک گیا نہیں میں کون ہوتی ہو ناراض ہونے والی میرا ہاتھ چھوڑوں مجھے جانا ہے اتنا ناراض ہو کہ میری طرف دیکھو گی بھی نہیں دیکھو گی نہیں تمہارا حماد کتنا ہینڈسم ہو گیا ہے ویسے تم بھی کافی بدل گئی ہو سندر ہو گئی ہو لیکن مجھ سے زیادہ نہیں۔۔

مجھے نہیں دیکھنا کچھ میرا ہاتھ چھوڑوں مجھے بس جانا ہے یہاں سے سحر ویسے ہی کھڑی اپنا ہاتھ چھوڑانے لگی ایسے کیسے چھوڑ دو چار سال بعد تو ہاتھ لگی ہو اب تو کبھی نہیں چھوڑوں گا حماد سحر کو بازوں سے گھما کر اپنے سینے سے لگا گیا حماد یہ کیا حرکت ہے چھوڑوں مجھے سحر کی نظریں ابھی بھی نیچے ہی تھی

واہ کیا طریقہ ہے ناراضگی جتانے کا میڈیم تو میری طرف دیکھنا بھی گوار نہیں کر رہی پر دیکھنا تو پڑے گا حماد سحر کو تھوڑی سے پکڑ کر اس کا چہرہ اوپر کر گیا چہرہ اوپر

ہونے پر سحر اپنی آنکھیں زور سے بند کر گئ۔
اوف تمہاری ادائیں ایسے تو نہیں مجھے تم نے اپنا دیوانہ کیا تھا تمہاری انہیں اداوں پر میں اپنا دل ہار بیٹا تھا بلکل نہیں بدلی تم لیکن تب سے لے کر اب تک ہمارا رشتہ ضرور بدل گیا ہے اور میرا پاگل پن بھی بڑھ گیا ہے حماد کہتے ساتھ سحر کے ہنٹوں پر جھکا شدت بھرا لمس چھوڑ کر پیچھے ہوا یہ سب اتنا اچانک ہوا کی سحر فٹ سے اپنی کھولے حماد کو دیکھنے لگی بولا تھا اپنی یہ ادائیں نہ دیکھاوں مجھے یہ تم پر ہی بھاڑی پڑنے والی ہے حماد اپنی کالی گہری آنکھیں براون آنکھوں میں ڈالے بولا

۔

ویسے میں نے سوچا نہیں تھا اتنی سندر ہو جاو گی تمہیں پتہ ہے مجھے آج تمہیں دیکھ کر پہلی نظر والا عشق ہوا ہے
تم کتنے بے شرم ہو گئے ہو چھوڑوں مجھے مجھے نہیں تم سے کوئ بات کرنی اور نہ ہی تم سے کوئ بات سننی ہے جاوں واپس چلے جاوں اپنی ان گوری میموں کے پاس یہاں واپس کیا کرنے آئے ہو سحر تڑپ گئ سالوں کی بھڑاس تھی جو من میں بھری پڑی تھی۔
تمہارے لیے واپس آیا ہو میں دن رات میرے حواسوں پر چھائ رہتی ہو میں کیوان گوری میموں کے پاس جاوں میں تو اپنی بیوی کے پاس ہی رہو گا اب حماد کا لہجہ بھی اٹل تھا۔

حماد میں آخری بار کہہ رہی ہو چھوڑوں مجھے ورنہ اچھا نہیں ہو گا کیا کرو گی یہ دھمکی کسے دے رہی ہو تم پتہ ہے نہ دھمکی دینے والوں کا میں کیا انجام کرتا ہو لگتا ہے بھول گئی ہو سب کچھ ان چار سالوں میں بڑی ہمت آ گئی ہے تم میں

ہاں آ گئی ہے ہمت جیسے تم میں ہمت آ گئی تھی مجھے چھوڑ کر جانے میں اب چھوڑوں مجھے آتے ساتھ ہی انگریزوں کی طرح چھچھوڑی حرکتیں کرنا شروع کر دی ہے سحر حماد کی شدت بھری گستاخی یاد کرتے تلملا گئی۔

ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں ہے یہ تو وہاں پر عام بات ہوتی تھی جیسے تم چھچھوڑی حرکت کہہ رہی ہو ابھی تو بہت ساری چھچھوڑی حرکتیں کرنی باقی ہے حماد مسکرا گیا سحر کے تاثرات دیکھ کر
حماد چھوڑوں مجھے سحر اپنے آپ کو چھوڑانے لگی نہیں چھوڑوں گا جو کرنا ہے کر لو حماد سحر کی کمر میں اپنے دونوں ہاتھ ڈالے اسے اپنے اور قریب کر گیا

آآ۔۔۔ سحر حماد کے بازوں پر زور سے کاٹ گئی یہ کیا کیا جنگلی بلی حماد اپنے بازوں کو پکڑے درد سے تلملا گیا۔

بولا تھا نہ چھوڑ دو اب میں وہ سحر نہیں رہی جو تم سے ڈر جاتی تھی بچ کے رہنا مجھ سے ورنہ خشر بھگاڑ دو گی سحر کہتے باہر بھاگ گئ

میں تو چاہتا ہو تم میرا اخشر بھگاڑ دو اتنا کہ میں اپنے ہوش میں ہی نہ رہو بھولی بلی چھوڑ کر گیا تھا اور کیسے جنگلی بلی بن گئ ہے تمہیں تو میں منا کر ہی رہو گا میری جنگلی بلی حماد سحر کے کاٹی ہوئ جگہ کو اپنے لبوں سے گیا۔۔

***

حماد بیٹا میں نے تمہارے آنے کی خوشی میں گھر میں ایک چھوٹی سی پارٹی رکھی ہے جہاں آفس کے اور فیملی کے کچھ لوگ ہو گئے چاچو آپ نے کیو رکھی پارٹی ابھی میں کچھ دن ریسٹ کرنا چاہتا تھا بیٹا سب تم سے ملنے کی ضد کر رہے تھے تو مجھے یہی ٹھیک لگا اس طرح سب تم سے مل لے گئے کچھ گھنٹوں کی تو بات ہے پھر تم ریسٹ کرنا جتنے دن تم کرنا چاہتے ہو پھر آفس آ جانا۔
او کے چاچو۔

واو کتنے مزہ آئے گا میں اور حماد ایک جیسا ڈریس پہنے گئے تانیہ خوش ہوتی بولی حماد کی نظریں سحر پر پڑی جو سب سے بے نیاز کھانا کھانے میں مصروف تھی

ایسے شو کر رہی تھی جیسے اکیلی بیٹھ کر کھا رہی ہو حماد کو اس وقت اس پر ٹوٹ کر پیار آیا جو روٹھنے پر بھی ایسی حرکتیں کر رہی تھی کہ ابھی اگر یہاں کوئی نہ ہوتا تو حماد ضرور اسے کی سانسوں کو پی جاتا۔۔

ماما میرا ہو گیا میں اپنے روم میں جا رہی سونے سحر خود کو حماد کی نظروں کے حصار میں محسوس کرتے وہاں سے اٹھ کر جانے لگی۔

چاچی میرا بھی ہو گیا حماد بھی اسکے پیچھے اٹھ کر اپنے پورشین کی طرف چلا گیا۔۔

**

تانی تم اس وقت میرے روم میں حماد جو صوفے پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر بزی تھا تانیہ کو اپنے روم میں آتا دیکھ بولا۔۔

ابھی تو صرف آٹھ ہی ہوئے ہیں اور تم اتنے سالوں بعد باہر سے آئے ہو ڈھیر ساری باتیں کرنی ہے مجھے تم سے میں نے تو سحر سے بھی بولا لیکن اس نے آنے سے منع کر دیا تانیہ حماد کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گی۔

یہ تمہارے بازو پر کیا ہوا لگتا ہے کیسی جانور نے کاٹا ہے تانیہ حماد کے بازوں کا جائزہ لیتی ہوئ فکر مندی سے بولی۔۔

جنگلی بلی نے کاٹا ہے حماد وہ لمحہ یاد کرتے ہوئے مسکرا کر سحر کے کاٹے ہوئے نشان پر انگلی پھیر گیا۔

اومائ گارڈ پھر تو تمہیں ڈاکٹر کے پاس جانے چاہیے کہی انفیکشن نہ ہو جائے
نہیں مجھے ڈاکٹر کی ضرورت نہیں ہے معمولی سا نشان ہے ٹھیک ہو جائے گا حماد اپنا بازوں تانیہ کے ہاتھ سے چھوڑا گیا۔
ڈاکٹر کے پاس نہیں جانا تو مت جاوں مگر میڈیسن ضرور لے لینا۔

اچھا بتاوں ہمارے لیے گفٹ لائے ہو اگر نہیں لائے ہوئے نہ تو بہت برا ہونے والا ہے تمہارے ساتھ تانیہ حماد کو دوبارہ لیپ ٹاپ پر کھوئے دیکھ گویا ہوئ لایا ہو سب کے لیے گفٹ لایا ہو میری ماں پھر دیکھا و کیا گفٹ لائے ہو تانیہ خوشی سے بولی۔

ابھی نہیں صبح دو گا سب کو تب دیکھ لینا ابھی مجھے بہت نیند آرہی ہے تم جاوں یہاں سے صبح دیکھاوں گا حماد لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے اٹھا۔

اچھا تم ریسٹ کرو صبح ملتے ہیں تانیہ گڈ نائٹ بولتی ہوئ چلی گئ۔

تانیہ بچپن سے سحر کی وجہ سے حماد کو بھائ کی بجائے حماد ہی کہتی تھی سحر تو حماد کو بھائ ہی کہتی تھی لیکن حماد سحر کو ڈرا دھما کہ کر بھائ کہنے سے منع کرتا تھا اس لیے سحر نے حماد کو بھائ بولنا چھوڑ دیا تھا اور تانیہ کا کہنا تھا اگر سحر حماد کو بھائ نہیں بولتی تو وہ کیو بولے حماد اور سحر کا صرف دو سال کا ہی فرق تھا لیکن تانیہ حماد سے چار سال چھوٹی تھی سب کہ سمجھانے کہ بعد بھی تانیہ نے حماد کو بھائ نہیں بولا تھا اسے نام سے ہی بولاتی تھی۔۔

اس کی ضد کے آگے گھر والے کچھ نہیں بولے حماد کو بھی کوئ اعتراض نہیں تھا ۔۔۔

****

بیٹا اتنے سارے گفٹ لانے کی کیا ضرورت تھی ہمارے لیے بس تم ہی آ گئے یہی کافی تھا

چاچی یہ سب میں اپنی پسند سے لایا ہو مجھے یہ سب اچھا لگا تو میں نے لے لیا اب آپ لینے سے انکار نہیں کر سکتی۔۔

لے لو رخسار بیگم بچہ بہت پیار سے لایا ہے اقبال اپنا گفٹ پکڑتے ہوئے وہی صوفے پر بیٹھ گئے۔

حماد میرا گفٹ کدھر ہے میں کب سے انتظار کر رہی ہو تانیہ کب سے انتظار میں بیھٹی اپنی باری کا انتظار کرتے ہوئے بولی۔

تمہارے لیے تو میں بہت اہم چیز لایا ہو اب تمہیں سحر کا موبائل یوز کرنے کی کوئ ضرورت نہیں کیوکہ میں تمہارے لیے نیو موبائل لایا ہو وہ بھی بلکل نیو ماڈل حماد موبائل تانیہ کے آگے کر گیا۔۔

تانیہ نے موبائل پکڑ تو لیا مگر کچھ خاص خوش نہیں ہوئ اسے حماد سے کچھ سپیشل چیز کی توقع تھی سحر کے لیے کیا لائے ہو تانیہ موبائل پکڑے گویا ہوئ۔

سحر کے لیے تو میں کچھ سپیشل چیز لایا ہو حماد اپنے پینٹ کی جیب سے ایک ڈبیہ نکالتے ہوئے سحر کی طرف بڑھا سحر جو رخسار کے ساتھ بیٹھی تھی حماد کو اپنی طرف آتا دیکھ گڑبڑا گئ

یہ میں تمہارے لیے لایا ہو حماد ڈبیہ سحر کے آگے کئے اسے کے چہرے کو دیکھنے لگا۔۔

مجھے نہیں چاہیے سحر کا انکار حماد کو سخت ناگوار گزرا کتنے ارمانوں سے اس کے لیے لے کر آیا تھا اسے دیکھنے کے بعد سب سے پہلا خیال ہی اسے سحر کا آیا تھا۔

لے لو بیٹا ایسے انکار نہیں کرتے چلو پکڑ لو رخسار کہ کہنے پر سحر حماد کے ہاتھ سے ڈبیہ تھام گئی۔

سحر کھول کر دیکھو کیا ہے اس میں تانیہ بھاگتی ہو اس کے سر پر جا پہنچی سحر نے جب ڈبیہ کھولی تو بیچ بہت خوبصورت ہارٹ شیپ پینڈنٹ تھا۔

واو کتنا پیارا ہے مجھے تو بہت پسند آیا ہے سحر تم یہ موبائل رکھ لو اور مجھے یہ دے دو تانیہ سحر سے پینڈنٹ لیتے ہوئے اسے موبائل پکڑا گئی
حماد کا غصہ ہائی ہوا وہ پینڈنٹ صرف وہ سحر کے لیے لایا تھا ایسے کیسے کوئی اور لے سکتا تھا۔

تانی وہ میں سحر کے لیے لایا ہوا گر تمہیں پسند ہے تو میں تمہیں دوسرا لادوگا حماد اپنا غصہ پیچے بولا

نہیں مجھے یہی والا چاہیے آپ سحر کو دوسرا لادیجائے گا۔

تانی بیٹا یہ غلط بات ہے یہ حماد بھائ سحر کے لیے لایا ہے چلو سحر کو واپس کرو حماد بول رہا ہے نہ کہ وہ تمہیں دوسرا لادے گا۔

نہیں میں یہی رکھو گی مجھے نہیں چاہیے دوسرا تانیہ غصے سے بولتے ہوئے اندر کمرے میں چلی گئ۔۔

کوئ بات نہیں اگر تانی وہ رکھنا چاہتی ہے تو رکھ لے میں موبائل رکھ لوگی ویسے بھی سحر کا موبائل بھی زیادہ تر تانیہ ہی یوز کرتی تھی۔۔

تانیہ کو ہر وہ چیز چاہیے ہوتی تھی جو سحر کے لیے آتی تھی یہاں تک ڈریس بھی وہ سحر کے استعمال کرتی تھی۔۔

حماد غصے سے اپنی مٹھیا بیچے اپنے پورشین کی طرف چلا گیا۔۔

پتہ نی کب بڑھی ہو گئی یہ لڑکی مجھے تو بہت ٹینشن ہوتی ہے اس کی ماما آپ کیو پریشان ہوتی ہے ابھی بچی ہے آہستہ آہستہ خود ٹھیک ہو جائے گی
اللہ کرے ٹھیک ہو جائے ورنہ اس کا پاگل پن تو دن پہ دن بڑھتا جا رہا ہے۔۔

***

چلو جلدی سے ریڈی ہو جاوں گیسٹ آنا سٹارٹ ہو چکے ہیں سحر یہ لو ڈریس یہ حماد نے بیجھی ہے اور بولا ہے آج رات پارٹی میں تمہیں یہی پہننا ہے رخسانہ ڈریس بیڈ پر رکھے باہر چلی گئی۔۔

واو کتنی پیاری ڈریس ہے سب اچھے اچھے گفٹ تمہیں ہی دیتے ہے لگتا ہے مجھ سے تو کوئی پیار ہی نہیں کرتا تانیہ ڈریس کو پکڑے دیکھنے لگی
بلیک فیری فراک جس پر بہت عمدہ وائٹ سٹون کا کام ہوا تھا فل فراک سٹون سے بڑھی پڑی تھی۔

ایسی بات نہیں ہے تانی سب تم سے بہت پیار کرتے ہیں اگر تمہیں یہ ڈریس پسند ہے تو تم یہ پہن لو میں کچھ اور پہن لو گئی

سچ کہہ رہی ہو یہ میں پہن لو
ہاں سچ بول رہی ہو تم یہ پہن سکتی ہو
نہیں رہنے دو ماما پھر غصہ کرے گی کہ تم نے سحر کی ڈریس کیو پہنی تانیہ ڈریس واپس بیڈ پر رکھے کھڑی ہوئ

نہیں کچھ کہتی میں خود ماما سے بات کرلو گی تم پہن لواور آئندہ کبھی ایسا سوچانہ کہ تم سے کوئ پیار نہیں کرتا تو پھر دیکھنا سحر تانیہ کو گلے لگا گئ۔۔

***

سب مہمان پارٹی میں آچکے تھے اور حماد بھی پارٹی میں آچکا تھا۔
بلیک ٹو پیس پہنے بال جیل سے سیٹ کیئے بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا جو بھی ملا تعریف کیئے بنا نہ رہ سکا۔
حماد سب سے ملتے ہوئے ڈرنک کاونٹر پر جا بیٹھا اور سحر کا انتظار کرنے لگا۔
سحر کو اپنے دیے گئے ڈریس میں دیکھنے کے لیے اس کی آنکھیں بڑی بے چین ہو رہی تھی۔۔

حماد میں کیسی لگ رہی ہو تانیہ تیار ہوئے سب سے پہلے حماد کے پاس آئی اور اسے اپنا ڈریس کھول کر دیکھانے لگی

تانیہ کو اپنی دی گئی ڈریس میں دیکھ کر حماد کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو گئی۔

تمہیں کس نے دی یہ ڈریس یہ تو میں نے سحر کے لیے بیجھی تھی نہ حماد دبی آواز میں اپنی لال آنکھیں تانیہ کی آنکھوں میں ڈالے بولا۔

مجھے سحر نے دی اسے یہ ڈریس پسند نہیں آئی تو اس نے مجھے دے دی میں نے بھولا بھی اس سے کہ حماد نے اتنے پیار سے دی ہے پہن لو لیکن وہ نہیں مانی اس لیے میں نے پہن لی۔۔

سحر کہا ہے حماد اپنا غصہ کنٹرول کیئے بولا۔

وہ وہاں ماما کے پاس ہے تانیہ اشارہ کرتے ہوئے اپنے ہنٹوں پر مسکراہٹ سجائے اپنی فرینڈز کے پاس چلی گئی جو کب سے کھڑی اس کا ہی انتظار کر رہی تھی۔۔

***

واو تانی یار تم تو بہت سندر لگ رہی ہو کتنی پیاری ڈریس ہے کہاں سے لی۔

میں نے نہیں لی حماد نے گفٹ کی ہے

کیا کہہ رہی ہو یار تمہارا وہ کزن کتنا ہینڈسم ہو گیا ہے ایک منٹ بھی میں اس سے نظر نہیں ہٹا پائی

تمہاری اور اس کی جوڑی بھی کتنی اچھی لگتی ہے پتہ نی تمہارے گھر والوں نے اس کا نکاح تمہاری بڑی بہن کے ساتھ کیسے کروا دیا۔

وہ دونوں ساتھ میں بلکل بھی اچھے نہیں لگتے لائبہ ہاتھ میں کولڈرنک کا گلاس پکڑے تانیہ کے تاثرات دیکھنے لگی جو اس کی باتوں پر بدل رہے تھے۔

لائبہ ایک امیر باپ کی بگڑی ہوئی بیٹی تھی ماں تو ہے نہیں تھی اور باپ کام کے سلسلے میں اتنا مصروف رہتا تھا کہ اس پر کبھی توجہ ہی نہ دی تھی

کالج میں دو بار ایک ہی کلاس میں فیل ہو چکی تھی اور ہر لڑکا اس کا دوست تھا۔

تانیہ کی دوستوں نے اسے اس سے دوستی کرنے سے بہت منع کیا لیکن اس نے ان کی ایک نہ سنی اور لائبہ کے لیے اپنی سچی دوستوں کو بھی کھو دیا۔۔

اگر تمہاری جگہ میں ہوتی تو ابھی تک ایسے لڑکے کو اپنا بنا چکی ہوتی لائبہ ڈرانک کا ایک سیپ لیتے ہوئے مسکراتی ہوئی بولی۔۔

حماد مجھ سے ہی پیار کرتا ہے وہ تو گھر والوں نے زبردستی اس کی شادی سحر سے کروا دی

تم دیکھنا بہت جلد حماد سحر سے طلاق لے کر مجھ سے شادی کرے گا تانیہ حماد کی طرف دیکھتے ہوئے بولی جس کی نظریں سحر پر ٹکی ہوئی تھی۔۔
اسے دیکھ لگتا تو نہیں ہے اس کی شادی زبردستی ہوئی ہے ابھی بھی وہ تمہاری بہن کی طرف ہی دیکھ رہا ہے۔۔

میں نے تم سے بولا ہے نہ کہ وہ مجھ سے پیار کرتا ہے تانیہ آنکھوں میں غصے لیے لائبہ کی طرف دیکھ کر بولی۔
اچھا تم سچ کہہ رہی ہو گی غصہ کیو ہو رہی ہو ریلکس ڈرلنگ لائبہ تانیہ کو گلے سے لگا گئی۔۔

***

سحر کو دیکھنے کہ بعد حماد کا غصہ تھوڑا سے کم ہوا سحر رخسار کی دی ہوئی بلیو ساڑھی پہنے جس کے بلاوز پر موتیوں کا کام ہوا تھا اور پلو بلکل سادہ سا تھا اف بلاوز میں اس کا دودھیاں جسم چمک رہا تھا۔۔
حماد چلتا ہوا رخسار اور سحر کے قریب آیا اور رخسار کے کان میں کچھ کہتے ہوئے اپنے پورشین کی طرف بڑھا۔۔

تانیہ اسی جگہ جا کر بیٹھ گئی جس جگہ کچھ دیر پہلے حماد بیٹھا ہوا ایک لمبا سا سانس تانیہ نے کھینچا حماد کی پرفیوم کی خوشبو کو اپنے اندر اتار گئی اسی کی بچی ہوئی ڈرنک کے گلاس کو اپنے لبوں سے لگا کر آنکھیں بند کر گئی اور ایسے ری ایکٹ کرنے لگی جیسے حماد کے لبوں کو چھو رہی ہو تانیہ اس وقت کہی سے بھی نارمل نہیں لگ رہی تھی وہ اس قدر حماد کے پیار میں پاگل ہو چکی تھی کہ یہ تک فرموش کر بیٹھی کہ وہ اس کی بہن کا شوہر تھا

حماد اپنے روم کی بالکونی میں کھڑا سگریٹ پہ سگریٹ پی رہا تھا سینے میں جو آگ لگی ہوئی تھی کسی بھی صورت کم نہیں ہو پا رہی تھی سحر کا اس کی بھیجی ہوئی ڈریس کو اگنور کرنا اس کو طیش دلا گیا تھا۔۔

حماد سگریٹ منہ میں ڈالے سلگا ہی رہا تھا کہ اپنے پیچھے اس دشمن جان کی خوشبو کو محسوس کرتے ہوا پلٹا

سحر جو رخسار کے کہنے پر اس کے لیے کھانا لے کر آئی تھی اس کو بلکونی میں دیکھ کر اس کی طرف بڑھی

حماد کے ہاتھ میں سگریٹ دیکھ کر سحر خیران ہوئی وہ لڑکا جو کچھ سال پہلے ان چیزوں سے کوسوں دور تھا اب ایسے پی رہا تھا جیسے روز کا معمول ہو۔

تم سمجھتی کیا خود کو حماد سگریٹ نیچے پھینکے سحر کو کندھوں سے پکڑے دیوار کے ساتھ لگا گیا
تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری ڈریس نہ پہننے کی کتنے پیار سے بھیجی تھی میں نے وہ ڈریس
حماد سحر کو کندھوں سے سختی سے تھامے چیخا

حماد کو اتنے غصے میں دیکھ سحر کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اب وہ اسے کیا بتاتی کیو نہیں اس نے ڈریس پہنا۔
تم میرے پیار کو میرے عشق کو جھوٹ سمجھتی ہو پہلے میرا لیا گیا پینڈنٹ اسے دے دیا پھر میری بھیجی ہوئی ڈریس اسے دے دی
تم چاہتی کیا ہو میرے ایک بات کان کھول کر سن لو تم میرا پاگل پن ہو پاگلوں کی طرح تم سے محبت نہیں عشق کرتا اور تمہاری لیے بہتر یہی ہو گا تم بھی میرے اس پاگل پن میں میرا ساتھ دو ورنہ تمہارے لیے اچھا نہیں ہو گا۔
حماد سحر کے بالوں کو مضبوطی سے پیچھے سے پکڑے ایک ہاتھ اس کی کمر میں ڈالے اپنے ہونٹ اس کے ہونٹوں پر رکھ گیا اور اس کی سانسوں کی خوشبو اپنے اندر اتارے خود کو سیراب کرنے لگا

سحر اپنے ہاتھ اسے کے سینے پر رکھے اسے پیچھے ہی کرتی رہ گئی لیکن حماد ٹس سے مس بھی نہ ہوا

قطرہ قطرہ کر کے سحر کی سانسوں کو پیے جا رہا تھا تشنگی تھی کہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی یہاں تک کہ سحر کہ دونوں ہاتھوں کو پکڑے کمر کے پیچھے لگا گیا تاکہ وہ کوئی مزاحمت نہ کر سکے سحر کی آنکھوں آنسو سے جاری تھے چہرے سہنے کی شدت سے پورا لال ہو گیا تھا

حماد کے عمل میں اتنی شدت تھی کی سحر کے لبوں سے نکلنے والا خون حماد کو اپنے منہ میں محسوس ہونے لگا تھا۔

حماد کا عمل ہی اتنا شدت پسند اور تشنگی بھرا تھا کہ سحر کے ہونٹوں کو جھنجھوڑ کر رکھ گیا تھا

حماد پلیز۔۔۔ حماد کے چھوڑنے پر سحر کے منہ سے ٹوٹے پھوٹے الفاظ ادا ہوئے

۔

بہت شوق ہے نہ تمہیں میرا حکم نہ ماننے کا حماد سحر کی گردن پر جھکا کاٹنے لگا سحر کی دبی دبی چیخ بلند ہوئی

حماد پلیز مجھے چھوڑ دے حماد سحر کی بات کو اگنور کئے اس کے ہاتھوں کو آزاد کئے اس کی کمر میں دونوں ہاتھ ڈالے اسے اپنے اور قریب کر گیا۔

سحر کے پورے جسم میں درد کی ایک لہر دوڑی۔

تم جتنا مجھ سے دور جانے کی کوشش کروگی میں اتنا ہی تمہاری طرف مائل ہو گا اور میری شدتوں میں بھی اضافہ ہو گا تو بہتر یہی کہ مجھ سے دور جانا بند کر دو۔
حماد ساڑھی کے پلو کو نیچے گرائے بلاوز کو اس کے کندھوں سے ہٹائے وہاں اپنے لب رکھے کاٹنے لگا۔
حماد۔۔ سحر اپنے ہونٹ اپنے لبوں میں دبائے اپنے ہاتھوں کو اس کے کندھوں پر رکھ گئی
حماد کی انگلیاں سحر کے پورے بدن پر رقص کر رہی تھی سحر کو اپنی جان جاتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی پورے جسم میں ایک عجیب سے لہڑ دور رہی تھی۔۔

تانیہ جو سحر کے پیچھے اسے ڈھونڈتے ہوئے حماد کے روم میں آئی تھی دونوں کو ایک دوسرے کے اتنے قریب دیکھ آنکھوں سے لہو ٹپک گیا۔
تانیہ کو سحر کی چیخیں سسکیاں طیش دلا گئی وہ ایک جوست میں گلدان زور سے زمین پر گرائے کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

حماد اور سحر نے جیسے ہی کسی چیز کے گرنے کی آواز سنی حماد ایک جھٹکے سے سحر سے دور ہوا اور کمرے میں دیکھنے لگا جہاں کوئی بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔
حماد کے چھوڑتے ہی سحر خود کو بامشکل سنبھالے اپنی ساڑھی کا بلاؤز ٹھیک کرے پلو سیٹ کئے جلدی سے دروازے کی طرف بڑھی

اگلی بار میرے بات ماننے اور مجھ سے دور جانے کی کوشش کی نہ تو اس سے بھی برا ہو گا حماد سحر کا ہاتھ پکڑے اس کے لبوں اور گردن کو دیکھے بولا جہاں اس کی شدتوں کے نشان موجود تھے۔
سحر بنا کچھ بولے اپنے ہاتھ کو چھوڑائے کمرے سے باہر نکلی۔۔۔
حماد ہوا میں گہرا سانس بھر گیا سحر کی سانسوں کو خود میں محسوس کئے جیسے سرشار ہوا تھا

***

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا حماد صرف میرا ہے صرف میرا میں اسے کسی اور کا نہیں ہونے دو گی

نہیں ہونے دو گی تانیہ چھت پر کھڑی نیچے کی طرف دیکھتی ہوئی پاگلوں کی طرح بولے جارہی تھی

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا تانیہ حماد اور سحر کے لمحے یاد کئے اپنے بالوں کو نوچ گئی۔
حماد تم صرف میرے ہو تمہیں چھونے اور محسوس کرنے کا حق صرف میرا ہے
تم کیسے میرے علاوہ کیسی اور کے پاس جا سکتے ہو
تانیہ وہی دیوار کے ساتھ بیٹھتے ہوئے پیچھے ٹیک لگا گئی درد تھا کہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا آنکھوں کہ سامنے بار بار حماد اور سحر کے نزدیکی کے منظر آ رہے تھے۔۔
کچھ دیر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کچھ یاد آنے پر جلدی سے موبائل نکالے کسی کو کال کرنے لگی۔

ہیلو لائبہ۔
لائبہ تم کہہ رہی تھی نہ کہ تمہارے پاس ایسی دوائی ہے جیسے کھا کر انسان کا غم کم ہو جاتا اور سکون محسوس ہوتا ہے مجھے وہ دوائی چاہیے۔

لیکن تانی تمہیں وہ کیو چاہیے کیا کچھ ہوا ہے۔

میں زیادہ بات نہیں کر سکتی تم مجھے بس وہ دوائی دے دو ورنہ میں مر جاوں گی۔
تانی کیسی باتیں کر رہی ہو اچھا چپ ہو جاوں میں لے کر آتی ہو تم اپنے گھر کہ مین گیٹ پر آجاوں۔
جلدی آنا میں تمہارا انتظار کر رہی ہو تانیہ کہتے ساتھ ہی فون رکھ گئی۔۔

اور چلتی ہوئی چھت سے نیچے مین گیٹ کی طرف جانے لگی۔۔

تانی یہ لو وہ میڈیسن میں جیسے بتایا ہے ویسے ہی یوز کرنا دیکھنا تم اپنا سارا غم بھول جاوں گی کوئی بھی چیز تمہیں پریشان نہیں کرے گی تم سکون محسوس کرو گی۔۔
شکریہ لائبہ مجھے اس کی بہت ضرورت تھی باقی بات میں تمہیں کالج میں بتاو گی
اب میں چلتی ہو ورنہ کوئی دیکھ لے گا
تانیہ گلے ملتی ہوئی چپ چھپا کر اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔۔

***

سحر اپنی گردن اور کندھوں کو ساری کے پلو سے اچھی طرح کور کرتے ہوئے سب سے بچتے بچاتے اپنے کمرے کی طرف گئی
اپنے کپڑے لیے سیدھا واش روم میں گھس کر اندر سے لاک کر گئی۔۔

کچھ دیر تک دروزے سے ٹیک لگائے گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے آئینے کے سامنے گئی اور اپنے کندھے سے ساڑھی کا پلو سرکا گئی۔۔

ہونٹ کے سائیڈ پر کٹ حماد کے شدتوں کا نتیجہ تھا گردن اور کندھے پر جگہ جگہ کاٹنے کہ نشان سحر آئینے میں کھڑی ان نشانوں پر ہاتھ پھیرنے لگی سفید رنگت کی وجہ سے نشان اور سرخی واضع نظر آرہے تھے۔۔

سحر تو حماد سے اتنے سال دور رہنے کا بدلا لے رہی تھی اسے تنگ کر رہی تھی لیکن وہ کہاں جانتی تھی کہ حماد اس کے لیے اتنا شدت پسند ہو گیا ہے کہ اس کی دی ہوئی چیز بھی کو اور پہن لے اسے کہا برداشت تھا۔

سحر کے ہونٹوں پر ہلکی سے مسکراہٹ آئی

سحر کی نظر اپنے پیٹ پر گئی جو حماد کی مضبوط گرفت ہونے کی وجہ سے سارا سرخ ہوا پڑا تھا۔

سحر کا بے اختیار ہاتھ پیٹ پر گیا اور وہ لمحہ یاد کیئے شرما گئی۔۔

حماد کی اتنی شدتوں کے باوجود بھی سحر کو حماد پر غصہ نہیں آیا الٹا حماد کی قربت اسے اچھی لگی تھی اپنے لیے حماد کا پاگل پن دیکھ ایک عجیب سی خوشی من میں ہوئی تھی۔

سحر جلدی سے شاور آن کیئے اس کے نیچے کھڑی ہو گئی اور فریش ہو کر باہر نکلی۔۔

اپنے بالوں کو ڈرائر کر کے جلدی سے چادر اوڑھے لیٹ گی اُس سے پہلے تانیہ یہ رخسار اس کے نشان دیکھ سوال جواب کرتے۔۔

***

تانیہ پیکٹ اپنی فراک میں چھپائے کمرے میں داخل ہوتے ساتھ دروازے کو لاک کئے ایک نظر سحر پر ڈالے واش روم میں گھس کر دروازہ لاک کر گی۔۔

جلدی جلدی سے پیکٹ کھولے پاوڈر آئینے کے سامنے سے سارا سامان ہٹائے وہاں پر ڈال گی
تانیہ کے ہاتھ کانپ رہے تھے آنکھوں سے آنسو ہنوز جاری تھی لائبہ کے بتایا ہوا طریقہ استعمال کر کے وی پاوڈر ناک کے ذریعے اپنے اندر لے گی جیسے ہی ڈر گز تانیہ کے اندر گیا تانیہ کا سر گھومنے لگا تانیہ اپنا سر پکڑے وہی نیچے بیٹھ گی کچھ دیر بعد تانیہ کے جسم میں سکون کی ایک لہر دوڑی آہستہ آہستہ تانیہ اپنے حواس کھونے لگی۔
دماغ میں سکون سا محسوس ہونے لگا۔

تانیہ کچھ دیر یوہی نیچے بیٹھی رہی کہ اچانک اسے حماد اپنے سامنے دیکھائے دینے لگا حماد تم صرف میرے ہو صرف میرے میں تمہیں کسی اور کا نہیں ہونے دو گی تانیہ بڑبراتی ہوئ حماد کے گلے لگ گئ اور اس کے چہرے کو ہاتھ میں تھامے اس کے ہونٹوں پہ جھکی اپنی تشنگی مٹانے لگی۔۔

تانیہ یہ سب غلط ہے میں تم سے نہیں سحر سے پیار کرتا ہو تم غلط کر رہی ہو حماد اسے خود سے دور کیئے بولنے لگا۔

حماد یہ غلط نہیں ہے مجھے تمہاری ضرورت ہے تمہاری قربت کی ضرورت ہے جس طرح تم سحر سے پیار کر رہے تھے مجھ سے بھی پیار کرو۔

حماد مجھے چھوڑ کر مت جاوں حماد تانیہ حماد کو خود سے دور جاتا ہوا دیکھ ایک دم خوش میں آئ۔۔

اور آس پاس دیکھنے لگی جہاں کوئ نہیں تھا۔

حماد میں اپنا خواب پورا کر کے رہو گی۔۔

تمہیں میرے پاس آنا ہی ہو گا

لائبہ اپنا منہ دھوئے واش روم سے باہر نکلی اور اپنے کپڑے چینج کیئے سحر کے ساتھ وہی بیڈ پر لیٹ گئ

ڈر گز لینے سے تانیہ کو وقتی سکون مل گیا تھا تانیہ کو سحر سے نفرت محسوس ہونے لگی

اب پتہ نی یہ نفرت کیا طوفان برپا کرنے والی تھی سب کی زندگیوں میں یہ تو خدا ہی جانتا تھا۔۔

****

پورے ایک ہفتے بعد آج حماد ان کے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کر رہا تھا اس دن کہ بعد نہ سحر حماد کے سامنے گئ اور نہ ہی حماد نے کوشش کی اس سے ملنے کی

حماد اپنے والد کا بزنس دوبارہ سے سنبھالنے میں اتنا بزی ہو گیا تھا کہ صبح آفس چلا جاتا اور رات گئے تک واپس آتا جب سارے سو چکے ہوتے تھے۔۔

آج اتنے دونوں بعد سب کے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کر رہا تھا لیکن دشمن جان کہی نظر نہیں آ رہی تھی

اس دن کے بعد اس نے دیدار ہی نہ کروایا تھا۔

پتہ نی اپنے زخموں کا گھر والوں سے کیا بہانا بنایا ہو گا حماد من میں ہی سوچ گیا

--

تانیہ حماد کو یو سحر کے لیے بے چین دیکھ آنکھوں میں انتہا کا غصہ لیے وہاں سے اٹھ گئی ماما میں کالج جا رہی ہو--
ایک نظر ناشتہ کرتے ہوئے حماد پر ڈالتے اپنے بیگ پکڑے باہر کی طرف بڑھ گئی--

سحر بیٹا حماد کے لیے بھی چائے لے آور خسار سحر کو آواز لگائے بولی جو اقبال صاحب کے لیے کیچن میں چائے بنا رہی تھی--

تھوڑی دیر بعد سحر ٹرے میں چائے لیے ڈائنگ ٹیبل کی طرف آئی ایک کپ اقبال کے آگے راکھ کے دوسرا حماد کے آگے رکھ کے اپنی چیئر پہ بیٹھے ناشتہ کرنے لگی اس دوران ایک بار بھی حماد کی طرف نہ دیکھا تھا اس نے لیکن حماد کی نظریں اسی پر تھی جو بلیو ٹیپلا شلوار اور وائٹ شارٹ قمیض پہنے بالوں کو جوڑے کی شکل میں باندھے بے حد حسین لگ رہی تھی--

حماد کو چائے کا رنگ عجیب سا لگا لیکن آج پہلی بار سحر نے اس کے لیے کچھ بنایا تو وہ پیچھے کیسے ہٹ سکتا تھا اس لیے چائے کا کپ اپنے منہ سے لگا گیا لیکن ایک سیپ لینے کے بعد حماد کی آنکھیں سرخ ہو گئی اور کانوں میں سے مانو دھواں نکلنے لگا ہو۔

حماد کی خالت دیکھتے ہوئے سحر کے لب مسکرائے اس نے تبھی سوچ لیا تھا حماد سے بدلہ تو ضرور لے کر رہی گئ
اتنی آسانی سے تمہارے ہاتھ نہیں آنے والی مسٹر حماد سحر حماد کی آنکھوں میں دیکھے ایک پل میں بہت کچھ جتا گئ حماد بھی سحر کی طرف دیکھتے ہوئے پورا کپ ختم کئے کھڑا ہوا چا چو میں آفس جا رہا ہو کہتے ساتھ ہی باہر کی طرف بڑھا منہ پورا مرچوں کی وجہ سے جل رہا تھا
ایسے کون چائے بناتا ہے پوری چائے میں مرچی ہی مرچی تھی حماد بڑبڑاتے ہوئے اپنی گاڑی کی طرف بڑھا۔

ایکسکیوز می مسٹر حماد یہ اپنا بیگ تو لیتے جائے
سحر حماد کا بیگ ہاتھ میں تھامے اس کی گاڑی کے پاس کھڑی بولی جو گاڑی کا لاک کھولے بیٹھنے ہی والا تھا۔۔

چائے اتنی اچھی لگی کہ اس کی خوشی میں اپنا بیگ یہاں پر ہی بھول کر جا رہے تھے سحر بیگ اس کے آگے کر گئی۔۔

تم نے مجھ سے پنگا لیا انجام جاننے کہ باوجود۔

انٹرسٹنگ اب بچ کر رہنا مجھ سے حماد سحر سے بیگ چھین گیا

بچ کہ تو تم رہنا مجھ سے آئندہ میرے قریب آنے کی کوشش کی نہ تو اس سے بھی زیادہ برا حال کرو گی

اچھا جی مجھے دھمکی

یہ تم نے بہت بڑی غلطی کر دی کچھ بھی کرتی پر مجھے دھمکی نہ دیتی اب تو تم گئی کام سے

اب تو میں تمہارے قریب بھی آؤ گا اور وہ سب بھی کرو گا جو اس دن آدھورا رہ گیا تھا حماد آنکھ مارے آنکھوں پر چشمہ چڑھاتے ہوئے گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی بھاگا لے گیا۔۔

یہ تمہاری بھول ہے حماد میاں میں تمہیں نظر آؤ گی تو تم کچھ کروں گئے نہ گھر واپس تو آؤ ہاتھ ملتے رہ جاوں گئے سحر چہرے پر مسکراہٹ چھپائے اندر کی طرف بڑھی۔۔۔

***

لائبہ مجھے وہ پیکٹ چاہیے کل سے میرا سر درد سے پھٹا جا رہا ہے جسم بھی بہت درد کر رہا ہے پلیز مجھے وہ پیکٹ دے دو تانیہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

تانی میرے پاس نہیں ہے وہ پیکٹ اگر تمہیں پیکٹ چاہیے تو میرے ساتھ چلنا ہو گا میرا فرینڈ ہے جیکی اس کے پاس سے مل جائے گا اگر تمہیں چاہیے تو میرے ساتھ چلو۔۔

لیکن کلاسز کا کیا اگر پرنسپل نے گھر پر شکایت کر دی تو

یار تم ٹینشن کیو لیتی ہو ایک گھنٹے میں ہم واپس بھی آجائے گئے کسی کو کچھ پتہ بھی نہیں چلے گا اور تمہیں اپنا کزن چاہیے نہ تو جیکی اس کے بارے میں بھی بتایا گا کہ تم اسے کیسے حاصل کر سکتی ہو

کیا سچ میں وہ میری مدد کر سکتا ہے ہاں بلکل وہ تمہاری مدد کر سکتا ہے جلدی چلو ہم یو جائے گئے اور یو واپس بھی آجائے اس کا گھر یہی پاس میں ہی ہے کسی کو پتہ بھی نہیں چلے گا۔۔

کچھ دیر تانیہ سوچنے کہ بعد لائبہ کے ساتھ جانے میں خامی بھر گی کیونکہ اسے کسی بھی حال میں حماد چاہیے تھا اور وہ حماد کو پانے کا ایک بھی موقع گنوا نہیں سکتی

تھی۔

لائبہ تانیہ کا ہاتھ پکڑے اسے اپنے ساتھ لے جانے لگی۔۔

**

لائبہ یار کتنی بدبو آ رہی ہے اور یہاں اتنا اندھیرا کیوں ہے تانیہ ناک کے آگے ہاتھ رکھ کہ چاروں طرف دیکھنے لگی مگر اندھیرے کہ سوا اسے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا

۔۔

جیکی کو اندھیرا بہت پسند ہے اس لیے زیادہ تر وہ اندھیرے میں ہی رہتا ہے تم یہی روکے میں جیکی کو بولا کر لاتی ہو

جلدی آنا میں زیادہ دیر یہاں پر انتظار نہیں کر سکتی

تانی تم بس دو منٹ رکھو میں آتی ہو لائبہ کو وہی چھوڑے خود ایک روم کی طرف بڑھی۔۔

کچھ دیر بعد لائبہ تانیہ کو اس روم میں اپنے ساتھ لے گئی تانیہ کو دیکھ خیرت ہوئی اس روم کے اندر اور ایک اور دروازہ تھا اور اس دروازے کے پیچھے بہت عالی شان گھر تھا جو بہت ہی اچھے طریقے سے سجایا گیا تھا۔۔

جیکی یہ ہے تانیہ اور تانیہ یہ ہے جیکی۔۔
تانیہ جیکی کو دیکھ خیران رہ گئی تانیہ کے دماغ میں جیکی کی ایک الگ ہی امیج بنی تھی غنڈے ماوالی والی لیکن یہ تو اس کی سوچ سے الٹ ہی نکلا۔
چوبیس سال کا لڑکا لمبا چوڑا اسینا بال ترتیب سے جیل سے سیٹ کئے گئے ٹو پیس میں ملبوس فلم کا کوئی ہیرو لگ رہا تھا۔۔

اس لڑکی کو مال چاہیے جیکی تانیہ کا جائزہ لیتے ہوئے گویا ہوا سانولی رنگت پانچ فٹ کے قریب قد کندھوں تک آتے بال بڑی آنکھیں درمیانہ ناک۔۔
لڑکی تو مجھے کسی شریف گھر کی لگتی ہے اسے کیا ضرورت پر گئی ان سب چیزوں کی جیکی دونوں کے قریب آتا ہوا بولا۔۔
جیکی یہ وہی لڑکی ہے جس کے بارے میں میں نے تمہیں بتایا تھا یہ اپنے کزن کو پسند کرتی ہے لیکن اس کا کزن اس کی بہن کو پسند کرتا ہے اور دونوں کا نکاح بھی ہو چکا ہے۔۔
میں نے اسے بھولا ہے تم اس کی مدد کرو گئے۔
پہلے مجھے وہ پیکٹ چاہیے تانیہ ڈرتے ہوئے بولی پیکٹ لینے کے پیسے لگتے ہیں پیسے لائی ہو ساتھ جیکی صوفے پر ٹانگ چڑھائے بولا۔
نہیں پیسے تو نہیں لائی ساتھ کتنے پیسے لگے گئے ایک پیکٹ کا بیس ہزار۔

بیس ہزار بیس ہزار تو نہیں ہے میرے پاس پلیز مجھے ابھی وہ دے دیے اگلی بار میں آپکو پیسے ضرور دے دو گی۔۔

اچھا ٹھیک ہے اس بار میں تمہیں دے دیتا ہو لیکن اگلی بار پیسے کے بنا نہیں ملا گا۔

پکا اگلی بار میں ضرور پیسے لے کر آو گی تانیہ جلدی سے بولی کہی وہ اپنا ارادہ ہی نہ بدل دے

یہ لو ادھر آ کے لے لو جیکی تانیہ کو اپنے پاس صوفے پر اشارہ کرتے ہوئے بولا

تانیہ گھبرا گی

تانی جا کر لے لو شکر کرو تمہیں فری میں دینے کے لیے تیار ہو گیا ورنہ جیکی کسی کو بھی کچھ بھی فری میں نہیں دیتا۔

تانیہ گھبراتی ہوئی جیکی کے پاس بیٹھتی ہوئی پیکٹ اس کے ہاتھ سے لے گی اور جلدی سے وہی پہ سب کے سامنے اس ڈرگز کو اپنے اندر اتارنے لگی دو دن بعد اسے دیکھنے کہ بعد تانیہ سے صبر نہ ہوا تھا۔

ڈرگز لینے کے بعد تانیہ کے اندر ایک سکون سا دوڑ گیا

اور وہی صوفے پر ٹیک لگائے آنکھیں موندے خود کو پر سکون محسوس کرنے لگی۔۔

ویسے لائبہ پیس تم کمال کا ڈھونڈ کر لائی ہو جیکی خباثت سے تانیہ کے جسم پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

پتہ ہے کتنی مشکل سے اسے ڈر گزکا عادی بنایا ہے اب یہ وہی کرے گی جو تم بولوں گئے لائبہ تانیہ کی طرف دیکھ مسکرا گئی جو اپنے خوش سے بے گانہ بے سود پڑی تھی۔۔۔

جیکی تم بہت اچھے ہو تانیہ نشے میں جیکی کی طرف دیکھ بولی جس سے جیکی کے ہونٹوں پر کمینگی بھری مسکراہٹ آئی
تم بھی بہت اچھی اور ہاٹ بھی جیکی ایک جھٹکے سے تانیہ کی گردن پر جھکا اس کی خوشبو کو اپنے اندر اتارنے لگا تانیہ ہلکا سا مسکرا گئی۔
جیکی ابھی نہیں ابھی ہمیں جانا ہو گا کالج کی چھٹی کا بھی ٹائم ہو گیا ہے اور اگر ہم وقت پر کالج نہ پہنچے تو بہت بڑا مسلہ کھڑا ہو جائے گا لائبہ فکر مندی سے بولی۔۔
جیکی تانیہ پر ایک نظر ڈالتا اس سے دور ہوا نیکسٹ ٹائم بے بی جیکی گندی نظروں سے تانیہ کے جسم کے خدوحال پر نظر ڈالتے بولا۔۔
لائبہ تانیہ کو اپنے کندھے پر ڈالے باہر کی طرف لے جانے لگی۔۔۔

***

تانی اب تمہاری طبیعت کیسی ہے سر تو نہیں چکرا رہا اب رخسار تانی کو لاؤنج میں آتے دیکھ بولی

اب ٹھیک ہو ماما تانیہ پانی کا گلاس بھرے منہ سے لگا گئ

تمہیں ہوا کیا تھا تمہاری دوست کہہ رہی تھی کہ گرمی کی وجہ سے تمہیں چکر آنے لگے اور تم بے ہوش ہو گئ۔

تانیہ آور ڈوز کی وجہ سے بے ہوش ہو گئ تھی لائبہ کی لاکھ کوشش کے باوجود ہوش میں نہیں آئ تھی اس سے لائبہ تانیہ کو اسی خالت میں گھر لے آئ اور کسی کو اس پر شک نہ ہو اس لیے بہانہ بنا گئ

اگر تم چاہو تو ڈاکٹر سے ایک بار چیک اپ کروا لیتے ہیں رخسار تانیہ کی طرف دیکھ گویا ہوئ جو آجکل عجیب سا برتاو کر رہی تھی۔

نہیں ماما میں ٹھیک ہو ڈاکٹر کی ضرورت نہیں ہے

سحر نظر نہیں آر ہی روم میں بھی نہیں ہے اور ادھر بھی کہی نظر نہیں آرہی تانیہ کا دھیان حماد کے پورشین کی طرف گیا۔۔

سحر تمہاری خالہ کی طرف گئی ہے کچھ دن کے لیے تمہاری خالہ تو تم دونوں کو بلا رہی تھی لیکن تمہارے کالج سٹارٹ ہو گئے تھے تو اس لیے میں نے صرف سحر کو ہی بھیج دیا۔۔

تانیہ کا چہرے ایک دم کھلکھلا اٹھا
اچھا ہوا تم چلی گئی اب کچھ دن میرے اور حماد کے درمیان کوئی نہیں آئے گا اور ان کچھ دنوں میں حماد کو اپنا بنا لو گئی دیکھنا پھر کیسے میرے پیچھے پیچھے گھومے گا میرا دیوانہ بن کہ تانیہ اپنے ہی خیالوں میں سوچ گئی۔۔

تانی کہاں کھو گئی کب سے آوازیں لگا رہی ہو رخسار تانیہ کو اپنے ہی خیالوں میں گھوم دیکھ اسے ہلا گئی

کہی نہیں میں اپنے روم میں جا رہی ہو۔۔

****

تانیہ حماد کے کمرے میں موجود اس کی ایک ایک چیز کو چھوئے سکون محسوس کر رہی تھی ڈریسنگ ٹیبل پر پڑے ہوئے اس کے پرفیوم کو اپنے اوپر چھڑک کر گہرے گہرے سانس بھر کر اس کی خوشبو کو اپنے اندر اتار نے لگی۔

حماد کی وارڈروب کھولے اس کی شرٹ کو اپنے سینے سے لگائے آنکھیں موند گئی اور کتنے ہی پل اسے سینے سے لگائے کھڑی رہی۔

بس کچھ دن اس کے بعد تم صرف میرے ہو گئے میرے اتنے پاس کہ کیسی تیسرے کہ گنجائش ہی نہیں ہو گی

میں صرف تمہاری اور تم صرف میرے ہو گئے شرٹ کو لبوں سے لگائے واپس رکھے بیڈ کی طرف آئی

بیڈ پر بیٹھے تکیے اور بیڈ پر ہاتھ پھیرنے لگی کہ اچانک اپنے پیچھے سے حماد کی آواز سنائی دی

تانی تم یہاں کیا کر رہی ہو

حماد جو ابھی آفس سے آیا تھا تانیہ کو اپنے روم میں دیکھ جھنجھلا گیا

جب سے حماد آیا تھا اسے تانیہ کا اپنی طرف دیکھنا بار بار گلے لگنا عجیب سے لگ رہا تھا اور آج اسے اپنے کمرے میں دیکھ وہ بھی اسکی غیر موجودگی میں حماد کو غصہ

دلا گیا۔۔

حماد تم آ گئے تانیہ حماد کے سینے سے جا لگی اور گہرے گہرے سانس بھر کر اس کی خوشبو کو اپنے اندر اتارنے لگی

تانی یہ کیا کر رہی ہو دور ہٹو اور تم اس وقت میرے روم میں کیا کر رہی ہو حماد گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے بولا جو اس وقت رات کا ایک بجا رہی تھی۔۔

حماد میں نے سوچا تمہیں میری ضرورت ہو گی تانیہ دوبارہ سے حماد کے سینے سے لگی۔۔

تانیہ تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے کیا بکواس کر رہی ہو تانیہ کی بات سنے حماد تلملا گیا۔

میں کوئی بکواس نہیں سچ ہی تو کہہ رہی ہو حماد میں تم سے بہت پیار کرتی ہو تمہارے بغیر میں زندہ نہیں رہ سکتی تانیہ دوبارہ حماد کے سینے سے جا لگی اور اس کی کمر کے گرد اپنے بازو سے مضبوطی بنا گئی۔۔

میں تمہیں بہت پیار دو گی سحر سے بھی زیادہ تم سے پیار کرو گی میں دن رات تمہاری قربت میں گزارنا چاہتی ہو حماد پلیز مجھے خود سے دور مت کرنا پلیز

تانی یہ کیا کہہ رہی تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا تم جانتی بھی ہو تم کیا بکواس کر رہی ہو حماد تانیہ کو اپنے سے الگ کرتے ہوئے دور پھینک گیا۔

تانیہ اپنا آپ سنبھال نہ پائی اور سیدھا بینڈ پر جا گری۔۔

حماد کو اس وقت تانیہ بلکل سائیکو لگی۔

تانی تم اس وقت اپنے ہوش میں نہیں لگ رہی جاوں اپنے کمرے میں جاوں اس سے پہلے کہ میرا ہاتھ اٹھ جائے جاوں یہاں سے حماد اپنا غصہ کنڑول کئے بولا

--

حماد میں تم سے بہت پیار کرتی ہو بہت زیادہ پلیز مجھے خود سے دور مت کرو مجھے تمہاری ضرورت ہے تانیہ ایک بار پھر حماد کی طرف بڑھی اس پہلے اس کے سینے سے لگتی حماد اسے کندھوں سے پکڑے روک گیا۔۔

تانی میں تم سے پیار نہیں کرتا میں سحر کو پسند کرتا ہو اور سحر میری بیوی ہے

تو کیا ہوا اس سے تلاق لے لو اور مجھ سے شادی کر لو تانیہ آنکھوں میں آنسو لیے حماد کی آنکھوں میں دیکھے بولی۔

حماد کی غصے سے آنکھیں سرخ ہو گئ

سحر سے میں صرف محبت ہی نہیں کرتا وہ عشق ہے میرا میں پاگلوں کی طرح اس سے عشق کرتا ہو اور تم ہوتی کون ہو مجھ سے ایسی بات بھی کرنے والی اگر میں تمہیں اپنی چھوٹی بہنوں کی طرح نہ مانتا نہ تو اس وقت تمہاری زبان کھینچ لیتا۔۔

تمہیں میں اپنی چھوٹی بہن مانتا ہو اس لیے پیار سے سمجھا رہا ہو اپنے دماغ سے یہ فالتو کا گند نکال دو

ورنہ تمہارے لیے اچھا نہیں ہو گا حماد اپنی کنپٹی سہلاتے ہوئے گو یا ہوا۔

تانیہ حماد کو دیکھے مسکرا گئی اور آگے بڑھتے ہوا ایک جھٹکے میں حماد کا چہرہ پکڑتے ہوئے اپنے لب اس کی لبوں پر رکھنے ہی والی تھی کہ حماد اس کے ارادے بھانپتے ہوئے پیچھے جھٹکا دیتے ہوئے غصے سے بھڑکا۔۔

کیوا اچھا نہیں لگا سحر کے ساتھ تو تمہیں یہ سب کرتے ہوئے بڑا اچھا لگ رہا تھا۔ میرے ساتھ کیو نہیں اچھا لگا تانیہ کی مسکراہٹ ہنوز ویسے ہی برقرار تھی۔۔

پاگل عورت وہ میری بیوی ہے اس پہ حق ہے میرا لیکن تمہیں میں اپنی چھوٹی بہن مانتا ہو۔

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے

ہاں ہو گیا ہے میرا دماغ خراب اور تم نے کیا ہے ابھی بھی کہہ رہی ہو چھوڑ دو اس سحر کو اور میری طرف چلے آو تانیہ اپنی باہیں پھیلائے حماد کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔

تانیہ تمہاری سوچ اتنی گری ہوئی نکلے گی مجھے اس بات کا ذرا اندازہ نہیں تھا اپنی بہن کے ساتھ تم ایسا کیسے کر سکتی ہو وہ بھی سگی بہن کے ساتھ بہنیں تو اپنی بہن کی خوشیوں کی خاطر اپنی جان دے دیتی ہے اور تم ہو کے اپنی بہن کی ہی خوشیاں تباہ کرنے پہ تولی ہوئی ہو۔

جب گھر والوں کو تمہاری سچائی کا پتہ لگے گا کیا بیتے گی اُن پر حماد افسوس سے تانیہ کی طرف دیکھ گویا ہوا جو اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔

مجھے نہیں کیسی کی پرواہ ہوتی ہو گی ایسے بہنیں دنیا میں لیکن میں ایسی نہیں ہو میں تم سے بہت پیار کرتی ہو اور تمہیں حاصل کر کے رہو گی اور اگر کوئی بھی ہمارے بیچ میں آیا تو بہت برا ہو گا اس کے ساتھ تانیہ آنکھوں میں انتہا کا غصہ لیے کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

حماد پیچھے کھڑا اسے دیکھتا ہی رہ گیا اسے بلکل یقین نہیں ہو رہا تھا وہ لڑکی جیسے برسوں اسے صرف اپنی چھوٹی بہن مانا تھا اور چھوٹی بہنوں کی طرح پیار کیا تھا آج اسے اس خالت میں دیکھ بہت دکھ ہوا

****

سحر جلدی باہر آو دیکھو تمہارا شوہر آیا ہے
خالہ کی آواز سنے سحر خیران ہوئی۔
سحر بھاگتے ہوئے باہر آئی اور اپنے سامنے حماد کو دیکھ سپاٹ گئی جو بلیو جینز وائٹ شرٹ پہنے بالوں کو جیل سے ترتیب سے سیٹ کئے کافی ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔

بیٹا تم دونوں باتیں کرو میں چائے لاتی ہو تم دونوں کے لیے سحر کی خالہ بولے
دونوں کو اکیلا چھوڑے چلی گئ۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو سحر حماد کے سامنے کھڑی ہوئ اس سے گویا ہوئ
حماد سر لے کر پاؤں تک اس کا جائزہ لیتے ہوئے سحر کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے
اپنے قریب کیئے اس کے ہنٹوں پر اپنے لب رکھ گیا
حماد کے عمل میں کہی بھی نرمی نہیں تھی شدت ہی شدت تھی سحر کی برداشت
ختم ہو گئ اُتنی شدت سے اسے کے ہنٹوں کو جھکڑتے ہوئے اس کی کمر پر بھی دباو
بڑھا رہا تھا جس سے سحر کے پورے جسم میں درد کی لہریں اٹھ رہی تھی۔
کچھ ہی سکینڈ میں سحر کو نڈھال کر گیا تھا حماد سحر حماد کے کندھے سے لگی اونچی
اونچی سانس لے کر اپنا سانس بحال کرنے لگی۔

کیو کیسی لگی میری ڈوز یہ تو ابھی نمونہ تھا تم نے جو میرے ساتھ کیا ہے نہ ابھی تو
اس کی سزا باقی ہے حماد سحر کو پیچھے جھٹکتے صوفے پہ بیٹھ گیا۔
سحر اسے ناراضگی بھری نظروں سے دیکھنے لگی کچھ ہی سکینڈ میں اسکی بولتی بند
کر گیا تھا یہ بندہ۔
سب سے مل لو ہمیں جلدی یہاں سے نکلنا ہو گا

ابھی میں نے گھر نہیں جانا کچھ دن میں مزید یہاں رکنا چاہتی ہو سحر کا خود دل اس کے بنا اداس ہو گیا تھا لیکن اس کی یہ حرکت دیکھ سحر اپنا بدلہ لینے کا سوچنے لگی۔۔

گھر لے کر بھی کون جا رہا ہے ہمیں مری کے لیے نکلنا ہے حماد اس کی آنکھوں میں دیکھے گویا ہوا جہاں مری کا سن کے ایک دم چمک آئی تھی۔۔

ہم سب جا رہے ہیں ماما بابا تائی سب جا رہے ہیں سحر خوش ہوتے بولی۔

نہیں سب نہیں صرف تم اور میں جا رہے ہیں اپنے ہنی مون پہ حماد آنکھ مارے سحر کو شرمانے پر مجبور کر گیا۔

ہم دونوں کیسے جا سکتے ہیں ابھی تو ہماری رخصتی ہی نہیں ہوئی سحر کچھ نہ سمجھتے ہوئے اس کی طرف دیکھ گئی۔

اسے اپنی رخصتی ہی سمجھو

پر ماما بابا نے تو مجھ سے کوئی بات نہیں کی اور اسے کیو میں اپنی رخصتی سمجھو میں کہی نہیں جا رہی آپکے ساتھ۔

تمہیں تو میں اٹھا کر لے جاوں گا اور چاچی چاچو سے میں نے بات کر لی ہے انہیں کوئی مسلہ نہیں ہے اگر کسی سے ملنا ہے تو مل لو بعد نہ کہنا کیسی سے ملنے نہیں دیا

۔

ایسے کیسے چل دو میرے سارے کپڑے گھر پر پڑے ہیں خالی ہاتھ کیسے چلو تمہارے ساتھ سحر اپنی پریشانی بیان کرتے ہوئے بولی

اس کی ٹینشن مت لو تمہاری ساری شوپنگ میں نے کرلی ہے تم بس ریڈی ہو جاوں اپنے پہلے ہنی مون پہ چلنے کے لیے۔

حماد دن بہ دن تانیہ کی بڑھتی ہوئی حرکتوں سے تنگ آگیا تھا زبردستی اس کے قریب آنا بس اسے دیکھتے رہنا حماد کو اندر سے ڈر لگنے لگا تھا کہی اس کی وجہ سے سحر اس سے دور نہ ہو جائے اس لیے حماد نے اقبال سے اور رخسار سے سحر کی رخصتی کی ڈیمانڈ کی تھی

اقبال کو اور رخسار کو بھی کوئی اعتراض نہ تھا آخر کو نکاح تو بڑے پیمانہ پر ہو چکا تھا سحر ویسے بھی اس کی ہی تھی تو رخصتی نہ بھی دھوم دھام سے ہوتی تو کیا فرق پڑنا تھا۔۔

حماد سحر کو لے کر کہا جا رہا ہے اس کا پتہ صرف اقبال کو تھا اور سب کو بتانے سے حماد نے منع کیا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کا پتہ تانیہ کو لگے

وہ سکون کے ساتھ کچھ دن سحر کے ساتھ گزارنہ چاہتا تھا اس کی قربت میں سب کچھ بھول کر اپنے آپ کو اس میں گم کرنا چاہتا تھا۔۔

***

مسلسل سفر کے بعد آخر کار حماد اور سحر مری پہنچ ہی گئے حماد نے گاڑی ہوٹل کے آگے روکی اور سوئی ہو سحر کو جگاتے ہوئے ریسپشن سے اپنے روم کی کی لیتے ہوئے اپنے روم میں داخل ہوئے۔

جیسے ہی حماد نے لائٹ آن کی پورے کمرے کو دیکھ کر حماد کی مسکراہٹ جہاں گہری ہوئی تھی سحر کو اتنی ہی خیرانگی ہوئی اور دل تیز تیز دھڑکنے لگا تھا

پورا روم ڈیکوریٹ کیا گیا تھا گلاب کے پھولوں سے اور جگہ جگہ کینڈل لگی ہوئی تھی اور ایک سائیڈ پہ ایک وائن کی بوتل اور دو گلاس پڑے ہوئے تھے۔

حماد یہ سب کیا ہے سحر گھبراتے ہوئے پوچھ گئی

یہ ہنی مون ریسوڑٹ ہے جہاں صرف شادی شدہ جوڑے آتے ہیں اس لیے یہ سب ریسوڑٹ والوں کی طرف سے ان کہ گیسٹ کے لیے تحفہ ہوتا ہے۔

کیو تمہیں اچھا نہیں لگا حماد سحر کہ کان میں سرگوشی میں بولا۔

نہیں۔۔ہاں ں۔۔ سحر کا گھبراہٹ کے وجہ سے الفاظ نکلنے کی بند ہو گئے تھے۔

یہ کیا ہوں ہاں نہیں لگائی ہوئی ہے صیحح سے بتاو نہیں پسند آیا حماد سحر کو پیچھے سے اپنے حصار میں لے گیا۔

میرا مطلب ہے ٹھیک ہے میں بہت تھک گئی ہو میں فریش ہو کر آتی ہو
ہاں تم فریش ہو جاوں میں تب تک کھانا آڈر کرتا ہو
نہیں کھانا رہنے دے مجھے بھوک نہیں ہے سحر منع کئے اپنے بیگ کی طرف بڑھی
اور جیسے ہی بیگ کھولا خیران رہ گئی
حماد یہ کیسے ڈریس ہے سحر ایک ایک ڈریس پکڑ کر دیکھنے لگی
کیوا اچھی نہیں لگے حماد اس میں تو سب نائٹ ڈریس ہے سحر کو انہیں دیکھتے ہوئے بھی شرم آرہی تھی پہننا تو بہت دور کی بات تھی۔
ہنی مون پہ تو لڑکیاں ایسے ہی ڈریس پہنتی ہے اپنے شوہر کو خوش کرنے کے لیے حماد چلتا ہوا سحر کو پیچھے سے اپنے حصار میں لے کر اسے کہ کندھوں پر اپنے ہونٹ رکھ گیا۔
حماد میں یہ نہیں پہنو گی سحر اپنے ہاتھ چیٹخاتی ہوئی بولی کیو نہیں پہنوں گی تم نہیں اپنے شوہر کو خوش کرنا چاہتی حماد سحر کے دونوں ہاتھوں کو پکڑے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں میں پھسا گیا۔
حماد میں نے پہلے ایسے ڈریس کبھی نہیں پہنی سحر کے ہونٹ کانپ رہے تھے اوپر سے حماد کی قربت اور اس کا ہنوٹوں کا لمس جو کندھوں سے ہوتا ہوا اس کی گردن تک سفر کر رہا تھا۔۔

حماد۔۔ سحر حماد کی گستاخیاں بڑھتے دیکھ سر گوشی نما آواز میں بولی۔۔

جاوں جلدی سے چینج کر کے آو حماد سحر کو چھوڑتے ہوئے اس کے ہاتھ میں نائٹی پکڑاتے ہوئے بیگ بند کر گیا۔

حماد پلیز۔۔ سحر آخری بار ایک چھوٹی سی کوشش کرتے ہوئے بولی شاید اس کو رحم آجاتا اس کی خالت پر

سحر جاو چینج کر کے آو ورنہ میں خود ہی چینج کر دو گا پھر نہ مجھ سے کوئ شکایت کرنا حماد سحر کی طرف بڑھا

سحر بھاگتے ہوئے واش روم میں بند ہو گئ۔

حماد اپنی شرٹ اتارے روم میں موجود کینڈل جلانے لگا۔۔

**

نائٹی اتنی چھوٹی اور فٹ تھی کہ سحر کہ جسم کی تمام خوبصورتی نمایا ہو رہی تھی سحر کو اپنے آپ سے ہی اتنی شرم آرہی تھی کہ حماد کے سامنے جانے کا سوچتے ہی اس کی دل کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی اور سارا جسم ہولے ہولے کانپ رہا تھا ۔۔

سحر بار بار نائٹی کو کھینچ کر اپنے گھٹنوں سے نیچے کر رہی تھی لیکن وہ واپس اوپر ہو جاتی تھی

سحر ہمت کر کے باہر نکلی ساری لائٹس بند تھی اور پورا کمرا کینڈل کی لائٹس سے جگمگا رہا تھا۔
سحر کی نظر جیسے ہی حماد پر پڑی جو کہ شرٹ اتارے ہاتھ میں کینڈل پکڑے اسکی طرف دیکھ رہا تھا سحر اپنی آنکھیں جھکا گئ
حماد کینڈل کو سٹیڈ پ رکھتے ہوئے سحر کی طرف بڑھا جو اتنی دور کھڑی ہو کر اس کا ضبط آزمانے میں لگی ہوئ تھی۔
حماد ایک ہاتھ سحر کی کمر میں ڈالے دوسرا ہاتھ اس کی گردن میں ڈالے اس کے ہنٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ گیا اور سحر کی سانسوں کو پینے لگا سحر اپنے آپ کو سنبھالنے کے لیے اپنے دونوں بازوں حماد کی گردن کے گرد حائل کر گئ۔
دونوں ایک دوسرے کی سانسوں کو قبض کئے پینے کی کوشش میں لگے ہوئے تھے حماد کی شدت بڑھتی ہی جا رہی تھی اور سحر کی برداشت ختم ہو رہی تھی حماد سحر سے الگ ہوئے بنا اسے اٹھا کر بیڈ پر لیٹا کر اپنے ہونٹ سحر کی گردن پر رکھے اپنا لمس چھوڑنے لگا سحر کی جان لبوں پہ آ گئ جب ہونٹوں کے لمس کو اپنے سینے پر پایا تو۔

حماد۔پلیز۔۔

مشکل سے سحر کے ہنٹوں سے الفاظ ادا ہوئے۔

آج نہیں آج مجھے مت روکوں آج تمہیں میرا پاگل پن میرا عشق میرا جنون برداشت کرنا ہی ہوگا حماد سرگوشی نما بولے سحر کی نائٹی کی زپ کھول گیا اور کندھے سے نیچے کرے اس پر اپنے دانت گاڑھ گیا۔

سحر مضبوطی سے بیڈ شیٹ اپنے ہاتھوں میں دبا گئ۔

کندھوں سے گردن تک کا سفر طے کرتے حماد دوبارہ سحر کے ہنوٹوں پر جھکا اپنی شدت لٹانے لگا۔

سحر کی برداشت سے باہر ہو رہا تھا کام اپنے ہاتھ سینے پر راکھ کہ حماد کو پیچھے ہٹانے لگی لیکن حماد ٹس سے مس نہیں ہو رہا تھا۔

آپ کام میں رکاوٹ کرتا دیکھ حماد سحر کے ہاتھوں اپنے ایک ہاتھ میں جھکڑے تکیے سے لگا گیا۔۔

حماد ایک ہاتھ سے سحر کے دونوں ہاتھوں کو پکڑے ایک ٹانگ سے سحر کی ٹانگوں کو اپنے قبض میں کیئے اپنی شدتیں لٹانے لگا سحر مچلی کی طرح اس کی گرفت میں مچلنے گئ۔

حماد سحر کے جسم سے نائٹی علیحدہ کرتے ہوئے اس کے سینے پر اپنے لب رکھے اپنا لمس چھوڑنے لگا

دونوں کی سانسوں کی آواز پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔
سحر بیڈ شیٹ ہاتھ میں پکڑے ضبط کرنے کی کوشش میں لگی تھی چہرہ پورا پسینے سے بھیگ چکا تھا۔
باقی جان تو تب نکلتی محسوس ہوئی جب ہونٹوں کا لمس اپنے پیٹ پر پایا۔۔
آآ۔۔آ۔۔آ۔حماد کے ہر ایک عمل میں اتنی شدت تھی کہ سحر کی چیخیں بلند ہوئی حماد سحر کہ ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھے اس چیخوں کو دبا گیا۔
حماد سحر پر جھکا کبھی اس کی سانسوں کو پی رہا تھا تو کبھی اس کے پورے جسم پر اپنے ہونٹ کا لمس چھوڑے جسم میں جنونیت کے عالم میں جگہ جگہ اپنے دانت گاڑھے گیا۔
سحر کہ آنکھوں میں آنسو آ گئے لیکن یہ آنسو غم کے نہیں خوشی کہ تھے اپنا آپ حماد کو سونپے سحر بھی اس کی قربت میں کھو گئی اور بھرپور اس کا ساتھ دینے لگی۔

****

ایک ہفتے ایک دوسرے کی قربت میں کیسے گزرا پتہ ہی نہ چلا تھا حماد کے پیار کی وجہ سے سحر نکھر گئی تھی کلی سے گلاب کا پھول بن چکی تھی ہر وقت گال ایسے دھک رہے ہوتے جیسے گالوں پر بھر کر لالی لگائی گئی ہو۔

لیکن ایسا کچھ بھی نہیں تھا یہ سب حماد کہ پیار اور قربت کا نتیجہ تھا۔۔

حماد گاڑی کی طرف نظریں رکھو ورنہ ہم دونوں گھر جانے کی بجائے سیدھا اوپر چلے جائے گئے سحر حماد کو اپنی طرف دیکھتے ہوئے دیکھ شرما سی گئ۔
یار تم اتنی پیاری لگ رہی نظریں ہٹانے کو دل ہی نہیں کر رہا دل کر رہا ہے بس تمہیں دیکھتا رہو۔۔
مجھے لگتا ہے ہم جلدی واپس جا رہے ہیں ہمیں ایک ہفتہ اور رکنا چاہیے تا کہ ہم اور وقت ساتھ میں سپینڈ کر سکے
نہیں مجھے نہیں رکنا اور یہاں تم کہی باہر لے کر تو گئے نہیں ایک ہفتہ ہم نے روم میں ہی گزار دیا مری آئے تو تھے لیکن مری کی خوبصورتی دیکھے بنا ہی واپس جا رہے ہیں سحر شکوہ کن نگاہوں سے اس کی طرف دیکھنے لگی جو پہلے سے ہی اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔
مجھے تو ساری دنیا کی خوبصورتی تم میں ہی نظر آتی ہے حماد سحر کا ہاتھ پکڑے لبوں سے لگا گیا
تمہاری تو کیا ہی بات ہے تمہاری حرکتیں دیکھ اب تو مجھے بھی تم سے ڈر لگنے لگا ہے سحر حماد کی شدتیں یاد کرتی گویا ہوئ۔۔

میڈم جن حرکتوں سے تمہیں ڈر لگ رہا ہے نہ وہ میرا پیار ہے میرا پاگل پن جو صرف تمہارے لیے ہیں

دیکھو میری وجہ سے ہی تم اتنا بلش کر رہی ہو کہ تمہیں میک اپ کی بھی اب ضرورت نہیں رہی

حماد آنکھ دبائے مسکرا گیا۔

اور سحر بنا کوئ جواب دئے شرماتے ہوئے باہر کی طرف دیکھنے لگی

اسے اندازہ نہیں تھا کہ زندگی اتنی خوبصورت بھی ہو سکتی ہے

بس خدا سے اب یہی دعا تھی کہ ان خوشیوں کو کسی کی نظر نہ لگے۔۔

***

ماما حماد ابھی تک آیا نہیں آج تو وہ لوگ واپس آنے والے تھے نہ تانیہ کو جب سے پتہ چلا تھا کہ حماد سحر کو لے کر مری گیا ہے تانیہ تب سے بن پانی کی مچھلی بنی تڑپ رہی تھی اوپر سے ان دونوں کے فون نہ لگنے پر مزید تلملا اٹھی تھی۔۔

اس ایک ہفتے میں نہ جانے کتنے ہی خیال اس کے دماغ میں آئے تھے ان کا ایک دوسرے کے پاس ہونے کا سوچ کر ہی اس کا دماغ پھٹنے لگتا تھا

اپنے دماغ کو سکون پہچانے اوران سوچ سے چھٹکارا پانے کے لیے دن میں نہ جانے کتنی بار ڈر گز لے کر خود کو پر سکون کرنے لگی تھی
اسے تو خود بھی اندازہ نہیں تھا کہ ڈر گز کی کتنی بڑی عادی بنتی جارہی تھی۔۔۔

ماما آپ نے بتایا نہیں حماد کیو نہیں آیا ابھی تک تانیہ اب حماد کو نام سے نہیں بھائی کہہ کر پکارا کرو تمہاری بہن کا شوہر ہے ایسے نام لینا اچھا نہیں لگتا۔

میں کیوا سے بھائی کہہ کہ پکارا کرو میں تو نام ہی لو گی اُس کا اور ویسے بھی وہ میرا بھائی نہیں لگتا۔تانیہ اٹل لہجے میں بولی۔

تمہاری بہن کا شوہر ہے تو تمہارا بھائی ہوا نہ اور آج کے بعد اگر تم نے اسے نام لے کر بلایا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا رخسار غصے سے گویا ہوئی
تانیہ کا یو حماد کو عجیب نظروں سے دیکھنا بہانے بہانے سے اسے چھونا اور بار بار حماد کے بارے میں پوچھنا بے وجہ پریشان ہونا سب نوٹ کر رہی تھی
اوران سب باتوں کو اچھے سے سمجھتی تھی آخر کار ایک ماں اور ایک عورت تھی
۔

نہیں لگتا وہ میرا بھائی تانیہ بھی اپنی جگہ بضبد تھی۔
تانی تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے کہہ دو کہ جو میں سوچ رہی ایسا بلکل نہیں ہے وہ تمہاری بہن کا شوہر ہے بس اور کچھ نہیں رخسار تانیہ کو کندھوں سے پکڑے جھنجوڑ گئی۔

جو آپ سوچ رہے ہیں وہ بلکل سچ ہے میں نہیں مانتی حماد کو اس کا شوہر کیونکہ میں حماد سے محبت کرتی ہو سن لیا آپ نے میں حماد سے محبت کرتی ہو اور بھلائی اسی میں ہے کہ آپ سب خود ہی میری شادی حماد سے کروادے ورنہ ٹھیک نہیں ہوگا سب کے لیے تانیہ رخسار کے ہاتھوں کو پیچھے جھٹکتی ہوئی ان کی آنکھوں میں دیکھے گئی

رخسار ایک منٹ کے لیے گڑبڑا گئی اس کی آنکھوں میں دیکھ
یہ خدایہ سب سنے سے پہلے میرا دل پھٹ کیو نہیں گیا مجھے موت کیو نہیں آگئی
تم کیا پاگل ہو گئی ہو اپنی ہی بہن کا گھر خراب کرنے پر تل گئی ہو ہوش میں آو اور دیکھو وہ سحر کا شوہر ہے
تم نے ایسا گناہ کرنے کا سوچا بھی کیسے تمہارا دل ایک بار بھی نہیں کانپا رخسار کا ہاتھ اٹھا اور تانیہ کا گال لال کر گیا۔

ماما اپنے بھی مجھے اس سحر کے لیے تھپڑ مارا تانیہ گال پہ ہاتھ رکھے تلملا گئ اور کیا تمھاری یہ بات سن کر تمہیں انعام دیتی تمھارے دماغ میں یہ خیال آیا بھی تو کیسے۔

آئندہ کہ بعد یہ الفاظ میں نے دوبارہ تمھارے منہ سے سنے نہ تو تمھاری جان لینے میں ایک سکینڈ نہیں لگاوں گی رخسار انگلی اٹھائے ورن کرتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی جہاں شرمندگی کہی بھی نظر نہیں آرہی تھی۔

میں ایک بار نہیں سو بار کہو گی پوری دنیا کو چیخ چیخ کر کہو گی کہ میں حماد سے پیار کرتی ہو اور اسی سے شادی بھی کرو گی ابھی تانیہ کے باقی الفاظ منہ میں ہی تھے کہ اچانک کسی نے اس کا بازو زور سے کھینچ کر اس کا رخ اپنی طرف کئے زور دار تھپڑ اس کے چہرے پر رسید کیا تھپڑ میں اتنی شدت تھی کہ تانیہ کے ہونٹ کے سائیڈ سے خون نکلنے لگا۔۔

***

تمھاری ہمت کیسے ہوئی میرے شوہر کے بارے میں ایسا سوچنے کی سحر اور حماد جو ابھی اندر داخل ہوئے تھے تانیہ کی گونجتی ہوئی آواز اور اس کے بولے جانے

الفاظ سحر کے پیروں تلے زمین کھسکا گئے اسے اپنی بہن پر کتنا بھروسہ اور مان تھا آج اس کا مان بھروسہ سب چوڑ چوڑ ہوا تھا۔۔

تم نے ایسا سوچا بھی کیسے میں نے زندگی میں ہر چیز تمہارے ساتھ شئیر کی ہے انفیکیٹ اپنی من پسند چیز بھی تمہیں دی اور بدلے میں تم مجھے کیا دیا میرا مان میرا بھروسہ سب توڑ دیا

جس بہن نے تم پر سب کچھ وار دیا اس کی گھر برباد کرنے چلی تھی تم چھی۔۔۔مجھے گن آتی ہے کہ تم میری بہن ہو۔

میں نے آج تک تمہاری ہر ایک غلطی معاف کی یہ سمجھ کہ تم ابھی چھوٹی ہو نا سمجھ ہو۔۔

تمہاری ایک ضد کے آگے گھٹنے ٹیک دیے۔

لیکن اس بار تم نے میری کسی چیز پر نہیں میرے شوہر پر نظر رکھی ہے جو تمہیں کبھی حاصل نہیں ہو گا سحر کی آنکھیں آنسو سے بھر آئی

اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا ایک دن اپنی ہی بہن پر ہاتھ اٹھانا پڑے گا وہ بہن جس کی خوشی کے آگے اس نے اپنی خوشیاں قربان کی تھی آج وہ ہی بہن اس کی دشمن بن بیٹھی تھی۔

سحر تم مجھے اپنی ہر چیز دے دیتی ہو نہ تو مجھے حماد بھی دے دو مجھ دو گی نہ حماد اپنی تانی کو دو گی میں اس بہت پیار کرتی ہو میں اس کے بنا مر جاوں گی تانیہ سحر کو کندھوں سے پکڑے چھوٹے بچے کی طرح ضد کرنے لگی سحر کو وہ کہی سے بھی نارمل نا لگی رخسار اور حماد بھی خیرانگی سے تانیہ کو دیکھنے لگے ان کی تانی تو ہر گز ایسی نہ تھی۔

تانیہ یہاں کوئی گڈا گڈی کا کھیل نہیں چل رہا کہ تمہیں میرا گڈا پسند آگیا ہے تو میں تمہیں دے دو یہ اصل زندگی ہے اور ہم زندہ انسان ہے ان گڈا گڈی کی زندگی سے باہر نکلوں اور حقیقت کو دیکھو حماد میرا شوہر ہے اور ہم دونوں ایک دوسرے سے بہت پیار کرتے ہیں۔

تو میری محبت کا کیا میں بھی تو حماد سے محبت کرتی ہو
تم حماد سے محبت نہیں کرتی وہ صرف تمہاری ایک ضد ہے جیسے تم پورا کرنا چاہتی ہو جس طرح بچپن میں ماما پاپا میرے لیے کوئی چیز لاتے تھے اور وہی چیز تمہیں پسند آجاتی تھی اور اگر میں وہ چیز تمہیں نہ دو تو تم یا تو وہ چیز چرا لیتی تھی یا توڑ دیتی تھی صرف اپنی ضد پوری نہ ہونے کی وجہ سے اسی طرح تم حماد کو بھی صرف اپنی ضد اور عادت کی بنا پر حاصل کرنا چاہتی ہو۔

ایسا کچھ نہیں ہے میں سچ میں حماد سے محبت کرتی ہو تم لوگوں کو میری بات کا یقین کیو نہیں ہو رہا تانیہ اپنے ہاتھ بالوں میں ڈالے انہیں دبوچ گئی۔
حماد میں تم سے بہت پیار کرتی ہو تمہیں پتہ ہے نہ میری آنکھوں میں دیکھو تمہیں میری آنکھوں میں اپنے لیے پیار ہی پیار نظر آئے گا تانیہ حماد کے آگے کھڑی اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامے اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔
میں تم سے کوئی پیار نہیں کرتا میں نے ہمیشہ تمہیں اپنی چھوٹی بہن کی طرح مانا ہے حماد تانیہ کے ہاتھوں کو اپنے چہرے سے پڑے ہٹا گیا۔

اقبال۔۔۔۔رخسار کی چیخ ایک دم بلند ہوئی سب رخسار کی نظروں کے تعاقب کرتے ہوئے دیکھنے لگے
اقبال کو نیچے زمین ہر گرتے ہوئے دیکھ سب ان کی طرف بھاگے جو نہ جانے کب سے کھڑے ان کی باتیں سن رہے تھے

پاپا کیا ہوا آپکو سحر اقبال صاحب کا سر اپنی گود میں رکھے ان پر جھکی تانیہ بھی بھاگتے ہوئے ان ٹانگوں کے قریب بیٹھ کر آوازیں دینے لگی انہیں جلدی

ہوسپیٹل لے کر جانا ہوگا حماد اقبال صاحب کو اٹھائے گاڑی کی اوڑھ بڑھا پیچھے سحر رخسار اور تانیہ بھی اس کے پیچھے بھاگی۔
تم کہی نہیں جاوں گی سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے اگر تمہاری وجہ سے میرے شوہر کو کچھ ہوا نہ تو بہت برا ہوگا رخسار سحر کے ساتھ گاڑی میں بیٹھے چلی گئ۔

تانیہ پیچھے کھڑی گاڑی کو جاتے دیکھنے لگی۔۔

***

میری پرورش میں ہی کوئ کمی رہ گئ تھی جو آج مجھے یہ دن دیکھنا پڑا ماما آپ کیسی باتیں کر رہی ہے آپ کی اس میں کوئ غلطی نہیں آپ نے تو ہماری بہت اچھی پرورش کی ہے سحر رخسار کو اپنے سینے سے لگائے اپنے آنسو کو صاف کرنے لگی سب ٹھیک ہو جائے گا پاپا بھی ٹھیک ہو جائے گئے آپ ٹینشن نہ لے۔

ٹینشن کیسے نہ لو جب اولاد بغاوت پر اتر آئے تو ماباپ کی زندگی میں صرف ٹینشن ہی رہ جاتی ہے اور ایسی اولاد ایک بار میں نہیں آہستہ آہستہ اپنے ماں باپ کو مارتی ہے۔

مجھے تو حماد سے بھی اب نظریں ملاتے ہوئے شرم آنے لگی ہے۔۔۔۔

ماما آپ کو کیوں شرم آرہی ہے شرم تو اسے آنی چاہیے جسکی وجہ سے یہ سب ہوا ہے اور جو اس کی ذمہ دار ہے شرم اسے کرنی چاہیے

جن آنکھوں میں کبھی اپنی بیٹیوں کے لیے مان ہوا کرتا تھا آج ان آنکھوں میں شرمندگی دیکھ سحر کا سینا پھٹنے کو آیا دل کیا پھوٹ پھوٹ کر روئے کاش اس کی بہن نے کوئی کھلونا مانگا ہوتا تو ایک منٹ بھی ضائع کئے وہ اسے دے دیتی لیکن اس نے اس کی جان اس کی سانسیں اس کی جینے کی وجہ مانگی تھی

سحر ضبط کے عالم میں اپنی آنکھیں میچ گئی اور زور سے رخسار کو اپنے سینے سے لگا گئی۔۔

ڈاکٹر چاچو کیسے ہے اب

ٹھیک بھی ہے اور نہیں بھی

مطلب

مطلب ان کی جان تو بچ گئی ہے لیکن وہ اب چل نہیں سکتے ان کے باڈی کا نیچے والا حصہ پیرالائز ہو گیا ہے شاید ہی وہ اب کبھی چل پائے۔۔

الفاظ تھے کہ ہتھوڑا جو سیدھا رخسار اور سحر کے کان میں جا لگے تھے رخسار گڑبڑا گئی اور اچانک بے ہوش ہو کر سحر کی باہو میں جھول گئی۔۔

ماما کیا ہو گیا آپ کو ڈاکٹر اور حماد جو ایک ساتھ کھڑے تھے جلدی سے ان کی طرف بڑھے اور سٹریچر پر ڈالے ایمر جنسی میں لے گئے۔۔

ایک بعد ایک انسان کو خود سے دور ہوتا دیکھ سحر کا ضبط ٹوٹ گیا پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے حماد کے گلے لگ گئ

کچھ گھنٹے پہلے زندگی کتنی خسین لگ رہی تھی لگ رہا تھا کوئ بھی غم اب ہماری زندگی میں نہیں آئے گا لیکن سب الٹا ہو گیا سب ختم ہو گیا سحر روتے ہوئے ہچکیاں بھرتی ہوئ حماد کے سینے سے لگی شکوہ کرنے لگی۔۔

کچھ نہیں ہوا کچھ ختم نہیں ہوا سب ٹھیک ہو جائے گا تمہیں خدا پر بھروسہ رکھنا چاہیے وہ سب کچھ ٹھیک کر دے گا حماد سحر کے آنسو صاف کئے تسلی دینے لگا

***

سحر پاپا کیسے ہیں تانیہ سے رہا نہیں گیا جو رخسار کے منع کرنے کہ باوجود ہسپتال آ گئ تھی صبر بھی کیسے آتا کیسے اپنے باپ سے رخ موڑتی جس نے ساری زندگی انہیں اپنے بیٹوں کی طرح سمجھا تھا کبھی کوئ گلہ شکوہ یا تنز نہ کیا اور نہ ہی کبھی بیٹے کی خواہش ظاہر کی دونوں بیٹیوں کو خود سے بڑھ کر پیار دیا تھا۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو ماما نے منع کیا تھا ویسے بھی تم نے جو کرنا تھا کر چکی اب کچھ نہیں بچا پیچھے سب ختم ہو گیا تمہارا ہم سے اب کوئی واسطہ نہیں چلی جاوں یہاں سے کسی کو تمہاری ضرورت نہیں سحر جو کب سے ضبط کیے بیٹھی تھی بھڑک گئی۔

سحر مجھے پاپا کو دیکھنا ہے ان سے ملنا ہے وہ اب ٹھیک ہے

تمہیں اتنی فکر کیو ہو رہی ہے تم یہی تو چاہتی تھی سب کچھ ویسا ہی ہو رہا ہے جیسا تم چاہتی تھی تمہیں تو خوش ہونا چاہیے

کیسی باتیں کر رہی ہو سحر میں ایسا کبھی نہیں چاہتی تھی اور میں ایسا کیو چاہو گی تم جانتی ہو میں پاپا سے کتنا پیار کرتی ہو

واہ خوب صلہ دیا تم نے اپنے پیار کہ انہیں موت کہ منہ میں دھکیل دیا ایسا وار کیا کہ اب وہ ساری زندگی نہیں چل سکتے تمہاری وجہ سے آج وہ اپنی ٹانگیں کھو بیٹھے ہیں سحر ایک ایک لفظ چبائے بولی

تانیہ ایک پل کو گڑ بڑا گئی جھٹکا اتنا شدید تھا کہ اپنے پاوں پڑ کھڑا ابھی نہیں ہوا جا رہا تھا۔

مجھے پاپا سے ملنا ہے

تم پاپا سے نہیں مل سکتی چلی جاوں اس سے پہلے میرا ہاتھ اٹھ جائے چلی جاوں
سحر دبی دبی آواز میں چیخی
میں پاپا سے ملے بغیر نہیں جاوں گی مجھے ان سے ملنا ہے۔
سحر جانے دو اسے ملنے دو چاچو سے حماد سحر کو کندھوں سے تھامے تانیہ کی حالت پہ رحم کھا گیا۔
سحر چپ ہو گئی لیکن آنکھوں میں سرخی اس کے غصے کی انتہا بتا رہی تھی۔

حماد تم نے اسے کیو ملنے دیا پاپا آج اس کی وجہ سے یہاں پہنچے ہے اگر اس نے مزید کچھ اور کر دیا یہ بول دیا تو پاپا کی طبیعت اور خراب ہو جائے گی سحر شکوہ کن نگاہوں سے حماد کی طرف دیکھنے لگی۔
اگر میں اسے جانے کا بولتا تو وہ ایسی ہی کھڑی رہتی تم جانتی تو ہو کتنی ضدی ہے میں نہیں چاہتا ہسپتال میں کیو تماشا ہو اس لیے میں نے اسے ملنے دیا۔۔
اور رہی بات چاچو کی طبیعت کی تو مجھے نہیں لگتا تانیہ کوئی بیوقوفی کرے گی تم بے فکر رہو آو ہم آنٹی کو دیکھنے چلتے ہیں۔
انہیں بھی تمہاری ضرورت ہے۔۔

**

مشینوں میں جھکڑے وجود کو دیکھ تانیہ کے آنکھوں سے آنسو روانگی سے بہہ نکلے

پاوں خود باخود آگے کو بڑھنے لگے اقبال کے پیروں میں بیٹھ اپنا سر ان پر گرائے ہچکیاں بھرے رونے لگی

اپنے پیروں پر کسی کا لمس محسوس کرتے ہوئے اقبال اپنی آنکھیں کھولے سامنے دیکھنے لگے جہاں تانیہ ان کے پیروں میں گری روتے ہوئے ہولے ہولے کانپ رہی تھی اقبال کے منہ سے بے ساخت تانیہ کا نام نکلا۔۔۔

تانیہ سر اوپر کئے دیکھنے لگی جہاں اقبال اسے ہی دیکھ رہے تھے تانیہ بھاگتی ہوئی ان کے سینے سے جا لگی۔

پاپا ایم سوری۔۔مجھے معاف کر دے میری وجہ سے آپ کی یہ خالت ہوئی ہے مجھے معاف کر دے تانیہ سینے پر سر رکھے ایک ہی جست میں بولنے لگی۔۔

اقبال تانیہ کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ گئے۔

پاپا آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائے میں آپ کو ایسے نہیں دیکھ سکتی اور ماما کو بھی سمجھائے وہ مجھے آپ سے ملنے نہیں دے رہی اپنے سر پر شفقت بھرا سایہ پائے تانیہ شکوہ کرنے لگی۔۔

مگر اچانک اقبال کے ہاتھ پیچھے کرنے پر تانیہ سینے سے سر اٹھائے ان کی طرف دیکھنے لگی

تانیہ کا دل ڈوبنے لگا آنسو تھے کے ایک بار پھر بہہ نکلے۔

چلی جاوں یہاں سے اقبال سب یاد آنے پر اپنا منہ موڑے ناراضگی جتانے لگے تانیہ کہ بعد کبھی ان کے دل میں بیٹے کی ہواش نہ پیدا ہوئی تھی لوگوں نے اور رشتے داروں نے ہزار باتیں سنائی دوسری شادی کر لو بیٹا پیدا کر لو بیٹے کے بنا تمہارا نام آگے نہیں بڑھ سکتا یہاں تک رخسار لوگوں کی باتوں سے تنگ آکر اقبال کو دوسری شادی کی اجازت دے چکی تھی لیکن اقبال نے کبھی ان کی ٹینشن نہ لی کبھی ان کی باتوں کو دل پر نہ لیا تھا ان کی صرف ایک ہی بات ہوتی تھی میری بیٹیاں ہی میرے بیٹے ہیں مجھے بیٹے کے لیے دوسری شادی کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی مجھے بیٹے کی طلب ہے میری بیٹیاں میرا مان ہے لیکن وہی بیٹی ان کے مان کو توڑے گی ایسا کبھی نہیں سوچا تھا۔۔

پاپا آپ بھی مجھ سے ناراض ہے آپ کو بھی لگتا ہے آپ کے ساتھ جو کچھ ہوا ان کی سب کی ذمہ دار میں ہو

تمہیں پتہ ہے تم میرا مان ہوا کرتی تھی جب بھی کوئی بولتا کہ اقبال تمہارا بیٹا نہیں ہے تو میں تمہارے ہاتھ پکڑ کر کہتا یہ دیکھو میرا بیٹا تو لوگ ہنستے کہتے یہ تو

لڑکی ہے اور لڑکیاں کبھی بیٹا نہیں بن سکتی تو میں کہتا دیکھنا یہ میرا بیٹا بن کر دیکھائے گی ایک بیٹے ہونے کے سارے فرض ادا کرے گی ایک بیٹا جو کرتا ہے اس سے بڑھ کر کرے گی

اقبال کے الفاظ تانیہ کے دل کو چیر رہے تھے اس کی روح کو جھنجھور رہے تھے۔

میں نے تم دونوں کو دنیا بھر کی آزادی دی ہر وہ کام کرنے دیا جو تم دونوں کرنا چاہتی تھی کبھی نہیں روکا کیوں کہ مجھے یقین تھا تم دونوں کبھی غلط نہیں کرو گی کبھی میری عزت پر آنچ نہیں آنے دو گی۔۔

تمہاری ہر ایک ضد کو تمہارا بچپنا سمجھ کہ پورا کیا مگر تم نے کیا کیا میری آزادی کا میری نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھایا ہماری عزت کی دھجیاں اڑانے چلی تھی اپنی ضد اور انا کی خاطر اپنی بہن کا گھر تباہ کرنے چلی تھی۔

یہ بھی نہ سوچا تمہارے اس عمل سے اس باپ پر کیا گزرے گی اس ماں پر کیا گزرے گی جو اپنی بیٹیوں کی تعریف کرتے نہ تھکتی تھی۔

تم نے ہمارا مان تھوڑا ہے میرا مان تھوڑا ہے لوگ سچ کہتے تھے بیٹیوں کو اتنی آزادی بھی نہیں دینی چاہیے کہ ماں باپ کو بعد میں رسوائی اور شرمندگی اٹھانی پڑے چلی جاوں یہاں سے چلی جاوں۔

پاپا۔۔۔ خبردار مجھے پاپا کہا مر گیا تمہارا پاپا کیا کچھ نہیں تھا ان کی آنکھوں میں تانیہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے باہر بھاگ گی اپنی ضد کو پورا کرنے کے لیے

اپنے سب سے انمول رشتے کھو بیٹھی تھی۔۔

***

پورا ایک ہفتہ گزر گیا تھا اقبال کو گھر لائے ہوئے آہستہ آہستہ ان کی طبیعت سنبھل رہی تھی

رخسار اور سحر ان کی چھوٹی سے چھوٹی ضرورت کا خیال رکھ رہی تھی

سحر بھی زیادہ تر وقت رخسار کے پاس ہی گزارتی تھی

اس ایک ہفتے میں تانیہ کو کسی نے بلایا تک نہ تھا

تانیہ کی لاکھ کوشش کے باوجود رخسار اسے اقبال سے نہیں ملنے دیتی تھی

سب نے تانیہ کو اس کے حال پر چھوڑ دیا تھا تانیہ سارا سارا دن اپنے کمرے میں گزارنے لگی تھی کالج جانا بھی چھوڑ چکی تھی سارا دن اپنے کمرے میں پڑی رہتی تھی ایک ہفتے سے ڈرگز نہ لینے کی وجہ سے پورا جسم ٹوٹنے لگا تھا آنکھوں کے نیچے ہلکے پڑنے لگے تھے ڈرگز کی طلب بڑھتی ہی جا رہی تھی اب تو اس کی طلب تانیہ کو رات رات بھر جاگنے پر مجبور کرنے لگی تھی بدن درد سے ٹوٹنے لگا تھا جب اس کی طلب بڑھتی تو پورے جسم میں کانٹے چھبنے لگتے تھے ہاتھ پاوں کانپنے لگتے تھے دماغ سن سا ہونے لگتا تھا اتنا کنٹرول کرنے کے بعد بھی تانیہ کی بس سے باہر ہوتا جا رہا تھا اپنا آپ سنبھالنا

نہ چاہتے ہوئے بھی تانیہ نے جیکی کے پاس جانے کا فیصلہ کیا اگر اس کے پاس نہ جاتی تو یقینا ایسے ہی مر جاتی تانیہ کو اب احساس ہوا تھا کہ کتنی بڑی بیوقوفی کر چکی تھی ڈرگز کی لت اتنی بری لگ چکی تھی کہ اس کے بنا زندہ رہنا مشکل کام لگ رہا تھا۔

تانیہ اپنے کانپتے وجود کو سنبھالتے ہوئے بیگ لیے اپنے کمرے سے باہر نکلی جتنی جلدی ہوسکے وہ جیکی تک پہچنا چاہتی اس سے پہلے گھر والے اس کی یہ خالت دیکھتے اور سوال کرتے۔

تانیہ ہڑبڑاتی ہوئ بھاگتی ہوئی باہر سے آتے ہوئے حماد سے زور سے ٹکرائ اور زور سے نیچے گری بیگ سے ساری بوکس نکل کر پھیل گئ

تانیہ بنا حماد کی طرف دیکھے کانپتے ہاتھوں سے اپنی بوکس بیگ میں ڈالتے ہوئے اپنے ماتھے پہ آئے پسینے کو بار بار صاف کرتے ہوئے جلدی سے باہر کی طرف بڑھی اسے بس کس بھی طرح جلدی سے وہاں پہنچنا تھا

حماد جو کھڑا خیرانگی سے تانیہ کی کاروائ دیکھ رہا تھا تانیہ کی گھبراہٹ دیکھے نہ چاہتے ہوئے بھی اسے مخاطب کر گیا۔

تانیہ کے قدم ایک دم رکھے مگر پلٹی نہیں

حماد چلتے ہوئے اس کے سامنے کھڑا ہوا اور غور سے اسے دیکھنے لگا۔

کہاجارہی ہواتنی گھبرائ ہوئ اور تمہیں اتناپسینہ کیوآرہاہے
تمہیں اس سے مطلب کہی بھی جاوں تانیہ نہ چاہتے ہوئے بھی تلخ الفاظ استعمال کرتی اپنے بیگ پر گرافت مضبوط کرتی حماد کی سائیڈسے گزرگی کچھ دیر اور روکتی توضرور پکڑی جاتی

حماد پیچھے کھڑااس کی تیزی کودیکھنے لگاجوپل بھر میں غائب ہوئ تھی

***

آج چاند دن میں کہاسے نکل آیاوہ بھی ہمارے آشیانے میں حماد سحر کوروم میں دیکھ اس کے پاس آیاجووارڈروب میں گھسی پتہ نی کیاتلاش رہی تھی میڈم تو آجکل نظرہی نہیں آتی حماداس کی کمرجھکڑے اپنے سینے سے لگاگیا
مجھے لگتاہے تم بھول گئ ہوتمہاراایک عدد شوہربھی اسی گھرمیں رہتاہے کبھی اس پہ بھی نظرے کرم کردیاکرو حماد سحر کی گردن میں چہرہ چھپائے اس کی خوشبوکواپنے اندراتارنے لگا۔

تم شاید بھول رہے ہو رات میں تمہارے پاس ہی ہوتی ہو وہ الگ بات ہے جناب لیٹ آتے ہیں تب تک میں سو چکی ہوتی ہو سحر حماد کی لمس پر سیمٹتے ہوئے گویا ہوئی

میں لیٹ نہیں آتا تم جلدی سو جاتی ہو ذرا بھی تمہیں اپنے شوہر کی پرواہ نہیں ہے بیویاں تو اپنے شوہر کا انتظار رات رات بھر جاگ کر کرتی ہے خاص طور پر تب جب نئی نئی شادی ہوئی ہو اور یہاں میڈم گدھے گھوڑے بیچ کر سوئی ہوتی ہے اور مجھ بیچارے انسان کو کھانا بھی خود ہی گرم کر کے کھانا پڑتا ہے بہت ظالم بیوی ہو

حماد سحر کے کان میں سرگوشی کرتے اس کی کان کی لو کو دانتوں تلے دبا گیا۔

آپ اس وقت گھر کیا کرنے آئے ہیں آپ تو رات میں آتے ہیں آج دن کو تشریف لے آئے سحر اپنا چہرہ حماد کی طرف کئے اپنا آپ چھوڑنے لگی جو ناممکن تھا حماد کی گرفت اس کی کمر پر مضبوط تھی۔۔

میرا دل مجھے تمہارا پاس کھینچ لیا کیا کرو تمہاری قربت کے لیے اتنا مچل رہا تھا کہ بھاگا کر مجھے یہاں لے آیا حماد سحر کے ہنٹوں پر انگوٹھا پھیرے اپنی نظریں ان پر ٹکا گیا

سحر اس کے ارادے بھانپتے ہوئے اپنا ہاتھ حماد کے ہونٹوں پر رکھ گی سحر یہ کیا بد تمیزی ہے تمہیں کیا لگتا ہے تمہارے ایسا کرنے سے میں رک جاوں گا حماد ایک پل میں سحر کے ہاتھوں کو پکڑے اپنے ہاتھوں میں الجھاتے ہوئے اپنے ہونٹ اس کے ہونٹ پر رکھ کر اپنی تشنگی میٹانے لگا۔۔

لمس میں پہلے کی طرح شدت اور پاگل پن شامل تھا کچھ سیکنڈ بعد حماد سحر کو نڈھال کرتے پیچھے ہوا۔

تم مجھے جتنا روکنے کی کوشش کرتی ہو میرا پاگل پن اتنا ہی تمہارے لیے بڑھ جاتا ہے اور میرا خود پر ہی کنڑول نہیں رہتا تو بہتر یہی ہوگا کہ تم مجھے اپنا کام کرنے دیا کرو ورنہ انجام تمہیں خود ہی بھگتنا پڑتا ہے حماد سحر کو لمبے لمبے سانس بھرتے دیکھنے لگا۔۔

حماد تم بہت برے ہو سحر حماد کو دھکا دیتے ہوئے آگے بڑھی لیکن حماد اس کے ہاتھ کو پکڑے اس کی پشت کو اپنے سینے سے لگائے اس کے گرد مضبوط حصار بنا گیا اور تھوڑی اسکے کندھے پر ٹکا گیا۔

یار دور تو نہ جاوں اچھا بتاوں چاچو کیسے ہے اب

پاپا اب ٹھیک ہے لیکن بات نہیں کرتے کیسی سے بہت اداس اداس رہنے لگے ہیں میں اتنا ہسانے کی کوشش کرتی ہو بس تھوڑا سا مسکرا کر دوبارہ سنجیدہ ہو

جاتے ہیں پتہ نی کب سب ٹھیک ہو گا کب سب پہلے جیسا ہو گا سحر افسردگی سے بولی

سب ٹھیک ہو جائے گا اور سب پہلے جیسا بھی ہو جائے گا حماد اسے کے گالوں کو لبوں سے لگاتے دلاسہ دینے لگا۔

تم نے تانیہ کو دیکھا مجھے اس کی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی حماد تھوڑی دیر پہلے گزرے واقع کو یاد کئے بولا۔

تم نے کہا تانی کو دیکھا

مجھے وہ ابھی باہر ملی بہت ہر بڑائی ہوئی کہی جا رہی تھی مجھے اس کی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی تم جاوں اس سے بات کروں اس سے پوچھوں کیا مسلہ ہے میں مانتا ہو اس سے غلطی ہوئی ہے لیکن اس سے منہ موڑ لینا بھی تو کوئی عقلمندی نہیں اگر ہم سب اس سے منہ موڑ لے گئے تو وہ ٹوٹ جائے گی اور یہ نہ ہو کے اپنے ساتھ کچھ الٹا سیدھا کر لے۔۔

میں بھی کچھ دنوں سے نوٹ کر رہی ہو اپنے کمرے میں ہی بند رہنے لگی ہے بہت کم باہر نکلتی ہیں اور کھانا بھی اپنے روم میں ہی منگوا لیتی ہے

وہ ابھی بچی ہے عمر کے اس حصے میں انسان سے بہت ساری غلطیاں ہوتی ہے اور تم تو جانتی ہی ہو وہ کتنی ضدی ہے اگر ہم اسے اپنے حال پہ چھوڑ دے گئے تو مزید وہ باغی ہو جائے گی

سچ پوچھوں تو آج اس کی حالت دیکھ کر مجھے بہت دکھ ہوا وہ کہی سے بھی ہماری ہنستی کھیلتی تانی نہیں لگ رہی تھی تمھیں یا چاچی کو اس بات کرنی چاہیے اسے سمجھانہ چاہیے ایسے اکیلے نہیں چھوڑنا چاہیے

***

جیکی پلیز مجھے دے دو مجھے بہت درد ہو رہا ہے دیکھو میرا جسم کانپ رہا ہے

پلیز مجھے دے دو تانیہ اپنے ہاتھوں کو آگے کرتے ہوئے دیکھانے لگی جو کانپ رہے تھے

فری میں کچھ نہیں ملتا اگر تمھیں چاہیے تو پیسے لے کر آو اس کے بنا کچھ نہیں ملے گا جیکی صوفے پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا سگریٹ اپنے منہ میں دبا گیا۔

دیکھو ایسا مت کرو میں پیسے دے دو گی ابھی میرے پاس کچھ نہیں ہے مجھے دے دو ورنہ میں مر جاوں گی تانیہ گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے ہاتھ جوڑ گئی۔

میرے کام ایک اصول ہے میں کوئی بھی چیز فری میں نہیں دیتا لیکن تمہارے لیے میرے پاس ایک ڈیل ہے جیکی کچھ دیر بعد تانیہ کو گہری نظروں سے جانچتے ہوئے بولا

میں تمہیں دو آپشن دیتا ہو جو تمہیں ٹھیک لگے تم کر سکتی ہو پہلا آپشن اگر تمہیں یہ چاہیے تو اپنے آپ کو میرے حوالے کر دو بس ایک رات کے لیے جیکی پیکٹ ہاتھ میں پکڑے تانیہ کے سامنے ٹیبل پر رکھ گیا اگر تمہیں میری ڈیل منظور ہے تو تم یہ پیکٹ لے سکتی ہو

تانیہ کے کان سائیں سائیں کرنے لگے بڑی براون آنکھیں جو درد برداشت کرتے سرخ ہو گئی تھی ایک دم اس کہ جانب اٹھی۔

تانیہ کبھی پیکٹ کو تو کبھی جیکی کو دیکھ رہی تھی دماغ میں اقبال کی باتیں گونج رہی تھی میری بیٹیاں میرا امان ہے بار بار یہ الفاظ دماغ میں گونجنے لگے۔

تانیہ زور سے آنکھیں میچے ضبط کرتے ہوئے آنکھیں کھول گئی

دوسرا کونسا راستہ ہے تانیہ گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوئی پیکٹ کو دیکھنے لگی برداشت کی حد ختم ہونے لگی تھی

جیکی غور سے اس کی ساری کاروائ دیکھ رہا تھا اگر تمہیں میری یہ ڈیل نہیں پسند تو کوئ بات نی تمہیں میرا ایک کام کرنا ہو گا

یہ بیگ تمہیں ایک پتے پر پہنچانا ہو گا جیکی صوفے کے پیچھے سے ایک بیگ اٹھاتا ہوا ٹیبل پر رکھ گیا

اگر تم نے یہ بیگ سہی سلامت اس کی سہی جگہ پر پہنچا دیا تو تم یہ پیکٹ لے سکتی ہو

جیکی ہنستے ہوئے سگریٹ کا دھوا ہوا میں پھونکے صوفے پر بیٹھ گیا

جیکی کو پورا یقین تھا تانیہ یہ کام نہیں کر پائے گی

اور مجبوراً اسے پہلی والی آفر ہی ماننی ہو گی

تانیہ اپنی خالت کو دیکھنے لگی جو بہت برے شکنجے میں پھس چکی تھی جہاں آگے کھائ اور پیچھے کنواں تھا

میں تمہارا یہ کام کر دو گی اس کے بعد تم مجھے یہ دے دو گا نہ تانیہ پیکٹ کی طرف اشارہ کرنے لگی

جیکی چونکا اسے امید نہیں تھی تانیہ ہاں کہے گئے۔

یہ کوئی آسان کام نہیں ہے ہر جگہ پولیس کا خطرہ ہوگا ایک بار پھر سے سوچ لو اگر اس بیگ کو کوئی نقصان پہنچا یہ پولیس کے ہاتھ لگا تو اس کی بڑپائی تمہیں ہی کرنی ہوگی کڑوروں کا مال ہے اس میں۔

تم مجھے پتہ دے دو میں لے جاوں گی تم اپنا وعدہ یاد رکھنا تانیہ بیگ اٹھاتی ہوئی بولی۔

تمہاری مرضی پھر نہ کہنا میں نے تمہیں ورن نہیں کیا یہ لو اڈریس دھیان سے لے کر جانا جیکی تانیہ کو کارڈ پکڑائے بولا۔

تانیہ اڈریس پکڑے باہر کی جانب بڑھی کوئی بھی سوچ دماغ میں نہیں آ رہی تھی بس ایک ہی بات دماغ میں چل رہی تھی کیسے بھی کام ختم کرنا ہے

بوس آپ نے اتنا مہنگا مال اس لڑکی کو کیو دے دیا اگر بیگ کو کچھ ہو گیا تو ہمارا کتنا نقصان ہو جائے گا

جیکی کا خاص آدمی جو ہر وقت اس کے ساتھ ہوتا تھا بولا۔

آج جگہ جگہ ناکے لگے ہوئے ہیں اور اگر ہمارے میں سے کوئی جاتا تو ضرور پکڑا جاتا پولیس نے اپنے سارے آدمی دیکھ رکھے ہیں اور تم تو جانتے ہی ہو آج اس مال کا اس جگہ پہچنا کتنا ضروری تھا۔

اگر مال یہ لڑکی لے کر جائے گی تو کسی کو کوئی شک بھی نہیں ہو گا اور مال بھی پہنچ جائے گا۔۔

***

تانیہ گھبرائی ہوئی اپنا منہ سکارف سے چھپائے بیگ کو تھامے رکشے پر بیٹھی۔
بھائی ذرا تیز چلائے تانیہ کی حالت خراب ہوتی جا رہی تھی اپنا کام ختم کئے جلدی واپس جانا چاہتی تھی۔
بھائی رکشہ کیو روک دیا
باجی آگے پولیس ناکا لگا ہوا ہے تانیہ گھبراتے ہوئے رکشے سے منہ نکالے باہر دیکھنے لگی جہاں گاڑیوں رکشوں کی لمبی لائن لگی ہوئی تھی
پولیس کو دیکھ تانیہ کا چہرہ پورا پسینے سے بھیگ گیا تانیہ بیگ پر گرفت مضبوط کئے خدا سے دعا کرنے لگی بس سہی سلامت یہاں سے نکل جائے
جیسے جیسے پولیس والے قریب آتے جا رہے تھے تانیہ کے دل کی دھڑکن بڑھتی جا رہی تھی۔
جیسے ہی ان کی باری آئی ایک پولیس والا اندر جھانکا تانیہ اپنی نظریں نیچے کر گئی پولیس والا چاروں طرف نظریں دہرائے جانے کی اجازت دیتے پیچھے ہوا۔

تانیہ کی جان میں جان آئی
کچھ دور جاتے ہی رکشہ ایک سنسان جگہ رکتا دیکھ تانیہ کا دل ایک بار پھر دھڑ کا
بھائی آپ نے رکشہ کیو روک دیا جلدی چلے مجھے دیر ہو رہی ہے

باجی میری تو منزل یہی پر ہے اب جلدی سے جو کچھ ہے پاس ادھر دے دو
جلدی کر و رکشہ والا اپنی جیب سے چاکو نکالے تانیہ کے آگے کر گیا۔
بھائی میرے پاس کچھ نہیں ہے تانیہ چاکو دیکھ گھبرا گئ
جھوٹ بولتی ہے اس بیگ میں کیا ہے بھاری رقم لگتی ہے اس لیے تو پولیس
والوں سے گھبرا رہی تھی کہی چوری تو نہیں کئے تم نے بھی۔
بھائی اس میں کچھ نہیں ہے کپڑے ہے میرے اس میں پلیز مجھے جانے دے
تانیہ بیگ کو اپنے سینے سے لگا گئ۔

مجھے بے وقوف سمجھا ہوا ہے جلدی نیچے اتر آدمی چاکو دیکھاتے ہوئے تانیہ کو باہر
نکلنے کا اشارہ کرنے لگا۔
بیگ وہی چھوڑ کر نیچے اتر تانیہ کو بیگ ساتھ لیتے دیکھ آدمی اونچی آواز میں بولا
تانیہ کے اترتے ہی آدمی رکشہ لیے فرار ہو گیا تانیہ پیچھے بھاگتی رہی لیکن رکشہ
بہت دور نکل چکا تھا۔

یا اللہ اب کیا ہو گا اب میں کیا کرو تانیہ چہرے ہاتھوں میں دیے پھوٹ کر رونے لگی

**

تانیہ جیسے تیسے کر کے گھر تو پہنچ گئی تھی لیکن جیکی کی بار بار آتی فون کال سے پریشان ہو گئی تھی۔
دماغ چلنا بند ہو گیا تھا تانیہ اپنے آپ کو پر سکون کرنے کے لیے دماغ کو سکون پہچانے کے لیے باتھ ٹب میں کپڑوں سمیت سانس روکے لیٹ گئی۔
سب کی باتیں دماغ میں گھومنے لگی جیکی کی اقبال کی سحر کی رخسار کی نہ جانے کتنے ہی پل باتھ ٹب میں سانس روکے لیٹی رہی ابھی شاید باہر نہ نکلتی اگر مسلسل دروازہ بجنے کی آواز نہ آتی
تانیہ ایک جھٹکے سے باتھ ٹب سے نکلے بڑے بڑے سانس لیتی ہوئی خود کو پر سکون کیئے واش روم سے باہر آئی اور سامنے سحر کو دیکھ چونک گی۔
آج کتنے دن بعد گھر میں سے کوئی اس کے کمرے میں آیا تھا ورنہ سب نے اسے پرایا ہی بنا دیا تھا تانیہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے آگے بڑھتے ہوئے سحر کو گلے

سے لگائے اونچی اونچی آواز میں رونے لگی تانیہ کی حالت دیکھ سحر کی آنکھوں سے بھی آنسو بہہ نکلے دونوں بہنیں ایک دوسرے کو گلے لگائے رونے لگی۔

تانی کیا ہوا اور تم ایسی حالت میں سحر تانیہ کو خود سے الگ کیئے گیلے بالوں کو اس کے کانوں کی پیچھے کیئے پوچھنے لگی۔۔

سحر مجھے بچا لو وہ مجھے مار دے گا وہ مجھے چھوڑے گا نہیں وہ مجھے مار دے گا تانیہ بچوں کی طرح روتے ہوئے سحر کے سینے سے جا لگی جیسے پورا یقین ہو کہ یہ اسے بچا لے گی۔۔

کون تمہیں مار دے گا اور کیو مارے گا سحر حیران ہوئی۔

وہ مجھے مار دے گا میں نے اس کا کام نہیں کیا وہ مجھے مار دے گا

تانی میری طرف دیکھو سحر اس کی چہرے کو ہاتھوں میں تھام گئی کون تمہیں مارے گا اور کونسا کام تم نے نہیں کیا مجھے آرام سے بتاو آو ادھر بیٹھو اور پر سکون ہو کر بتاو سحر اسے لیے بیڈ پر بیٹھی۔۔

جیکی۔ جیکی مجھے مار دے گا

یہ جیکی کون ہے اور تم اسے کیسے جانتی ہو

تانیہ سحر کو سب بتاتی گئی کیسے وہ جیکی سے ملی کیسے ڈر گز کی لت لگی سب روتے ہوئے اسے بتانے لگی۔۔

سحر کو شاک لگا کیسے اس کی بہن اس ناشہ آور چیزوں کے چکروں میں پڑ چکی تھی

تانی تم ٹینشن نہ لو کچھ نہیں ہو گا میں حماد سے بات کروں گی وہ سب ٹھیک کر دے گا
تمہیں میں کچھ نہیں ہونے دو گی تانیہ کو سینے سے لگائے خود میں بھینچ گئی۔
نہیں تم حماد سے کچھ نہیں بولوں گی کسی کو کچھ مت بتانا اگر پاپا کو پتہ چل گیا تو
نہیں سحر کسی کو کچھ مت بتانا پاپا مجھ سے پہلے ہی ناراض ہے اگر انہیں اس بات کا پتہ لگ گیا تو ان کا مجھ پر جو تھوڑا بہت مان ہے وہ بھی ٹوٹ جائے گا تم کسی کو کچھ مت بتانا تانیہ نفی میں سر ہلاتے پاگلوں کی طرح بولی۔

اچھا نہیں بتاتی کسی کو کچھ تم رونا بند کرو اور جاؤں اپنے کپڑے چینج کرو کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے جلدی جاؤں

***

کچھ دن ایسے ہی گزر گئے تھے جیکی کی طرف سے بھی فون کال آنی بند ہو گئی تھی
سحر تانیہ کا ٹریٹمنٹ بھی سٹارٹ کروا چکی تھی۔
طلب تو پیدا ہوتی تھی لیکن اپنوں کے لیے خود کے لیے وہ اس عذاب سے باہر آنا چاہتی تھی۔

اپنے پاپا کا بھروسہ دوبارہ جیتنے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھی
تانیہ اپنے کمرے میں صوفے پر آنکھیں موندے بیٹھی تھی کہ فون پر رنگ ہونے پر اپنی آنکھیں کھولیے دیکھنے لگی
جیکی کا میسج دیکھ تانیہ کے ہاتھ کانپنے لگے
کانپتے ہاتھوں سے میسج کھولے دیکھنے لگی
میسج پڑھتے ہی تانیہ ایک جست میں کمرے سے باہر بھاگی۔۔

ماما سحر کہا ہے پورے گھر میں دیکھنے کے بعد تانیہ رخسار کے کمرے میں آئ۔
ماما سحر کہا ہے
آرام سے بولے ابھی تمہارے پاپا سوئے ہیں اور میں نے یہاں آنے سے منع کیا ہے نہ رخسار تانیہ کا بازو پکڑے کمرے سے باہر لاتے ہوئے کمرا بند کر گئ تا کہ اقبال کی نیند نہ ٹوٹے۔
ماما ابھی ان سب باتوں کا ٹائم نہیں ہے سحر کہا گئ ہے
کیا ہوا رخسار تانیہ کا گھبرایا ہوا چہرے دیکھ پریشان ہوئ
ماما پلیز بتائے سحر کہا ہے تانیہ کی آنکھوں سے آنسو رواہوئے۔
سحر بازار گئ ہے گھر کا کچھ سامان لانے
ساتھ کون گیا ہے

ساتھ تو کوئی نہیں گیا بس تھوڑا سا سامان لانا تھا تو اکیلے ہی چلی گی ٔتم بتاوں کیا ہوا ہے اسے۔

اب تو رخسار کو بھی ٹینشن ہونے لگی۔۔

کچھ نہیں ہوا تانیہ بھاگتی ہوئ باہر کی طرف بڑھی

رخسار جلدی سے حماد کے پورشین کے طرف بڑھی

حماد بھی پریشان ہوئے تانیہ کے پیچھے بڑھا۔۔

***

تانیہ رش ڈرائیونگ کرتے ہوئے جیکی کے گھر پہنچی

جیکی۔۔۔۔ کہاں ہو تم تانیہ خالی گھر کو دیکھ چلائ۔

میری بہن کہاں ہے۔

میری بہن کو چھوڑ دو دیکھو میں خود آ گئ ہو میری بہن کو چھوڑ دو

بہت جلدی آ گئ بہت پیار کرتی ہو اپنی بہن سے مجھے تو لگا نہیں آؤ گی پر ماننا پڑے گا تم لڑکیوں کا بھی مجھے سمجھ نہیں آتا پہلے جس بہن کو مارنے پر تلی ہوئ تھی آج اسی بہن کی خاطر بھاگتی چلی آئ اپنا انجام سوچے بنا جیکی سیڑھیوں

پر کھڑا ہانپتی ہوئے تانیہ کو دیکھنے لگا۔

میں آگئی ہو تو میری بہن کو چھوڑ دو۔
ایسے کیسے چھوڑ دو میرا مال کدھر ہے تم نے کیا سوچا جیکی کا مال ہڑپ کر جاوں گی تو جیکی چپ کر جائے گا میں نے بولا تھا مجھ سے خوشیاری مت کرنا ورنہ بہت برا انجام ہو گا۔
جلدی سے میرا مال واپس کرو
جیکی میرے پاس نہیں ہے تمہارا بیگ وہ تو اسی دن چوری ہو گیا تھا میرے پاس کوئی بیگ نہیں ہے
میں کچھ نہیں سننا چاہتا مجھے میرا بیگ واپس چاہیے کڑوروں کا مال تھا اس میں
مگر میں کہاسے لاو بیگ
اگر تم چاہتی ہو تمہاری بہن کو میں چھوڑ دو تو میرے نقصان کی بڑپائی کر دو بیگ کے بدلے پیسے دے دو
جیکی میں اتنی بڑی رقم کہاسے لاوگی میں تمہاری مجرم ہو تم مجھے مار دو لیکن میری بہن کو جانے دو تانیہ ہاتھ جوڑے بولی۔
تمہیں مارنے سے مجھے کوئی فائدہ نہیں حاصل ہو گا
مجھے میرے پیسے چاہیے کسی بھی قیمت پر ورنہ تمہاری بہن کی جان جائے گی۔

اگر اپنی بہن کو بچانا چاہتی ہو تو جلدی پیسوں کا انتظام کرو۔۔

پہلے مجھے میری بہن کو دیکھنا ہے

اگر میں نہ دیکھاوتو

جب تک میں اسے دیکھ نہیں لیتی میں یہاں سے کہی نہیں جاوں گی

لے کر آو اس کی بہن جیکی اپنے آدمی سے بولا۔

جیکی کا آدمی سحر کو بازوں سے پکڑے باہر لایا۔تانیہ آنکھوں میں آنسو لیے اسے دیکھے گی سحر کے ہاتھ پیچھے باندھے ہوئے اور منہ پر ٹیپ لگا ہوا تھا

آج اس کی غلطی کی وجہ سے اس کی بہن کی جان خطرے میں تھی تانیہ کو خود سے نفرت ہونے لگی

سحر۔۔

تانیہ کو اپنے عقب سے حماد کی آواز سنائی دی سب کی نظریں حماد پر پڑی۔

حماد کو دیکھ تانیہ اور سحر کو جہاں اطمینان ہوا تھا وہی جیکی کو خطرے کی بو محسوس ہوئی۔

میں نے بولا تھا نہ کسی کو ساتھ مت لانا جیکی سحر کو کندھوں سے پکڑے اپنے سامنے کیئے گن اس کے سر پر رکھ گیا۔۔

دیکھو اگر تم نے میری بیوی کو ذرا سا بھی نقصان پہنچایا نہ تو میں تمہاری جان لے لو گا۔
جیکی اسے چھوڑ دو دونوں تڑپتے ہوئے آگے بڑھے۔
جیسے ہی دونوں جیکی کی طرف بڑھے اس کے آدمی دونوں کو اپنے شکنجے میں لے گئے۔

میں تمہاری بیوی کو کچھ نہیں کرو گا میرا جو نقصان تمہاری سالی نہ کیا ہے اس کی بڑپائ کر دو اور دونوں کو یہاں سے لے جاوں جیکی پھڑ پھڑاتی ہوئ سحر کو اپنے قابو میں کئے بولا۔۔

تم کچھ کر بھی نہیں سکتے بہت اچھی طرح جانتا ہو میں تم جیسے انسانوں کو بہت ڈرپوک ہوتے ہو اس لیے تو معصوم لڑکیوں کو اپنا نشانہ بناتے ہو اگر ہمت ہے تو میرے ساتھ مقابلہ کرو۔۔
ایک عورت کے پیچھے چھپنا کوئ مردانگی نہیں ہوتی اگر سچ میں مرد ہو تو مجھ سے مقابلے کرو
حماد ایک سکینڈ میں اسکے آدمی کو دھول چٹائے بولا۔۔

تم مجھے اکسار ہے ہو میں اتنا بھی بے وقوف نہیں کہ تمہاری باتوں میں آجاوں جلدی سے پیسے لے کر آوں ورنہ اسے جانے سے مار دو گا آخری بار ورن کر رہا ہو

میری بہن کو کچھ مت کرنا ہم پیسوں کا بندوبست کرتے ہیں۔۔۔

بوس پولیس نے ہمیں چاروں طرف سے گھیر لیا ہے جیکی کا ایک آدمی اس کے قریب آئے بولا۔

پولیس کا نام سنتے ہی جیکی کے ماتھے پر بل پڑے۔

کیا ہوا اچھا نہیں لگا تم نے کیا سوچا تھا تم جو کہو گئے ہم ماں جائے گئے تمہاری غلط فہمی ہے یہاں آنے سے پہلے میں پولیس کو انفارم کر چکا تھا اب تیار ہو جاوں جیل میں جانے کے لیے حماد اپنی جیت پر مسکرانے لگا۔

تم اپنے آپ کو بہت ہوشیار سمجھتا ہے جیکی کی غصے سے آنکھیں سرخ ہوئ اور ایک دم پورے گھر میں گولی کی آواز گونجی

***

ایک سال بعد۔۔۔

کمرے میں شور ہی شور تھا ہر کوئی ایک دوسرے سے بات کرنے میں مصروف تھا کوئی اردو میں بات کر رہا تھا تو کوئی انگلش میں ہر ملک سے سٹوڈنٹ یہاں پڑھنے کے لیے آئے تھے۔

ان سب سے الگ تانیہ سب سے آگے ایک کونے پر بیٹھی سب کو دیکھ رہی تھی آج یونیورسٹی کا پہلا دن تھا دل بھی بہت گھبرا رہا تھا یہاں آنے سے پہلے سو طرح کے خیال دل میں آئے تھے۔
لیکن اپنے ماضی میں کی ہوئی غلطیوں کا مداوا کرنے کے لیے یہ کرنا ضروری تھا۔

پانچ لڑکوں کہ ساتھ ایک لڑکی جیسے ہی کلاس میں داخل ہوئے پوری کلاس میں سناٹا چھا گیا سب ان کے احترام میں کھڑے ہو گئے تانیہ کو خیرت ہوئی سب کو کھڑے ہوتا دیکھ تانیہ بھی کھڑی ہو گئی۔
تانیہ کو کہی سے بھی وہ ٹیچرز تو بلکل نہیں لگ رہے تھے
بلیک جینز کے اوپر بلیک ہوڈی پہنے بازوں کی کلائیوں پر بلیک بینڈ پہنے جن پر ایگل کا نشان بنا ہوا تھا

لڑکی کی بھی ڈریسنگ کچھ ایسی طرح کی تھی سنہری بالوں کی اونچی ٹیل بنائے ہونٹوں پر لال لیپسٹک لگائے کانوں میں بلیک بالیاں ڈالے بہت خسین لگ رہی تھی۔

لیکن سب کی خالت دیکھ اور ان کا اخترام کرتا دیکھ اپنے دماغ کی نفی کر گئ۔۔

بیٹھ جاوں روب دار آواز کمرے میں گونجی ان کے پیچھے سے ایک اور وجود نمودار ہوا جوان سب سے بڑکر خسین اور ہینڈسم تھا۔

ان سب کو پیچھے کرتا ہوا آگے آیا بلیک جینز کے اوپر بلیک ہوڈی پہنے بازوں کی کلائ میں وہی بینڈ باندھے براون بالوں کو جیل سے سیٹ کئے اپنی نیلی مسکراتی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے ہلکی بڑی ہوئ براون بیرڈ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسٹائل سے کھڑا ہوا۔

سب چپ چاپ بیٹھ گئے تانیہ کی الجھن بڑھتی جارہی تھی سب کی ڈریسنگ دیکھ تو یہ کوئ گروپ معلوم ہو رہا تھا اور آگے کھڑا انسان اس کا لیڈر۔

You all respect me so much so I have also thought of something for all of you. Every

day you get bored after reading, so today you have a holiday from me. Today you have not attended any class

(تم سب مجھے اتنی عزت دیتے ہو اس لیے میں نے بھی آپ سب لوگوں کے لیے کچھ سوچا ہے روز تم لوگ پڑھ کر بور ہو جاتے ہو گئے تو تم لوگوں کو آج میری طرف سے چھٹی ہے آج تم لوگ کوئی کلاس ایٹنڈ نہیں کرو گئے)

آریان سٹائل سے دونوں ہاتھ جینز کی پوکٹ میں ڈالے انگلش میں بولتے ہوئے سب لڑکیوں کے ساتھ لڑکوں کو بھی اپنے سحر میں جکڑ گیا پر سنیلٹی ہی اتنی کمال کی تھی کہ لڑکی کیا لڑکے بھی اسے ایک بار دیکھنے کے بعد دوسری بار مڑ کر ضرور دیکھتے تھے۔

آریان کی بات سنتے ہی سب خوش ہوتے ہی کلیپنگ کرنے لگے تانیہ بس خیرانگی سے سب کی کاروائی دیکھ رہی تھی۔

تم سب کہا جا رہے ہو

ابھی سب سٹوڈنٹ اٹھ کر جا ہی رہے تھے کہ ایک اور آواز کلاس میں گونجی جو سٹوڈنٹ کلاس میں تھے وہی رک گئے۔

The rest of the students left without attending the class

(باقی سب سٹوڈنٹ کہا چلے گئے کلاس اٹینڈ کئے بغیر)

پروفیسر ڈائز پر اپنی بوکس رکھے پوری کلاس پر نظر مارے بولا جو آدھی سے زیادہ خالی ہو چکی تھی اور ایک نظر سامنے کھڑے سات لوگوں پر ڈالی جن کی چہروں پر مسکراہٹ تھی۔

I have given leave to everyone. There is no class today

(سب کو میں نے چھٹی دے دی ہے آج کوئی کلاس نہیں ہو گی)

آریان پروفیسر کی طرف دیکھے انگلش میں بولا۔۔
آریان تمہاری بدتمیزی دن بہ دن بڑھتی جارہی ہے یہ حرکت تم تیسری بار کر رہے ہو خود تو پڑھتے نہیں ہو ان بچوں کا نقصان تو مت کرو پروفیسر غصے سے بولا
۔

میں کہاں کا نقصان کر رہا ہو روز تو پڑھتے ہیں اتنا پڑھ کر بھی کیا کرے گئے کبھی کبھی بریک بھی لینا چاہیے کیو گائز آریان اپنے ساتھ کھڑے ساتھیوں کو دیکھنے لگا جو اس کی ہاں میں ہاں ملا رہے تھے
تم سب اب منہ کیا دیکھ رہے ہو بولا نہ آج چھٹی ہے تم لوگوں کو آریان باقی سٹوڈنٹ کو ویسے ہی کلاس میں کھڑا دیکھ آواز میں بھاری پن لائے بولا۔
سب سٹوڈنٹ اس کے ڈر سے بھاگ گئے وہ اسے غصہ نہیں دلانہ چاہتے تھے پروفیسر سب کو جاتے دیکھ افسردہ ہو گیا کچھ کہہ بھی نہیں سکتا تھا اسے اس کے باپ کے دیے ہوئے پیسوں سے ہی یہ یونیورسٹی چل رہی تھی اس کا باپ ٹرسٹی تھا اس یونیورسٹی کا
جو مرضی کرے کوئی پروفیسر تو کیا پرنسپل خود کچھ نہیں کر سکتا تھا اس کے خلاف۔۔

تمہیں کیا علیحدہ سے کہنا پڑے گا عائشہ تانیہ کے پاس آئی اپنی نیلی آنکھیں اس بڑی کانچ جیسی آنکھوں میں ڈالے بولی۔۔

میں نہیں جاوں گی تانیہ بھی مقابل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالی بولی
تم نیو ایڈ میشن ہو اس سے پہلے تمہیں کلاس میں دیکھا نہیں عائشہ جانچتی نظروں سے تانیہ کو گورنے لگی جیسے اپنی بات کی تصدیق کرنا چاہتی ہو۔
ہاں میرا نیو ایڈ میشن ہے اور آج ہی جوئن کیا ہے سب کی نظروں کو خود پر محسوس کیئے تانیہ اندر سے گھبرا تو رہی تھی لیکن باہر سے ایسے دیکھا رہی تھی جیسے بہت بہادر ہو۔

نیو ہو اس لیے تمہاری پہلی غلطی معاف کرتا ہو آئندہ کے بعد اگر ہماری کسی بھی بات سے انکار کیا تو معاف نہیں کرو گا آریان تانیہ کی آنکھوں میں دیکھتے ایک نظر اس کے پورے سراپے پر ڈال گیا
بلیو جینز کے اوپر براون ٹاپ پہنے شولڈر کٹ کیئے آنکھوں پر بڑے چشمے لگائے بلکل چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی۔

تانیہ اپنے سامنے کھڑے آریان اور عائشہ کو دیکھنے لگی دونوں ہی خوبصورتی کی مثال تھے رنگ ایسا کے ہاتھ لگائے میلے ہو جائے نیلی گہری آنکھیں تانیہ باری باری دونوں کو دیکھنے لگی شکل اور حرکتوں سے دونوں بہن بھائی لگ رہے تھے دونوں ایک دوسرے سے بے حد مشابہت رکھتے تھے کہ ہر کوئی ایک سیکنڈ میں پہچان جاتا تھا کہ دونوں کے بیچ کیا رشتہ ہے۔

او ہیلو!

کہا کھو گئی نکلو یہاں سے عائشہ اس کے چہرے کے آگے چٹکی بجائے اسے ہوش میں لائی۔

آریان پیچھے ہٹو کیوں اسے پریشان کر رہے ہو اگر وہ نہیں جانا چاہتی تو کیو اس کے پیچھے پڑے ہو پروفیسر دونوں بھائی بہن کی کاروائی دیکھے بولے۔

میں اسے پریشان کہا کر رہا ہو میں تو بس اسے سمجھا رہا ہو نیو ہے ابھی ہماری پاور سے انجان ہے ایک بار ہمیں جان جائے گی تو باقیوں کی طرح ہماری تابعدار ہو جائے گی جس طرح ہر سٹوڈنٹ ہے آریان کے لب مسکرائے پیچھے عائشہ کے سنگ باقی سب کا قہقہہ بھی بلند ہوا

چلو شاباش اچھے بچوں کی طرح نکلو یہاں سے کلاس کل ہو گی کل آنا آریان تانیہ کے گال سہلاتے ہوئے گویا ہوا۔

بچی کے نام پر تانیہ کو آگ لگ گی میں بچی نہیں ہو آریان کا ہاتھ جھٹکتی ہوی غصے سے اپنی آنکھیں آریان کے اوپر ڈال گی۔

دیکھو دیکھو بچی کو تو غصہ بھی آتا ہے آریان کے ساتھ سب کا قہقہ بے ساخت تھا۔

بچی جیسے دیکھو گی تو بچی ہی کہے گئے نہ چلو اب ضد چھوڑو اور جاوں یہاں سے اتنا تو طے ہے آج کلاسز ہر گز نہیں ہو گی تو تمہارا یہاں رکنا فضول ہے عائشہ تانیہ کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھے اسے دیکھنے لگی جو واقع میں ہی اس کے مقابلے میں ایک بچی لگ رہی تھی۔

تانیہ سب کی نظر اپنے اوپر محسوس کئے گڑ بڑا گی ایک نظر پروفیسر پر ڈالی لیکن وہاں پر کوئ نہیں تھا بے بی سب چلے گئے اب تمہاری باری آریان تانیہ کا ڈرا ہوا چہرے دیکھ اپنی گردن گھومائے بولا۔

تانیہ کو اس کے بے بی کہنے پر بے حد غصہ آیا لیکن کچھ کر نہیں سکتی تھی اس لیے عائشہ کے ہاتھ کو اپنے کندھوں سے جھٹکتے ہوئے کلاس سے باہر نکل گی۔

بر و یہ تو کام ہو گیا اب آگے کیا عائشہ اپنے بھائی کی طرف دیکھے گی جو دروازے سے باہر جاتی ہوئی تانیہ کو دیکھ رہا تھا۔
آگے کیا اب صرف موج مستی ہو گی اسامہ جو اس گینگ کا حصہ تھا پر جوش ہوا بولا۔

موج مستی بھی کرے گئے لیکن اس پہلے ایک ضروری کام ہے وہ نمٹا لے شہروز کو میرا پیغام دے دو
دو بجے یونیورسٹی کے پیچھلے گراؤنڈ میں ملے آج ہر حساب برابر ہو گا ویسے بھی بڑے دونوں سے ہاتھ صاف نہیں ہوئے کسی پر آریان بازوں کو جھٹکتے ہوئے بولا سب کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی۔۔

***

تانیہ کچھ دیر یونیورسٹی میں گزارے ہوسٹل چلی آئی آج سارا دن بور ہی گزرا تھا کوئی کلاس نہیں ہوئی تھی تانیہ کو خیرانگی ہوئی تھی اس کے کہے مطابق آج بزنس ڈیپارٹمنٹ میں کوئی کلاس نہیں ہوئی تھی بیڈ پر لیٹے تانیہ انہیں سب

باتوں کو سوچ رہی تھی کہ اچانک اس کے بچوں والی بات یاد کئے تانیہ بیڈ سے اٹھی اور آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر خود کو دیکھنے لگی

میں مانتی ہو میرا قد تھوڑا چھوٹا ہے اتنا بھی چھوٹا نہیں ہے کہ میں اسے بچی لگنے لگو تانیہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنا قد ناپنے لگی۔

آج پہلی بار کسی نے اس کے قد پر وار کیا تھا لیکن کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی پرائے ملک میں اپنوں سے بہت دور کسے کے ساتھ الجھ بھی نہیں سکتی تھی۔

اسے سب سے دور رہنا تھا بس اپنی پڑھائی پر توجہ دینی تھی اپنے پاپا کے خوابوں کو پورا کرنا تھا

اپنی گزری ہوئ زندگی سے بہت کچھ سیکھا تھا اس نے اور بہت کچھ گنوایا بھی تھا

۔

اپنوں کا ساتھ اپنوں کا پیار کچھ بھی تو نہیں تھا اس کے پاس اپنی کی ہوئ نادانیوں سے سب کچھ گنوا چکی تھی زندگی نے بہت بڑا طمانچہ مارا تھا اس کے منہ پر اس کی ضد چکنا چوڑ ہو کر رہ گئ تھی۔

ایک سال ہو گیا تھا اس بات کو ایک سال آج بھی اس دن کے بارے میں سوچتی تو روح کانپ جاتی تھی کیا قیامت گزری تھی اس پر کیا کچھ نہیں برداشت کیا ہر

کسی نے اس سے تعلق توڑ دیا تھا وہ ماں جو اس کی خوشی کے کچھ بھی کرتی تھی اسی نے ہر تعلق ختم کر دیا تھا بلکل اکیلی ہو گئ تھی۔

اس ایک سال میں اس نے کیا کچھ نہیں کیا تھا ڈر گز کی بیماری سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے

اور اپنی کوشش میں کامیاب بھی ہوئ تھی۔۔

اس کا یہاں آنے کا اب صرف ایک ہی مقصد تھا اپنے پاپا کا خواب پورا کرنا اور شاید زندگی کا بھی۔۔

***

برو کیا مارا ہے اس شہروز کو مزا آگیا

اگر پرنسپل نہیں آتا تو آج اس کی کوئ نہ کوئ ہڈی ضرور ٹوٹنی تھی عائشہ صوفے پر گرتے ہوئے بولی

یہ آخری بار تھا اگر آئندہ کسی سے پنگا لیا تو مجھ سے کوئ امید مت رکھنا آریان اپنے ہنٹوں سے خون صاف کرتے صوفے پر گری عائشہ کو دیکھے بولا۔

ایسے کیسے اسے چھوڑ دیتی تمہارے بارے میں کوئی کچھ بولے اور عائشہ دلاور اسے بنا کچھ کہے چھوڑ دے ایسا کبھی نہیں ہو سکتا میرے ہاتھوں تو اس نے ایک تھپڑ کھایا لیکن تم نے آج جو اس کا خشر کیا ہے ٹھنڈک پڑ گی دل میں آئندہ کبھی تمہارے بارے میں بولنے سے پہلے سو بار سوچے گا عائشہ اپنے بھائی کی طرف دیکھ بولی جو اسے اپنی جان سے بھی پیارا تھا صرف اس سے ایک منٹ بڑی تھی لیکن روب ایسے جماتی تھی جیسے پانچ چھ سال بڑی ہو۔

ہاں نوجوان آج پھر مار پیٹ کر کے آئے ہو دلاور جو بھی آفس سا آیا تھا ان دونوں کو ہال میں بیٹھا دیکھ ان کے پاس آیا۔
ڈیڈ آپ دونوں ہی چونکے
ڈیڈ آپ آج اتنی جلدی آ گئے
تم لوگ کام ہی اتنے اچھے کرتے ہو کہ یونیورسٹی کے پرنسپل خود مجھے فون کر کے تمہارے اچھے کاموں کے بارے میں بتاتے ہیں دلاور کا لہجہ اتنا میٹھا اور تنز بھرا تھا کہ عائشہ اور آریان کی ہنسی چھوٹ گئی۔

دیکھو کس طرح بے شرموں کی طرح ہنس رہے ہو کچھ تو شرم کر لیا کرو میں تم دونوں کو کچھ کہتا نہیں اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ باہر لوگوں کو مارو پیٹو۔

ڈیڈ ہماری کوئی غلطی نہیں پہلے اس نے شروع کیا تھا ہم نے تو بس ختم کیا عائشہ دلاور کے گلے لگی ان کے گال پر اپنے لب رکھ گئی وہ جانتی تھی اپنے ڈیڈ کا غصہ کس طرح کم کرنا ہے۔

مجھے سے لاڈ لاڈانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آج نہیں میں پگلنے والا دلاور عائشہ کو خود سے دور کر گیا

اور تم نے بچوں کو چھٹی کس خوشی میں دی پرنسپل ہو یونیورسٹی کے جو دل میں آئے گا کرو گئے ڈیڈ بچے روز ہی تو پڑھتے ہیں اگر ایک دن میں نے انہیں چھٹی کا بول دیا تو کیا ہو گیا ویسے بھی یونیورسٹی کا پرنسپل نہ سہی لیکن یونیورسٹی چلتی تو ہمارے ہی پیسوں سے ہیں۔

اس کا مطلب ہے تم جو دل میں آئے گا وہ کرو گئے۔

ابھی تو میں اپنے دل کی سنتا نہیں تو یہ عالم ہے اگر اپنی دل کی سننے لگ گیا تو کیا بنے گا آریان ایک آئبرو اچکائے بولا۔۔

تم دونوں بھائی بہن مجھے پاگل کر دو ایک دن

تمہاری ماں خود تو چلی گئی لیکن یہ دو نمونے مجھے دے گئی جب سے اس دنیا میں آئے میرا جینا محال کر رکھا ہے۔۔

دیکھنا ڈیڈ ایک دن آپ کے بچے آپ کا نام روشن کریں گے عائشہ دلاور کے سامنے کھڑے ہو کر ایک ہاتھ اوپر اٹھائے پرجوش بولی

آریان کا قہقہہ پورے گھر میں گونجا دلاور کو بھی عائشہ کی اس حرکت پر ٹوٹ کر پیار آیا جتنا بھی غصہ ہو عائشہ کچھ ایسا کر ہی دیتی تھی کہ دلاور کا غصہ ایک دم غائب ہو جاتا تھا۔

دلاور پڑھائی کے سلسلے میں لندن آیا تھا کہ صوفیاں سے پیار کر بیٹھا جو پہلے ایک کریسچین تھی اور روزی کے نام سے جانی جاتی تھی دلاور سے محبت ہونے کہ بعد اس نے اپنا مذہب چھوڑ اسلام قبول کر لیا اور دلاور سے شادی کر لی اور اپنا نا روزی سے صوفیاں رکھ لیا

دلاور بھی روزی کے ساتھ لندن ہی سیٹل ہو گیا والدین کی وفات کے بعد پاکستان میں ایسا اپنا کو قریبی ہے ہی نہیں تھا کہ جانے کو دل کرتا اسی لیے ہمیشہ کے لیے صوفیاں کے ساتھ یہاں ہی زندگی گزارنے کا فیصلہ کیا۔

شادی کے سال بعد ہی اللہ نے انہیں اولاد کی خوشیوں سے نوازہ تھا لیکن دونوں کی پیدائش پر صوفیاں اس دنیا سے چلی گئی اللہ نے اتنی مہلت ہی نہ عطا کی کہ

اپنے بچوں کو دیکھ سکتی۔
دونوں خوب ہو صوفیاں کی کاپی تھے سب سے پہلے عائشہ اس دنیا میں آئ اس کے ایک منٹ بعد آریان صوفیاں کی طرح دونوں کی آنکھیں گہری نیلی سفید رنگت بلکل صوفیاں جیسے تھے دونوں
دلاور نے دونوں کو بہت لاڈ پیار سے بڑا کیا تھا اپنا زیادہ تر وقت ان کو دیا تھا لیکن پھر بھی دونوں باغی ہو گئے تھے شاید دلاور کے لاڈ پیار نے انہیں ایسا بنا دیا تھا جو بھی تھا دونوں بھائ بہن ظاہر تو نہ کرواتے تھے لیکن ایک دوسرے کی جان تھے عائشہ ہمیشہ آریان پر ایک منٹ بڑھے ہونے کا روب جماتی تھی۔۔
عائشہ اپنی ماں کی طرح حساس طبیعت کی مالک تھی لیکن آریان اس کا الٹ تھا اتنا ضدی اگر کسی چیز کی ضد کر لے تو حاصل کر کے رہتا دل اور دماغ میں جو آتا تھا بس وہی کرتا تھا دل کی بجائے دماغ کی زیادہ سنتا تھا اس کا کہنا تھا دل سے سوچنے والا انسان ہمیشہ برباد ہوتا ہے۔۔
اور ذہین اتنا کہ چھوٹی سی عمر میں ہی دلاور کے ساتھ اس کا بزنس سنبھال رہا تھا آریان کا یونیورسٹی جانے کا کوئ موڈ نہ تھا دلاور کے زور دینے پر اور عائشہ کی سیکیورٹی کے لیے اسے یونیورسٹی آنا پڑا۔
لیکن یونیورسٹی میں بھی اپنا گینگ بنا کر پوری یونیورسٹی کو اپنے اشاروں پر نچا رہا تھا پوری یونیورسٹی میں اس کی دہشت پھیلی ہوئ تھی۔

ٹیچرز سے اسے کچھ خاص قسم کی چیڑ سی تھی اس لیے انہیں تنگ کرنے کے روز کوئی نہ کوئی طریقے ڈھونڈتا رہتا تھا۔۔۔

***

معمول کے مطابق سب سٹوڈنٹ یونیورسٹی میں آرہے تھے تانیہ بھی اپنی کلاس میں پہنچے کل والی سیٹ پر بیٹھ گئی ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ آریان کا گینگ اندر داخل ہوا سب سٹوڈنٹ انہیں دیکھتے ہی کھڑے ہو گیے سوائے تانیہ کہ تانیہ ایسی ہی بیٹھی رہی اور ایسے ری ایکٹ کرنے لگی جیسے دیکھا ہی نہ ہو آریان کی نظر سب سے ہوتی ہوئی تانیہ پر رکی۔

!Hey baby girl
Why didn't you stand up and forget about .yesterday

(ہیے بے بی گرل تم کھڑی کیو نہیں ہوئی کل والی بات بھول گئی ہو)

آریان چلتا ہوا اس کی چیئر کے قریب آیا تانیہ اپنی بوکس کو ہاتھوں میں زور سے بھیچ گئی۔

میں تم سے بات کر رہا ہو تمہیں سنائی نہیں دیتا آریان تھوڑا سے نیچے جھکے تانیہ کے کان کے قریب بولا تانیہ اس کے منہ سے اردو سن کے خیران ہوئی شکل سے تو دیکھ کر لگتا تھا اسے اردو کو الف ب بھی نہیں آتی ہو گی لیکن اسے اتنے صاف اردو بولتا دیکھ تانیہ خیران ہوئی۔۔
کہا گم ہو گئی کہی اوپر تو نہیں پہنچ گی آریان ہاتھ کی انگلی سے اوپر کی طرف اشارہ کیئے قہقہ لگا گیا۔۔

میں نہیں کھڑی ہو گی میں یہاں پڑھنے آئی ہو کسی کی غلامی کرنے نہیں اس احترام کا حق پروفیسر کو ہے جو یہاں ہمیں پڑھانے آتے ہیں تم جیسے غنڈوں کے لیے نہیں۔۔

تانیہ اپنے اندر ہمت جمع کیئے بولی اگر آج کھڑی ہو جاتی تو روز روز اس کے احترام میں کھڑا ہونا پڑتا جو غلط ہوتا۔

تم مجھے جانتی نہیں ہو آریان دلاور خان ہو اور میری بات سے انکار کرنے کا مطلب بس اپنے لیے مصیبت پیدا کرنا اس لیے بہتر یہی ہو گا کہ مجھ سے مت الجھنا ورنہ جتنا تمہارا قد ہے میرے ایک وار سے ختم ہو جاوں گئ۔۔

دیکھے مجھے جاننا بھی نہیں ہے آپ کون ہے کیا کرتے ہیں کس کے بیٹے ہیں میں یہاں بس پڑھنے آئ ہو پلیز آپ مجھے یہ باقی سٹوڈنٹ کو ایسے پریشان مت کرے اور یو بار بار میرے قد پر چوٹ مت کرے جتنا بھی اللہ نے دیا ہے میں خوش ہو اسی میں اس لیے آپ کو اس کی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے تانیہ اپنی آنکھیں گہری نیلوں آنکھوں میں ڈالے بولی۔۔

عائشہ کو تانیہ بہت پسند آئ اس کا اٹیٹوڈ اس کا یونڈر ہو کر بولنا اس کا ڈریسنگ سنس بہت ہی عمدہ تھا اور لگتی بھی بہت پیاری تھی۔۔۔

اس سے پہلے آریان کچھ بولتا پروفیسر کلاس میں داخل ہوا۔
آریان پروفیسر آگیا ہے اسے بعد میں دیکھ لے گئے ابھی فلحال چلو عائشہ آریان کو بازو سے کھینچے اپنی سیٹ پر لے گئ جو غصیلی نظروں سے تانیہ کو گھور رہا تھا۔۔

تم مجھے پروفیسر سے ڈرا رہی ہو تمہیں لگتا ہے میں ان سے ڈرتا ہو آریان عائشہ کو دیکھتے ہوئے بولا میں جانتی ہو تم ان سے نہیں ڈرتے لیکن ڈیڈ کی تو عزت کرتے ہو نہ اگر آج تم نے کچھ کیا نہ تو پرنسپل پھر ڈیڈ سے شکایت لگائے گا

تو تم کیا چاہتی ہو میں اسے ایسے ہی چھوڑ دو سب کیا سوچے گئے ایک چھوٹی سی لڑکی نے آریان دلاور خان کی بات ماننے سے انکار کر دیا اور آریان کچھ کر بھی نہ سکا آریان بہ مشکل اپنی سیٹ پر بیٹھے بولا۔

بروہم اسے کلاس کے بعد دیکھ لے گئے ابھی آرام سے کلاس اٹینڈ کرو عائشہ اسے بیٹھاتی ہوئی خود بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔

آریان کی نظریں ابھی بھی تانیہ پر تھی

تانیہ اپنے آپ کو نظروں کے خسار میں محسوس کر کے بھی نظرانداز کر گئی جانتی تھی اس وقت کون اسے نظروں کے خسار میں لیے بیٹھا ہے۔

***

حماد کیا کر رہے ہو چھوڑوں مجھے

آخری بار کہہ رہی ہو چھوڑوں مجھے سحر اپنے آپ کو حماد کے شکنجے سے چھوڑانے کی بھرپور کوشش کرتے ہوئے بولی جو اسے کمر سے پکڑے اپنے سینے سے

لگائے اس کی گردن میں چہرہ چھپائے سونے کی ایکٹنگ کر رہا تھا۔
حماد میں جانتی ہو تم سونے کی ایکٹنگ کر رہے ہو اگر تم نے مجھے نہیں چھوڑا تو میں تم سے ناراض ہو جاوں گی سحر ہمت ہارتے ہوئے بولی حماد کی گرفت اتنی مضبوط تھی کہ سحر اپنے آپ کو چھوڑا ہی نہیں پا رہی تھی۔

سحر یار کیا صبح صبح شور مچایا ہوا صبح سے سونے بھی نہیں دیتی حماد مشکل سے اپنی نیند سے بوجھل آنکھیں کھولے بولا۔
حماد ماما میرا انتظار کر رہی ہو گی تم چھوڑوں مجھے اور تم بھی جلدی سے آفس کے لیے تیار ہو جاوں۔۔
آفس گیا بھاڑ میں آج نہ تم کہی جاوں گی اور نہ ہی میں کہی جاوں گا آج ہم دونوں مل کر سوئے گئے ایک دوسرے کو محسوس کرے گئے کتنے ٹائم بعد ہاتھ آئی ہو آج تم کہی نہیں جاوں گی حماد سحر کو مزید خود میں بیچے اس کی گردن میں لمبا سانس بھرا گیا

آآ۔۔آ۔۔حماد کی چیخ ایک دم سے بلند ہوئی حماد اپنا بازو پکڑتے ہوئے درد سے تڑپ گیا سحر اس کے حصار سے باہر نکلتے ساتھ ہی زور زور سے ہسنے لگی۔۔۔۔

بولا تھا نہ چھوڑ دو شرافت سے مگر تمہیں آرام سے کہی گئی بات سمجھ ہی کہا آتی ہے اب پتہ چلا۔۔

جنگلی بلی اتنی زور سے کون کاٹتا ہے

آج نہیں تم بچوں گی میرے ہاتھوں سے حماد ہنستی ہوئے سحر کی طرف بھاگا لیکن سحر اس کے پہنچنے سے پہلے ہی باہر بھاگ چکی تھی

سحر۔۔۔ سحر حماد چلاتے ہوئے ایک دم بیڈ سے اٹھا لیکن کمرے میں سناٹا دیکھ حماد اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کرنے لگا اور اپنے بازوں کو چھو کر محسوس کرنے لگا۔

پیچھلے ایک سال سے کوئی بھی ایسا دن نہیں تھا کہ سحر اس کے خوابوں میں نہ آئی ہو۔

سحر کو اس دنیا سے گئے ہوئے ایک سال ہو گیا تھا لیکن حماد آج بھی ایک سال پیچھے تھا سحر کے خیال سحر کی یادیں اسے رات رات بھر سونے نہیں دیتی تھی۔

اس ایک سال میں بہت کچھ بدل گیا تھا بدلا نہ تھا تو حماد کا سحر کے لیے پیار آج بھی وہ دن وہ لمحہ یاد کر کے حماد کی روح کانپ جاتی تھی

کیسے اپنے ہی پیار کو اپنی آنکھوں سے سامنے آخری سانس لیتے دیکھا تھا۔اس کے بازوں میں اس کے پیار نے دم توڑا تھا

اس کا بس چلتا تو اس کی محبت کو چھیننے والے کا سر ہی قلم کر دیتا اور شاید ایسا کر بھی دیتا اگر پولیس وہاں نہ پہنچتی۔

ایک قیامت تھی جو اس خاندان پر گزری تھی غلطی کسی اور کی تھی لیکن سزا کسی کو بھگتنی پڑی

اس دن جیکی کے ہاتھ سے غلطی سے گولی چلی اور سحر کے دماغ سے آر پار ہو گئ

جیکی کا ایسا کوئ ارداہ نہ تھا وہ تو بس حماد اور تانیہ کو ڈرانے کے لیے سب کچھ کر رہا تھا کی اچانک ٹریگر پر انگلی کا دباو پڑا اور گولی سحر کے سر پہ جا لگی۔

اقبال اپنی جوان بیٹی کا صدمہ برداشت نہ کر سکے وہ بھی اسی دن اس دنیا سے رخصت ہو گئے ایک ساتھ دو جنازے ایک گھر سے نکلے تھے پورا گھر صدمے کی زد میں تھا

رخسار نے تانیہ سے تمام رشتے توڑ لیے تھے یہاں تک کہ ماں کہنا کا حق بھی چھین لیا تھا۔

حماد کے دل میں بھی تانیہ کے لیے صرف نفرت ہی نفرت تھی اس سب کا قصوروار ہی وہ اسے سمجھتا تھا۔

لیکن سحر کے لیے گئے وعدہ کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ چاہ کر بھی تانیہ سے منہ نہ موڑ سکا تانیہ کہ کہنے پر وہ اس کا لندن کی یونیورسٹی میں ایڈمیشن کروا چکا تھا اور یہی اسے ٹھیک بھی لگا کم سہ کم اس کی آنکھوں سے دور تو رہتی ورنہ جب بھی سامنے آتی تھی حماد کا خون کھول جاتا تھا دل کرتا تھا ابھی اسی وقت اسے بھی اس دنیا سے رخصت کر دے لیکن بے سود زندگی موت تو خدا کے ہاتھ ہوتی ہے انسان کون ہوتا ہے کسی کی موت طے کرنے والا۔۔

***

حماد بیٹا ناشتہ تو کرتے جاؤں رخسار حماد کو آفس جاتا دیکھ اس کے پاس آئی جب سے سحر اور اقبال گئے تھے تب سے حماد کا خیال رخسار ہی رکھ رہی تھی ایک بیٹے کی طرح سنبھالا تھا اور حماد نے بھی ایک بیٹے ہونے کا فرض اچھے سے نبھایا تھا رخسار حماد کے ساتھ اسی کے پورشن میں رہ رہی تھی اپنے گھر جانے کی ہمت ہی نہیں ہوتی تھی ہستا بستا گھر تباہ ہو گیا تھا صرف تانیہ کی ایک غلطی کی وجہ سے اس ایک سال میں رخسار اور حماد نے ایک بار بھی تانیہ سے کوئی بات نہیں کی تھی رخسار کے لیے تو وہ بھی مر چکی تھی اور اپنے دل کو سمجھا بھی چکی تھی۔

چاچی میں آفس میں ناشتہ کر لوں گا نہیں روز روز آفس میں ناشتہ کرنا اچھا نہیں ہوتا فضول میں ہی صحت بگڑ جائے گی آگے دیکھو کتنے کمزور ہو گئے ہو رخسار حماد کو کھینچتے ہوئے ڈائننگ ٹیبل پر لائی اور زبردستی نوالے بنا کر اسے کھلانے لگی۔

سحر کے جانے کے بعد حماد بلکل سنجیدہ سا ہو گیا تھا نہ زیادہ بات کرتا تھا نہ ہی کہی باہر جاتا تھا گھر سے آفس اور آفس سے گھر بس یہی روٹین تھی رخسار کو اب اس کی ٹینشن ہونے لگی تھی

حماد بیٹا ایک بات کہو رخسار اس کے ساتھ والی چیئر پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

تم شادی کر لو کب تک ایسے اکیلے زندگی گزاروں گئے مجھ سے تمہاری یہ حالت دیکھی نہیں جاتی

چاچی میں ایسے ہی ٹھیک ہو مجھے کسی کی ضرورت نہیں ہے اور ویسے بھی میری شادی تو سحر سے ہو چکی ہے اب مجھے کسی اور کی کوئی ضرورت نہیں ہے حماد اپنا ناشتہ چھوڑ اٹھتے ہوئے بولا۔

لیکن بیٹا۔۔۔ چاچی بس آئندہ آپ ایسی کو بات نہیں کرے گی سحر کی جگہ کوئی نہیں لے سکتی نہ اس گھر میں اور نہ ہی میرے دل میں۔

**

تمہیں میری بات سمجھ نہیں آتی
کیا بول رہی تھی اندر میں تمہاری غلام نہیں ہو آریان سڑھیوں پر تانیہ کا راستہ روکے کھڑا ہو گیا
دیکھو مجھے جانے دو میرا راستہ چھوڑوں تانیہ گھبرا گئی اور آس پاس دیکھنے لگی جہاں ایک دو سٹوڈنٹ ہی نظر آ رہے تھے سب کلاس ختم ہونے پر جا چکے تھے اب صرف تانیہ اور آریان ہی ایک دوسرے کے آمنے سامنے تھے۔

کیو کیا ہوا ڈر گئی بس اتنی سی بہادری تھی اندر تو بہت بہادری دیکھا رہی تھی آریان مسکرا گیا۔

دیکھو میں ڈرتی نہیں ہو اور نہ ہی میں کمزور ہو جو تمہاری ہر ایک بات مانو گی ہم سب آزاد ہے اور آزادی سے اپنی زندگی گزارنے کا حق رکھتے ہیں۔
تمہیں آزادی سے زندگی گزارنی ہے تو گزاروں میں نے کب منع کیا ہے لیکن اس یونیورسٹی میں نہیں اگر تمہیں یہاں پڑھنا ہے تو میرے مطابق ہی چلنا ہو گا

ورنہ تم یہاں سے جا سکتی ہو آریان اپنی نیلی آنکھیں اس کی آنکھوں میں ڈالے بولا۔

دیکھو میں تمہاری کمپلین پرنسپل سے کروگی تانیہ اپنی گھبراہٹ چھپاتے ہوئے گویا ہوئی

اولٹل گرل تم مجھے دھمکی دے رہی ہو آریان دلاور خان کو دھمکی دے رہی

آریان کا قہقہ گونجا۔

دیکھو میں سچ میں پرنسپل کو تمہاری کمپلین کردوگی اور مجھے یہ لٹل گرل کہنا بند کرو تانیہ نام ہے میرا

تانیہ بے وجہ اسے ہنستا دیکھ ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوکس کو زور سے بھینچ گئی نظریں ہنوز اسی کی طرف تھی جو پاگلوں کی طرح ہنس رہا تھا جیسے کوئی جوک سنایا ہو اس نے۔۔

جب چھوٹی لگتی ہو تو لٹل گرل ہی بولوں گا سچی میں تمہیں دیکھ ایسا لگتا ہے کوئی ایٹ سٹینڈرڈ کی گرل ہماری یونیورسٹی آئی ہے آریان کی مسکراہٹ ایسے ہی برقرار تھی

تمہیں میرے قد سے مسلہ کیا ہے جتنا بھی ہو تمہیں اس کی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے تمہارا قد بھی کوئی دس فٹ نہیں ہے جو اتنا اترا رہے ہو میرے جتنے ہی لگتے ہو تانیہ کو اس کا بار بار قد پر چوٹ کرنا غصہ دلا گیا یہ پہلا انسان تھا جو اس کے قد کے پیچھے ہی پڑ گیا تھا۔

اف خدایا کچھ تو خیال کرو تم کہا پانچ فٹ اور میں کہا چھ فٹ اور ایک انچ"" میں کہا سے تمہیں اپنے برابر لگتا ہو تم تو بہ مشکل میرے کندھوں تک آتی ہو اور تم سے بات کرنے کے لیے بھی مجھے گردن جھکانی پڑتی ہے جس سے میری گردن درد کرنے لگتی ہے آریان گردن کے گرد ہاتھ پھیر گیا۔

تو کون کہتا ہے مجھ سے بات کرو نہ مجھ سے بات کیا کرو نہ تمہاری گردن جھکے گی اور نہ ہی درد کرے گی تانیہ اپنا چشمہ درست کیئے بولی۔

تم مجھے جان بوجھ کر بات کرنے پر مجبور کرتی ہو اگر تم میری باتیں مانتی رہو گی تو مجھے بھی تم سے بات کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

میرا راستہ چھوڑوں مجھے جانا ہے کلاس کے لیے لیٹ ہو رہا ہے آو دنوں ساتھ میں ہی چلتے ہیں میری بھی کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے آریان تانیہ کا ہاتھ پکڑے سڑھیاں اترنے لگا۔

میرا ہاتھ چھوڑوں مجھے تمہارے ساتھ نہیں جانا کیو میرے پیچھے پڑ گئے ہو تانیہ اپنا ہاتھ چھوڑاتے ہوئے بولی

جب تک تم میری باتیں ماننے کے لیے ہاں نہیں کر دیتی میں تمہارا ہاتھ نہیں چھوڑوں گا تم آج جہاں جاوں گی میں تمہارے ساتھ جاوں گا آریان تانیہ کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کئے بولا۔

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے چھوڑوں میرا ہاتھ ورنہ میں شور مچاوں گی تانیہ اپنا ہاتھ چھوڑانے لگی۔

مچاوں شور بدنامی تمہاری ہی ہو گی مجھے تو کوئی کچھ نہیں کہے گا تمہارا پرنسپل بھی نہیں آریان چاہتا تو تانیہ کے انکار پر اسے ایک منٹ میں یونیورسٹی سے نکلوا بھی سکتا تھا لیکن آریان کو اسے تنگ کرنے میں مزا آ رہا تھا اس کا بات بات پر چیڑنا آریان کو مزا دے رہا تھا۔۔۔۔

اچھاٹھیک ہے میں تمہاری ساری باتیں مانو گی باقیوں کی طرح جو تم کہو گئے وہی کرو گی تانیہ ہارتے ہوئے بولی اس پاگل کا کیا پتہ سچ میں سارا دن اس کے ساتھ چپکا رہتا تو۔۔۔۔۔

اب تو چھوڑ دو میرا ہاتھ تانیہ آریان کو ابھی تک ہاتھ پکڑے کھڑا دیکھ بولی۔

یہ ہوئی نہ اچھے بچوں والی بات آریان اس کا ناک دبا گیا۔۔۔

بدتمیز، ڈفر، نیلی آنکھوں والا بندر،،، تانیہ اس کا ہاتھ جھٹکتی ہوئی اپنے منہ میں ہی بڑبڑاتی ہوئی آگے بڑھتی جا رہی تھی کہ اپنے پیچھے کسی کو آتا دیکھ رکی اور پیچھے پلٹ کا دیکھنے لگی۔۔

اب کیو میرے پیچھے آ رہے ہو تانیہ غصے سے لال ہو گی

میں تمہارے پیچھے نہیں آ رہا اپنی کلاس میں جا رہا ہو

جاوں تانیہ ایک سائیڈ پر کھڑی ہو کر پہلے اسے جانے کا راستہ دے گی آریان ہنٹوں پر مسکراہٹ سجائے بائیں آنکھ دبائے آگے بڑھ گیا

تانیہ غصے سے پیر پٹکتی ہوئی اس کی پیچھے بڑھی۔۔

جیسے ہی آریان کلاس میں انٹر ہوا سب سٹوڈنٹ کھڑے ہو گئے تانیہ سب کو دیکھ خیران ہوئ تھی کس قدر سب کے دل میں اس کے لیے ڈر تھا۔

تانیہ سب کو دیکھتے ہوئے آگے جا کر بیٹھ گئ

آریان سب کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے تانیہ کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا

عائشہ اور اس کی پوری گینگ کو شاک لگا چاہے کچھ بھی ہو جائے آریان ہمیشہ ان کے ساتھ بیٹھتا تھا سب خیرانگی سے اس کی طرف دیکھنے لگے لیکن اسے کہا کسی کی پروا تھی وہ تو ہمیشہ اپنی کرنے والا تھا۔

تم میرے ساتھ کیو بیٹھ گئے ہو تانیہ اسے اپنے ساتھ بیٹھتا دیکھ چونکی

میرا دل جہاں کرے گا میں وہاں بیٹھوں گا کیو تمہیں کوئ مسلہ ہے آریان آبرو اچکائے بولا۔

تانیہ خاموش ہو گئ اُس سے بات کرنا فضول تھا کرنی تو اس نے اپنی ہی مرضی تھی۔

تانیہ خاموشی اختیار کیئے اپنی بوکس کھول کر بیٹھ گئ۔

**

تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔
کیوں اس لڑکی کو تنگ کر رہے تھے۔
میرے دماغ میں کچھ نہیں چل رہا وہ تو مجھے اسے تنگ کرنے میں مزہ آرہا تھا
دیکھا نہیں تھا کیسے چیڑ رہی تھی مجھ سے آریان مسکراتے ہوئے عائشہ کو دیکھنے لگا
جو اس کے بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔۔

سچ کہہ رہے ہو نہ وہ لڑکی مجھے اچھی لگتی ہے
کوئی گیم مت کھیلنا اس کے ساتھ۔۔
میں اس لڑکی کا حال بھولی نہیں ابھی تک۔
کس کی بات کر رہی ہو آریان ورک آوٹ کرتا بولا
وہی لڑکی جسے تم لوگوں نے جنٹس واش روم میں بند کر دیا ہے اس کے ساتھ
بھی یہی کچھ کر کے اسے لے جا کر بند کر دیا بیچاری کی پوری یونیورسٹی میں انسلٹ
کروادی تھی اس کے بعد وہ یونیورسٹی ہی نہیں آئی عائشہ دکھ سے بولی۔

ہاں تو اس نے کونسا ٹھیک کیا تھا پوری یونیورسٹی کے سامنے اسامہ کو تھپڑ مارا تھا
اسامہ نے بھی تو اسے پوری یونیورسٹی کے سامنے پرپوز کیا تھا

تو اس میں غلط کیا تھا اسے اچھی لگی تو اس نے
پرپوز کر دیا اگر اسے پسند نہیں آیا تو منع کر دیتی سب کے سامنے تھپڑ مارنے کی
کیا ضرورت تھی

جو بھی تھا تم لوگوں نے غلط کیا تھا
اس لڑکی کے ساتھ میں ایسا کچھ نہیں کرتا اگر وہ ٹھیک ہوتی اسامہ کا پرپوزل
ریجیکٹ کر کے کیسے میرے پیچھے پڑ گئی تھی صرف اس لیے کے میرے پاس
پیسہ زیادہ ہے ایسی لڑکی کو تو سزا ملنی چاہیے تھی۔۔

تو اسامہ بھی کونسا سیرس تھا اس کے ساتھ
کبھی کبھی مجھے شک ہوتا ہے تم پر آریان تولیے سے پسینہ صاف کرتا ہوا اس کے
منہ پر پھینک وارڈروب کی طرف بڑھا۔
کس بات کا شک ہوتا ہے عائشہ تولیہ دور اچھالے بیڈ سے کھڑی ہوئی۔
یہی کہ تم ہماری ٹیم کہ حصہ ہے بھی ہو کہ نہیں جب دیکھو دوسروں کی حمایت
کرتی رہتی ہو۔
میں تمہاری ٹیم میں ہو اس کا مطلب یہ تھوڑی ہے کہ تم لوگوں کے غلط کام میں
تم لوگوں کا ساتھ دو گی میں تو تم لوگوں کو غلط کام سے روکنے کے لیے تم لوگوں

کے ساتھ ہوتی ہو۔۔

اپنے بھائی کو غلط کام کیسے کرنے دے سکتی ہو عائشہ لاڈ سے بولتی ہوئی آریان کا گال کھینچ گئی۔

اچھا تو جو لڑکوں سے پنگے لے کر ہمیں پٹواتی ہو اس کا کیا تب کہا جاتا ہے تمہارا نیکی کا کیڑا آریان اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے موڑ گیا۔۔

آ۔۔آآ آریان میرا ہاتھ چھوڑوں عائشہ زور سے آریان کے پاوں پڑ اپنا پاوں مارتے ہوئے اس سے اپنا ہاتھ چھوڑوا گئی

یہ مت بھولا کرو میں تمہاری ہی بہن ہو وہ بھی تم سے ایک منٹ بڑی اور رہی بات ان لڑکوں کی تو جو تمہارے بارے میں الٹا سیدھا بولے گا ایسے ہی مار کھائے گا عائشہ اپنا بازوں سہلاتے ہوئے بولی۔

آریان جو اپنا پاوں پکڑے کھڑا تھا عائشہ کی طرف دیکھنے لگا دونوں بہن بھائی کی ایک دوسرے میں جان بستی تھی۔۔

تم بھی کیو بھول جاتی ہو میں بھی تمہارا بھائی ہو ایک منٹ چھوٹا ہی سہی...

آریان عائشہ کو پکڑنے کے لیے آگے بڑھا عائشہ اس کا ارادہ بھانپتے ہوئی باہر کی طرف بڑھی۔۔

آریان دیکھو اگر تم نے مجھے ہاتھ بھی لگایا تو میں تمہیں جان سے مار دو گی عائشہ بھاگتے ہوئے ہال میں آگی آریان بنا شرٹ پہنے اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔۔

بھاگتے ہوئے عائشہ ایک دم سے باہر سے آتے ہوئے دلاور سے ٹکرائ۔۔
کیا کر رہے ہو تم دونوں دلاور دونوں کے سانس پھولے دیکھ بولا۔
ڈیڈ مجھے بچالے ورنہ آپ کا بیٹا مجھے مار دے گا عائشہ دلاور کے پیچھے چھپی لمبے لمبے سانس لیتی بولی۔۔
اچھا جی اپکا بیٹا۔۔۔ابھی بتاتا ہو تمہیں آریان دلاور کے پیچھے ہوتا ہوا عائشہ کو پکڑنے ہی والا تھا کہ عائشہ بھاگ کر دلاور کہ آگے آگئ
ڈیڈ پلیز مجھے اس سے بچالے۔۔آآ۔۔آڈیڈ۔۔
دونوں دلاور کے آگے پیچھے گھوم رہے تھے۔
بس کرو تم دونوں دلاور عائشہ کو پکڑے ایک جگہ کھڑا کئے آریان کو دیکھنے لگے
جاوں جا کر شرٹ پہنوں ہر وقت اپنے جسم کی نمائش کرتے رہتے ہو جاوں
عائشہ آریان کو دیکھ زبان نکالے انگوٹھا دیکھا گئ۔
تمہیں تو میں۔۔آریان اس کی جانب بڑھا۔
میں تمہیں کیا کہہ رہا ہو جاوں جا کر شرٹ پہنوں دلاور آریان کو روکے غصے سے بولے۔۔۔

آریان عائشہ کو آنکھوں سے ورن کرتا ہوا اپنے روم کی جانب بڑھا۔۔
تم بھی اسے کم تنگ کیا کرو دلاور عائشہ کو اپنے ساتھ لگائے آگے بڑھے۔۔
ڈیڈ اسے تنگ کرنا تو نہیں کہتے اسے تو پیار کرنا کہتے ہیں بہن اور بھائی کا پیار عائشہ ہنس گئی دلاور بھی اس کہ بات سنے مسکرا گیا

***

تم آج پیچھے کیو بیٹھی ہو آریان تانیہ کو آج لاسٹ پر بیٹھا دیکھ اس کے پاس آیا۔
میں جہاں مرضی بیٹھوں تمہیں اس سے کیا مطلب۔۔
مطلب ہے آج سے جہاں تم بیٹھوں گی میں بھی وہاں ہی بیٹھا کرو گا آریان اس کے ساتھ بیٹھتا ہوا اپنی ٹانگیں ٹیبل کے اوپر رکھ گیا۔
تم کیو میرے ساتھ بیٹھو گئے تانیہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی۔
کیو کے پروفیسر نے بولا ہے کہ میں پڑھائی میں بہت کمزور ہو اس لیے مجھے ایک انٹیلجنٹ سٹوڈنٹ کے ساتھ کی ضرورت ہے اور پوری کلاس میں مجھے تم سے انٹیلجنٹ کوئی دیکھا ہی نہیں۔

دیکھو میں کوئی انٹیلجنٹ نہیں ہوا نفیکٹ میں بہت نالائک ہو تم کسی اور کو ڈھونڈ لو تانیہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی جو اپنی نیلی آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

مجھے تو تم ہی انٹیلجنٹ لگتی ہو
تم کیو میرے پیچھے پڑ گئے ہو دیکھو سب ادھر ہی دیکھ رہے ہیں چلے جاوں یہاں سے تانیہ سب کی طرف دیکھ کر بولی جو ان دونوں کی طرف ہی دیکھ رہے تھے۔ سب خیرانگی سے آریان کو دیکھ رہے تھے جو کلاس کی کسی بھی لڑکی سے بات تو بہت دور کی بات بلاتا تک نہ تھا آج اس لڑکی کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا تھا۔۔

(Let's all do our own thing)

چلو سب اپنا اپنا کام کرو

آریان انچی آواز میں بولا تو سب ان پر سے نظریں ہٹائیں ادھر اودھر دیکھنے لگے
۔

یہ لواب کوئ نہیں ہمیں دیکھ رہا۔
بھاڑ میں جاوں تم تانیہ کتابیں کھولے اپنا دھیان ان کی طرف کر گئ۔۔

**

یہ آریان کو کیا ہو گیا بھائ کو کہی پیار تو نہیں ہو گیا
اسامہ عائشہ کے قریب ہو کر سر گوشی میں بولا۔
ایسا کچھ نہیں ہے وہ بس اسے ایسے ہی تنگ کر رہا ہے۔۔
تم جانتے تو ہو پیار کے نام سے دور بھاگتا ہے۔
ہاں اس کے الفاظ مجھے ابھی بھی یاد ہے جب لاسٹ ٹائم ایک لڑکی نے اسے پرپوز کیا تھا تو کیا بولا تھا اس نے میں دماغ سے سوچنے والا انسان ہو میں کبھی پیار جیسے فضول کام میں پڑ ہی نہیں سکتا اسامہ آریان کی نکل اتارتے ہوئے بولا
عائشہ کے لب مسکرائے۔۔۔۔

مجھے تو لگتا ہے ضرور دال میں کچھ کالا ہے میرا دل ماننے کو تیار نہیں کہ آریان کسی لڑکی کہ ساتھ وہ بھی اتنا فری ہو کر باتیں کر رہا ہے۔

کچھ دال میں کالا نہیں ہے مجھے لگتا ہے آریان بس اسے پریشان کرنے کی کوشش کر رہا ہے اس دن اس لڑکی نے اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا تھا نہ اور تم تو جانتے ہو دی گریٹ آریان دلاور خان کو کسی کا انکار کہا برداشت ہوتا ہے۔۔

اب باتیں چھوڑوں لیکچر پر دھیان دو عائشہ اس کے سر پر ہلکا سا تھپڑ مارتی ہوئ اس کی توجہ لیکچر کی طرف دلا گئ۔۔

***

اب میں کینٹین میں بھی اکیلی نہیں بیٹھ سکتی تانیہ آریان کو اپنے پیچھے کینٹین میں بھی آتا دیکھ اکتاہٹ سے بولی آج ایک منٹ کے لیے بھی آریان نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا تھا کلاس میں بھی کبھی اس کی بوکس چھین لیتا تو کبھی اس کے چشمے اتار کر خود پہن لیتا۔۔

تانیہ کی اب برداشت ختم ہو گئ تھی۔۔

میں تمہارے پیچھے تھوڑی آیا ہو مجھے خود بھوک لگی ہوئ تھی اب دونوں کو بھوک لگی ہوئ ہے تو کیونہ دونوں اکٹھے بیٹھ کر کچھ کھا لیتے ہیں

نو تھینکس۔۔۔مجھے نہیں چاہیے کسی کا ساتھ میں اکیلی ہی ٹھیک کو ہوتانیہ کہتے ہوئے ایک ٹیبل پر جا کر بیٹھ گئ۔۔

مگر میں اکیلا نہیں ٹھیک۔میرا مطلب مجھے اکیلے کھانے کی عادت نہیں ہے۔۔

تو میں کیا کرو جس مرضی کے ساتھ بیٹھ کر کھاو مگر مجھ اکیلا چھوڑ دو خدا کا واسطہ ہے تم پہلے ہی مجھے کافی پریشان کر چکے ہو تانیہ ہاتھ جوڑتی بولی۔

جب تم ایسے ری ایکٹ کرتی ہو نہ تو میرا دل تمہیں اور تنگ کرنے کو کرتا ہے ویسے میں دل کی کم ہی سنتا لیکن زندگی میں پہلی بار میرا دل اور دماغ ایک ہی بات کہہ رہے ہیں ویسے اس میں میری کوئ غلطی نہیں مجھے ہمیشہ عجیب قسم کی چیزیں ہی پسند آتی ہے آریان مسکرائے اس کے غصے میں اور اضافہ کر گیا۔۔

تمہارا مطلب ہے میں عجیب ہو تانیہ چشمے کے پیچھے سے اپنی آنکھیں بڑی کئے اسے دیکھنے لگی۔

میں نے تو ایسا نہیں کہا۔۔تم نے ابھی بولا تمہیں عجیب قسم کی چیزیں پسند آتی ہے۔۔

ہاں میں نے بولا لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں میں نے تمہارے بارے میں ایسا بولا۔۔

آہ۔۔ تم آخر چاہتے کیا ہو تانیہ اپنے ہاتھ ٹیبل پر مارے اس کے قریب ہوئے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے گویا ہوئی۔۔

سچ بتادو۔۔آریان اپنی نیلی آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑھے سنجیدہ سا بولا۔

ہاں بتاو میں جاننا چاہتی ہو تم کیو میرے پیچھے پڑے ہو۔

سچ یہ ہے کہ میں سچ میں تم سے کچھ نہیں چاہتا آریان کا قہقہ پوری کینٹین میں گونجا سب ان کی طرف دیکھنے لگے۔۔

آئی ہیٹ یو۔۔ ہیٹ یو اب بیٹھوں یہاں اکیلے اور خوب پیٹ بھر کر کھاو تانیہ چلاتی ہوئی اپنا بیگ اور بوکس اٹھائے کینٹین سے باہر نکل گئی۔۔

***

ڈیڈ آپ ان کلائنٹس کو انکار کردے ہمیں ان کے ساتھ کوئی ڈیل نہیں کرنی۔

آریان تم ہوش میں تو ہو تمہیں پتہ ہے وہ ہمارے پروجیکٹ میں فیفٹی پرسنٹ انوسٹ کرنا چاہتے ہیں اور تم کہہ رہے ہوا نہیں انکار کردو

ڈیڈ ہمیں ایسے پاٹنر کی ضرورت نہیں جو اپنا کام ایمانداری سے نہ کرسکے۔۔

اور آج سے یہ پروجیکٹ پرسنلی میں ہینڈل کروگا اور اس میں کون ہمارا پاٹنر ہوگا اور کون نہیں یہ صرف میں ڈیسائیڈ کروگا آریان بڑی شان سے کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے لیپ ٹاپ میں انگلیاں چلاتے ہوئے بولا۔

آریان ہمیں ایک بار ان سے بات کرلینی چاہیے اسے بنا کوئی وجہ دیے بغیر اگر ہم ان سے ڈیل کینسل کردے گئے تو ہمارے بزنس پر کافی اثر پڑ سکتا ہے

کچھ نہیں ہوگا ڈیڈ۔۔ میں کہہ رہا ہو آپ وہ کرے جو میں نے آپ سے کرنے کو کہا ہے۔۔

آج تک ہم نے جتنے بھی پروجیکٹ لیے پوری ایمانداری سے کمپلیٹ کئے ہیں وی بھی اریجنل پروڈکٹ کے ساتھ اور لوگوں نے انہیں پسند بھی کیا ہے اب ہم زیادہ پروفٹ کی چکر میں ایسے لوگوں کے ساتھ دھوکہ نہیں کر سکتے جو ہم پر یقین رکھتے ہیں۔۔

اور آپ کے ان کلائنٹس کے مطابق اس پروڈکٹ میں استعمال ہونے والی چیزیں لوگوں کے لیے نقصان دہ ہو سکتی ہے۔۔۔

جیسے تمہاری مرضی اب تم نے اس پروجیکٹ کی ذمہ داری لے ہی لی ہے تو مجھے یقین ہے تم اسے پوری لگن سے پورا بھی کروگئے میں چلتا ہو پھر تم کرو اپنا کام دلاور آریان کی کیبن سے اٹھتے ہوئے باہر کی برف بڑھے۔۔۔

آریان باہر کیسا بھی ہو جو بھی کرتا ہو لیکن بزنس کے معاملے میں وہ کسی کی نہیں سنتا تھا کمپنی کو اس مقام تک پہچانے میں آدھا ہاتھ اس کا بھی تھا۔۔

چھوٹی سی عمر میں ہی بزنس کی دنیا میں اپنا نام بنایا تھا اس نے بڑی بڑی کمپنیاں اس کی پاٹنر بننے کو تیار رہتی ہے ان کے پروجیکٹ میں انوسٹ کرنے کے لیے لیکن ہوتا وہی تھا جو آریان چاہتا تھا۔

دلاور کے مجبور کرنے پر آریان اپنی سٹڈی کمپلیٹ کرنے کے لیے مانا تھا ورنہ اس کا ایسا کوئی ارداہ نہ تھا اس کے مطابق جتنا پڑھ لیا تھا کافی تھا۔۔

اب بس اسے اپنے بزنس پر فوکس کرنا تھا اور اسے اور بھی انچائی تک لے کر جانا تھا۔

لیکن دلاور کی خواہش پوری کرنے کے لیے اپنا خواب چھوڑا اپنے ڈیڈ کا خواب پورا کرنے لگا۔۔۔

***

تم یہاں اکیلے کیو بیٹھی ہو۔۔عائشہ تانیہ کو اکیلے یونیورسٹی کے پیچھے والے گرونڈ میں بیٹھا دیکھ اس کے پاس آئی۔۔

کیو میں یہاں نہیں بیٹھ سکتی ادھر بیٹھنے کے لیے بھی تمہاری اور تمہارے بھائی کی اجازت لینی پڑے گی

تانیہ نے آج شکر کیا تھا آریان آج یونیورسٹی نہیں آیا تھا ورنہ جب سے اس کا سامنا ہوا تھا ایک دن بھی اس نے اسے اکیلا نہ چھوڑا تھا کلاس میں کینٹین میں ہر جگہ اس کے ساتھ ساتھ جاتا اور اسے غصہ دلانے کی ہر ممکن کوشش کرتا تھا۔۔

نہیں ایسی بات نہیں ہے یہ تمہاری بھی یونیورسٹی ہے جہاں دل کرے وہاں بیٹھ سکتی ہو عائشہ تانیہ کی جانب دیکھ بولی جو آریان کی وجہ سے اس سے بھی خفا لگ رہی تھی۔

ایسا لگتا تو نہیں ہے ہر وقت تمہارا بھائی میرے ساتھ چپکا رہتا ہے۔

دیکھو میرے بھائی ایسا بلکل نہیں ہے تم اس سے چیڑتی ہو تو اس لیے وہ تمہیں تنگ کرنے کے لیے ایسا کر رہا ہے ورنہ وہ کبھی کسی لڑکی کو پریشان نہیں کرتا پوری یونیورسٹی میں۔۔۔میں ہی اسے تنگ کرنے کے لیے ملی ہوا تنی ساری لڑکیاں ہے کسی کو بھی تنگ کرے

تم اپنے بھائی سے بولوں میرا پیچھا چھوڑ دے۔۔
تانیہ کی آنکھیں بھر آئی سچ میں تانیہ اب تنگ آ چکی تھی۔۔
ہیئے۔۔۔ تم رو تو نہیں میں اسے سمجھاو گی عائشہ اسے روتا دیکھ اس کے اور قریب ہو کر بیٹھ گی۔
آج کے بعد وہ تمہیں نہیں تنگ کرے گا
پرومیس تانیہ امید بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔
پرومیس تو نہیں کر سکتی مگر میں کوشش ضرور کرو گی تمہیں پتہ نہیں ہے وہ دماغ سے تھوڑا کھسکا ہوا ہے عائشہ اپنا سر کی طرف اشارہ کئے ہسنے لگی

اچھا تم میری فرینڈ بنو گی عائشہ اپنا ہاتھ تانیہ کے آگے پھیلا کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔
نہیں۔۔ تانیہ کچھ دیر اس کے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے انکار کر گئی۔۔
عائشہ افسردگی سے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ گئی
کیو تمہیں کسی دوست کی ضرورت نہیں تم جب سے یہاں آئی ہو ایک بھی دوست نہیں بنایا۔۔
نہیں مجھے کسی دوست کی ضرورت نہیں ہے میں اکیلی ہی ٹھیک ہو مجھے اکیلا رہنا چھا لگتا ہے تم پلیز اپنے بھائی کو سمجھا دو مجھے تنگ مت کرے تانیہ وہاں سے

اٹھتی ہوئی ایک نظر عائشہ پر ڈالے آگے بڑھ گئی۔۔
عائشہ وہاں بیٹھی اسے جاتے ہوئے دیکھنے لگی
تانیہ کی آنکھوں میں درد ہی درد تھا اور آواز میں ایک دم بھاری ہوئی تھی عائشہ سب اچھے سے محسوس کر چکی تھی
لیکن پوچھ نہ سکی۔

***

کیسا رہا آج کا دن عائشہ آریان کے کمرے میں داخل ہوئے آریان کے پاس صوفے پر بیٹھے اسے لیپ ٹاپ پر تیزی سے انگلیاں چلاتے ہوئے دیکھنے لگی

بیزی۔۔۔
تم بتاو۔آریان کی نظریں لیپ ٹاپ پر ہی تھی۔
کچھ خاص نہیں بس تمہاری شکایتیں سننے کو ملی
ایسا کون پیدا ہو گیا جو ہماری شکایتیں لگانے لگا آریان کی انگلیاں رکی۔

وہی جس سے تم سارا دن چپکے رہتے ہو۔

کیا وہ مجھے مس کر رہی تھی آریان کی آنکھوں میں چمک آئی اور لبوں پر مسکراہٹ۔

کتنے بے شرم ہو کیو پریشان کرتے ہو اس بیچاری کو تمہاری وجہ سے وہ مجھ سے بھی دور بھاگتی ہے
اس میں بے شرم ہونے والی کیا بات ہے میرے دل کرتا ہے اس کے ساتھ رہو تو اس میں برا کیا ہے۔

اور تمہارا دل کیو کرتا ہے۔۔ کہی پیار تو نہیں ہو گیا اس سے
کیا پتہ ابھی فلحال کچھ کہہ نہیں سکتا پیار ہوا ہے کہ نہیں لیکن مجھے اس کے ساتھ رہنا اچھا لگتا ہے اسے تنگ کرنا اور جب وہ میری باتوں سے چیڑتی ہے اور غصے لال ہوتی ہے تو میرا دل کرتا ہے۔۔
کیا دل کرتا ہے عائشہ مسکراتی ہوئی آریان کو چپ کرتا دیکھ بولی۔
تم جان کر کیا کرو گی آریان عائشہ کے ارمانوں پر پانی پھیر گیا۔
ہائے صدقے میرے بھائ کو بھی فائنلی پیار ہو گیا عائشہ آریان کی بلائے لینے لگی
۔
ابھی پتہ نہیں ہے یہ پیار ہے یہ صرف ایک اٹریکشن

تو زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے
جس طرح کے تمہارے خالات ہے مجھے تو پیار محبت سے بڑ کر کچھ لگتا ہے۔

ہائے اس بیچاری کا کیا ہو گا اسے تو اندازہ بھی نہیں کیا طوفان اس کی زندگی میں آنے والا ہے ابھی تو تمہاری ان حرکتوں سے آنسو بہا رہی ہے آگے نہ جانے کیا ہو گا عائشہ چہرے کے نیچے ہاتھ رکھے افسردگی سے بولی۔۔

چلو اب نکلو یہاں سے مجھے بہت کام کرنا ہے آریان عائشہ کو ایسے ہی بیٹھا دیکھ بولا۔
بہت ہی بدتمیز ہو تم کوئ اپنی بڑی بہن سے اس طرح بات کرتا ہے عائشہ کا موڈ خراب ہوا۔
کہا کی بڑی بہن صرف ایک منٹ بڑی ہو مجھ سے
بڑی تو ہو ایک منٹ ہی سہی۔۔۔
عائشہ اس کے کندھے پر تھپڑ مارتی ہوئ اٹھی۔

اس کا بدلا میں ضرور لو گا آریان ہنستے ہوئے جاتی ہوئ عائشہ کو دیکھ اونچی آواز میں بولا۔۔

***

تانیہ تمہارے گھر سے کال نہیں آتی میری ماما تو رات دن مجھے فون کرتی رہتی ہے تانیہ بیٹھ کر پڑھائی کر رہی تھی کہ ریدا جو تانیہ کی رومیٹ تھی ہاتھ میں موبائل لیے اس کے پاس آئ۔۔

نہیں کرتی ہے کبھی کبھی میں نے خود ہی انہیں منع کیا ہے زیادہ فون کرنے سے ورنہ مجھے ان کی یاد آنے لگتی ہے

میری ماما تو صبح شام مجھے فون کرتی ہے کھانا کھایا ہے یونیورسٹی گئ ہو کہ نہیں کچھ پریشانی تو نہیں ہے۔۔ کتنا پریشان ہوتی ہے میرے لیے۔

میں ایک منٹ آتی ہوا ابھی ریدا بات ہی کر رہی تھی کہ تانیہ اٹھ کر واش روم کی طرف بڑھی

واش کا دروازہ بند کئے اپنے کب سے روکے ہوئے آنسو بہانے لگی۔۔

رخسار تانیہ کہ یہاں آنے پر بھی اس سے نہیں ملی تھی یہاں آنے کے بعد بھی نہ جانے کتنی بار گھر فون لگا چکی تھی اس کی آواز سنتے ہی رخسار فون رکھ دیتی تھی

۔۔

اس ایک سال میں تانیہ کتنی ہی بار حماد اور رخسار سے معافی مانگ چکی تھی اب تو امید بھی ختم ہوتی جا رہی تھی کہ دونوں کبھی اسے معاف بھی کرے گئے۔۔

خدا سے بھی گڑگڑا کے اپنے کئے گئے گناہ کی معافی مانگ چکی تھی۔
تانیہ روتے ہوئے وہی نیچے بیٹھتی چلی گئ۔
پیار کا احساس ہی تب ہوتا ہے جب کوئ ہم سے دور چلا جاتا ہے تانیہ کو آج احساس ہوا تھا اپنے بہن کے پیار کا لیکن اس نے کیا کیا تھا اس کے ساتھ یہ سوچتے ہی تانیہ کو خود سے نفرت محسوس ہونے لگتی تھی اپنے ہی وجود سے گن آنے لگتی تھی سحر اور اقبال کی موت کا ذمہ دار خود کو سمجھتی تھی اسی لیے تو اپنوں سے دور اپنے ملک سے دور یہاں غیر ملک میں انجان لوگوں کے بیچ رہ کر اپنے آپ کو سزا دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔
****

آریان آج کافی دن بعد یونیورسٹی آیا تھا پوری کلاس میں اک شور برپا تھا سب ایک دوسرے سے باتوں میں مصروف تھے آریان کو کلاس میں انٹر ہوتا دیکھ سب خاموش ہو گئے۔۔

عائشہ کو تانیہ کے ساتھ بیٹھا دیکھ اس کے ماتھے پر بل پڑے دونوں پر ایک نظر ڈالے اسامہ کے ساتھ جا بیٹھا۔

عائشہ کو اندازہ نہیں تھا آریان آج بھی یونیورسٹی آئے گا کافی دن سے آفس جو جا رہا تھا۔

ان دنوں میں آریان کی سیٹ عائشہ نے سنبھالی ہوئی تھی تانیہ کو بھی عائشہ اچھی لگی تھی کم سہ کم آریان کی طرح تنگ تو نہیں کرتی تھی۔۔

سب لیکچر لینے میں بیزی تھے کہ تانیہ کو اچانک لگا کسی نے اسے کچھ مارا ہے تانیہ نے نیچے دیکھا تو کاغذ کا ٹکڑا پڑا ہوا تھا تانیہ اسے ہاتھ میں پکڑے ادھر اودھر دیکھنے لگی لیکن اپنے پیچھے آریان کو مسکراتا ہوا دیکھ سارا معاملہ سمجھ گئی کاغذ ہاتھ میں دبوچے پاس پڑی باسکٹ میں ڈال گئی اور اپنا سارا دھیان پروفیسر کے لیکچر کی طرف کر گئی۔

تانیہ کی اس حرکت سے آریان کی مسکراہٹ غائب ہوئی اور کلاس بیچ میں ہی چھوڑے کلاس سے نکل گیا سب سٹوڈنٹ اسے دیکھنے لگے پروفیسر بھی پل بھر کو رکے لیکن پھر شروع ہو گئے یہ سب عام بات تھی سب کے لیے کوئی کچھ کہہ تو سکتا نہیں تھا اسے اس لیے چپ چاپ اپنا کام کرنے لگے۔۔

**

کلاس سے کیو باہر آگئے تھے عائشہ اور اس کے تمام دوست اس کی طرف آئے جو باہر گرونڈ میں بیٹھا موبائل کے ساتھ لگا تھا۔۔

میرا دل نہیں ہو رہا تھا لیکچر لینے کا صاف جواب آیا

تم نے بتایا نہیں آج تو یونی آنے والے ہو ساتھ میں ہی آتے عائشہ اسے موبائل میں مصروف دیکھ بولی۔

تانیہ کہا ہے آریان موبائل جینز کی جیب میں ڈالے سب کو اگنور کئے عائشہ سے بولا جیسے کوئ یہاں موجود ہی نہ ہو۔

خیر ہے ہمارا شیر کا آج موڈ کیو خراب ہے اسامہ اس کی طرف دیکھے گیا جب آیا تھا تب تو ٹھیک لگ رہا تھا۔

میں نے کچھ پوچھا ہے تانیہ کہا ہے آریان عائشہ کی طرف سرد نظروں سے دیکھنے لگا۔۔

وہ نیکسٹ کلاس لینے گئ ہے

تم لوگ نہیں گئے۔۔

ہم بھی جانے والے تھے لیکن تم کلاس سے اچانک چلے آئے تو ہم تمہارے پاس آگئے۔

اب کہاں جا رہے ہو عائشہ آریان کو وہاں سے اٹھ کر جاتا دیکھ آواز لگا گی ٔلیکن وہ کہار کنے والا تھا۔

اسے کیا ہو گیا ہے پہلے تو جب بھی واپس آتا تھا یونیورسٹی کی خیریت دریافت کرتا تھا اسامہ سر پر ہاتھ پھیرے بولا۔
چل یار کچھ کھاتے ہیں مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے ادھر ہمارا شیر بیمار پڑ گیا ہے اور تمھیں کھانے کی پڑی ہے۔
کیا بکواس کر رہے ہو عائشہ اسامہ کی بات پر بھڑ کی۔
تو اور کیا کہو مجھے تو لگتا ہے اپنے شیر کو پیار کی بیماری لگ گی ٔہے دیکھا نہیں کیسے اس لڑکی کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔
تم اپنا دماغ نہ چلاو اور میرے ساتھ چلو اور تم لوگ بھی پہلی کلاس لی نہیں اور تم لوگوں کو بھوک لگ جاتی ہے۔۔

***

آریان کلاس کی طرف جا رہا تھا کہ تانیہ کو شہروز کے ساتھ کھڑا دیکھ اس کا خون کھول گیا۔۔

آنکھوں میں ڈھیروں غصہ لیے ان کی طرف بڑھا لیکن افسوس شہروز تب تک جا چکا تھا

تانیہ جیسے ہی پلٹی سامنے آریان کو دیکھ چونک گئی۔۔

تم۔۔۔آریان اسے بازوں سے پکڑے اک سائیڈ پہ لے گیا۔۔

تم شہروز سے کیا بات کر رہی تھی آریان تانیہ کو دیوار سے لگائے اس کے دونوں طرف ہاتھ جما گیا۔

کون شہروز۔۔تانیہ کو سمجھ ہی نہیں آئی۔

وہی جس کے ساتھ کھڑی ہو کر ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی غصے سے آریان کے کا چہرہ لال ہو گیا۔

تانیہ کے دماغ میں کچھ دیر پہلے کا منظر آیا اور ساتھ غصہ بھی

میں جس مرضی سے بات کرو تم ہوتے کون ہو مجھ سے پوچھنے والے اور یہ کیا بدتمیزی ہے پیچھے ہٹو اور جانے دو مجھے تانیہ اس کے رکھے گئے ہاتھوں کو نیچے کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

تم تب تک یہاں سے نہیں جا سکتی جب تک مجھے بتا نہ دو کہ کیا بات کر رہی تھی تم اس کے ساتھ آریان تانیہ کو کمر سے پکڑتا ہوا اپنے بے حد نزدیک کیے اس کے کان میں سرگوشی کرنے لگا۔۔

چھوڑوں مجھے ڈفر انسان کس بات کی زبردستی کر رہے ہو یہ یونیورسٹی ہے سب لوگ ایک دوسرے سے ہزار باتیں کرتے ہیں اب میں تمہیں ہر ایک بات بتایا کرو تانیہ اپنے ہاتھ اس کے کندھے پر رکھے اسے دور کرنے لگی لیکن اتنا بھاری وجود اور وہ چھوٹ سی اپنی پوری طاقت لگا کر بھی اسے دور نہیں ہٹا پا رہی تھی

--

میں جاننا چاہتا ہو وہ تم سے کیا بات کر رہا تھا آریان اس کا چہرے تھوڑی سے پکڑے اوپر کر گیا۔
تانیہ کا غصہ بھی بڑھنے لگا اگر میں نہ بتاوں تو اور ویسے بھی میں جس مرضی سے بات کرو تمہیں کیا تکلیف ہے کیو میرے پیچھے پڑے ہوئے ہو کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا۔
تانیہ کا غصہ بڑھتا ہی جا رہا تھا اتنی بڑی بات ہے نہیں تھی جتنا یہ آدمی رہی ایکٹ کر رہا تھا۔
میں پوچھ رہا ہو کیا کہہ رہا تھا وہ آریان تانیہ کی کمر پر دباو بڑھاتے ہوئے اس کے بالوں کو پیچھے کھینچ گیا۔
آہ۔۔آآ۔۔۔ کیا کر رہے ہو مجھے درد ہو رہا ہے

کچھ نہیں کہہ رہا تھا۔۔ کل اس نے میری بوکس مجھے دی تھی جو میں کینٹین میں بھول آئ تھی۔

اور میں نے اسے تھینکس بھی نہیں بولا آج مجھے نظر آیا تو میں اسے وہی بول رہی تھی۔۔

تانیہ درد کو برداشت کرتے ہوئے بولی۔۔

آئندہ کہ بعد اگر تم مجھے اس کے ساتھ دیکھائ دی تو اس کا تو خشر جو ہو گا سو ہو گا تمہیں بھی نہیں بخشو گا۔۔

آریان تانیہ کو چھوڑے وہاں سے غائب ہوا تانیہ اپنی کمر پکڑ کر بیٹھ گئ کتنی زور سے پکڑی تھی کمر تانیہ کو ایسا لگا اس کی کمر ٹوٹ جائے گی۔

تانیہ کو آج پہلی بار اس سے ڈر لگا نیلی آنکھیں جو غصے سے سرخ ہو رہی تھی اور بھی ڈراؤنی لگ رہی تھی۔

ڈفر۔الو نیلی آنکھوں والا بندر راکشش کیسے مجھے پکڑے ہوئے تھا اب تو سب سے بات کرو گی یونورسٹی کے ہر لڑکے سے بات کرو گی ہر لڑکی سے دوستی کرو گی تانیہ روتے ہوئے اونچا اونچا بولنے لگی جیسے اس کو سنا رہی ہو۔۔

فضول میں ہی پیچھے پڑ گیا ہے۔

***

تانیہ کلاس میں داخل ہوئ تو آگے بیٹھنے کی بجائے سب سے پیچھے جا کر بیٹھ گئ۔
آریان غصے سے کلاس میں داخل ہوا اور پورے کمرے میں دیکھنے لگا پورے کمرے سے ہوتی ہوئ اس کی نظر لاسٹ پر بیٹھی ہوئ تانیہ پر پڑی آریان آگے بڑھتے ہوئے اس بازو سے پکڑے کھینچتا ہوا آگے بڑھا۔
تم کیا کر رہے ہو چھوڑوں مجھے تانیہ اپنا ہاتھ چھوڑواتی ہی رہ گئ
آریان اسے پکڑتا ہوا ایک جھٹکے سے سب کے سامنے کھڑا کر گیا۔
سب اچھے سے دیکھ لو آج کے بعد اگر میں نے کسی کو اس سے بات کرتے یہ اس کے ساتھ بیٹھا ہوا دیکھ لیا تو جان سے جائے گا اور یہ میری فرسٹ نہیں لاسٹ وارننگ ہے اس کے بعد وارننگ نہیں صرف ایکشن ہو گا آریان تانیہ کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑے اپنی نیلی غصے سے بھری آنکھوں سے سب کو دیکھنے لگا۔۔

ارے کیا بات ہے اسامہ کی سیٹی پورے کمرے میں گونجی اپنا شیر تو پیار محبت سے بھی آگے بڑھ گیا ہے۔۔
عائشہ بیچاری تانیہ کو دیکھے گئ جو اپنے آپ کو چھوڑانے میں ہلکان ہو رہی تھی آریان کے جذباتوں کو جان تو گئ تھی لیکن اس قدر جذباتی ہو جائے گا یہ نہیں سوچا تھا اس نے۔۔

آریان چھوڑوں اسے عائشہ آگے بڑھتی ہو تانیہ کا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھوڑوا گی اور آریان کو لیے کلاس سے باہر آ گی تانیہ روتی ہوئ بھاگتی ہوئ اپنا بیگ اور بوکس اٹھائے کلاس سے باہر بھاگ گئ۔

**

تمہارا دماغ ٹھیک ہے کیا کہہ رہے تھے اندر اتنے دن بعد یہ دھماکہ چھوڑنے آئے تھے کچھ دن پہلے تو کہہ رہے تھے ابھی پتہ نہیں ہے کچھ بھی اور آج سب کے سامنے اس پر حق جتا رہے ہو۔۔
کچھ دن پہلے نہیں پتہ تھا لیکن آج مجھے اپنی فیلنگ کا احساس ہو گیا ہے تو میں نے سوچا سب پر اپنی فیلنگ ظاہر بھی کر دو۔
ویسے بھی جو چیز میری ہے اس پر کوئ نظر بھی ڈالے مجھے برداشت نہیں۔۔
لوگوں پر اپنی فیلنگ ظاہر کرنے چلے ہو جس کے لیے دل میں جذبات رکھتے ہو اس سے پہلے پوچھا وہ کیا چاہتی ہے اگر وہ تمہیں پسند نہ کرتی ہوئ تو؟
اب اس کے پاس کوئ آپشن نہیں ہے اسے ہر حال میں مجھے اپنانا ہو گا۔۔

اور کل میں پوری یونیورسٹی کے سامنے اسے پرپوز کروگا پوری یونیورسٹی کو پتہ چلنا چاہیے کہ وہ میرے ساتھ ہے اور اگر پھر بھی کسی نے اس پر بری نظر رکھنے کی کوشش کی تو اس کا وہ خشر کروگا کہ ساری زندگی پچھتائے گا۔

آریان تم ایسا کچھ نہیں کروگئے عائشہ اس کی آنکھوں میں ایک الگ سی چمک دیکھ بولی۔

ایک بار تانیہ سے بات کرلو اس کا فیصلہ سنے کے بعد ہی کچھ کرنا۔

اب کچھ نہیں ہوسکتا میں نے جو سوچا ہے وہی ہوگا اب اس کو مجھے قبول کرنا ہی ہوگا دل سے کرے گی تو ٹھیک ورنہ مشکلات اس کے لیے ہی بڑھے گئ۔

تم کیو پریشان ہورہی مائے سویٹ سسٹر تم ہی تو کہتی تھی کسی اچھی سی لڑکی کو پسند کر کے شادی کرلو۔

دیکھو میں نے کرلی لڑکی پسند اور بہت جلد شادی بھی ہوجائے گی آریان ہنٹوں پر گہری مسکراہٹ سجائے اسے خیران چھوڑ وہاں سے چلا گیا۔۔

یااللہ۔۔ کیا کرو میں اس لڑکے کا عائشہ ہاتھ اپنے ماتھے پر مار گئ۔

اب پتہ نی کونسا نیا طوفان آنے والا تھا۔

***

تانیہ نے سوچ لیا تھا آج اس کی کمپلین وہ پرنسپل سے ضرور کرے گی آخر کوئی تو ایکشن لے گئے۔

یو اس سے ڈرے گی نہیں بہت ہمت جمع کر کے آج دوبارہ یونیورسٹی آئی تھی۔

لیکن جیسے ہی یونیورسٹی میں داخل ہوئی ہر جگہ پر اپنے نام کے بڑے بڑے پوسٹر دیکھ جم سی گئی اپنی بڑی بڑی آنکھیں کئے سب طرف دیکھنے لگی جہاں بڑے بڑے لفظوں میں۔۔آئی۔لو۔یو تانیہ۔لکھا ہوا تھا۔

پوری راہداری پر گلاب کے سرخ پھول بچھائے ہوئے تھے تانیہ پھولوں سے سائیڈ ہو کر اس سیدھ میں چلتے ہوئے یونیورسٹی کے سامنے کی طرف موجود بڑے سے گرونڈ میں پہنچ گئی جو سارا گلاب کے پھولوں سے سجایا گیا تھا گرونڈ کے بیچوں بیچ پھولوں سے ہارٹ شیپ کا دل بنایا ہوا تھا اور سامنے بورڈ پڑا بڑے لفظوں میں۔۔آئی۔لو۔یو۔۔تانیہ لکھا تھا۔۔

تانیہ پریشان سی سے سب کچھ دیکھ رہی تھی اور سارے سٹوڈنٹ سائیڈ کھڑے ہو کر تانیہ کو دیکھ رہے تھے اور آپس میں باتیں بھی کر رہے تھے۔

کیسا لگا میرا سرپرائز۔۔

آریان ایک دم سے تانیہ کے سامنے آیا کہ تانیہ چونک گئی ہاتھوں میں پھولوں کا گلدستہ پکڑے تانیہ کے سامنے آیا گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے پھول اس کے سامنے کئے اپنے دل کا حال بیان کرنے لگا آریان آج وائٹ جینز پہنے وائٹ ہی ہڈی پہنے براون بالوں کو مہارت سے سیٹ کئے کمال کا لگ رہا تھا۔۔

لڑکیاں تو اپنی نظر ہی نہیں ہٹا پا رہی تھی کئے لڑکیاں کھڑی جل بن رہی تھی نہ جانے کتنی ہی لڑکیوں کے ارمانوں پر پانی پھر گیا تھا۔۔

آئی۔لو۔یو سویٹ ہارٹ """ پتہ نی یہ کب ہوا کیسے ہوا بس ہو گیا مجھے خود بھی پتہ نہیں چلا میں کب تمہاری محبت میں گرفتار ہو گیا آریان مائک میں بولتا ہوا گھٹنوں سے اٹھتا ہوا تانیہ کے قریب آیا۔

پورے گراونڈ میں لگائے کے بارے بارے سپیکر میں سے آریان کی آواز گونجی تو سب خیران رہ گئے

پروفیسر سمیت پرنسپل بھی آواز سنے باہر آ گئے۔

پتہ نی کیا جادو کر دیا ہے تم نے کہ اب ایک پل بھی تمہارے بنا رہنا مشکل لگ رہا ہے اب تو ہر دن ہر رات ہر پل ہر لمحہ تمہارے ساتھ گزارانے کو دل کرتا ہے آریان کی آواز سپیکر میں گونج رہی تھی جو سٹوڈنٹ اردو جانتے تھے وہ تو آریان کی باتوں کو سمجھ رہے تھے لیکن جوان ساری باتوں سے انجان تھے بس کھڑے

ہو کر تماشا دیکھ رہے تھے۔

عائشہ کھڑی بس خدا سے دعا کر رہی تھی کہ تانیہ کچھ نہ کرے اگر تانیہ نے کچھ الٹا سیدھا کر دیا تو نہ جانے آریان کیا کرے گا۔

..Will you merry me

کیا تم مجھ سے شادی کرو گی اپنی ساری زندگی میرے ساتھ گزاروں گی آریان آگے بڑھتا ہوا پھولوں کا گلدستہ اس کے ہاتھ میں پکڑائے اس کے ہنٹوں پر جھکنے ہی والا تھا کہ تانیہ اسے کے سینے پر ہاتھ رکھتی ہوئی اسے پیچھے دھکا دے گئی اور پھولوں کا گلدستہ زور سے زمین پر پٹکتی ہوئی اپنی پوری طاقت لگائے آریان کے چہرے پر تھپڑ رسید کر گئی۔۔

ہئے۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے تھپڑ مارنے کی آریان غصے سے تانیہ کا بازو پکڑے جھنجھوڑنے لگا

جیسے تمہاری ہمت ہوئی سب کے سامنے مجھے بدنام کرنے کی یہ بڑے بڑے پوسٹر لگا کر تم ثابت کیا کرنا چاہتے ہو

اپنا پیار ثابت کرنا چاہتا تھا پوری دنیا کو بتانا چاہتا تھا کہ تم صرف میری ہو میری
آریان اس کا دوسرا بازوں بھی پکڑے خود کے نزدیک کر گیا اور گرفت اتنی
مضبوط کر گیا کہ تانیہ چھوڑا بھی نہ سکی۔

نہیں چاہیے مجھے کسی کا پیار اور نہ ہی میں تم سے کوئی پیار کرتی ہو تانیہ بھی بلند
آواز میں اس کی نیلی غصے سے بھری آنکھوں میں دیکھ بولی

پیار محبت تو تمہیں مجھ سے ہی کرنا ہو گا شرافت سے مان گئی تو ٹھیک ورنہ اور بھی
بہت سے طریقے ہیں آریان تانیہ کو اپنے بے حد قریب کر گیا کہ دونوں کی
سانسیں ایک دوسرے میں الجھنے لگی

تانیہ گھبرا گئی لیکن اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے بولی دھمکی دے رہے ہو اور یہ
بار بار مجھے چھو کر جتانا کیا چاہتے ہو کہ میں کمزور ہو اپنی حفاظت نہیں کر سکتی۔

اس کے منہ سے اپنا پورا نام سن آریان کا غصہ پل بھر میں ٹھنڈا ہوا اور ہنٹوں پر
مسکراہٹ بھکری۔

اس لیے تو تم مجھے اچھی لگتی ہو پل بھر میں میرا غصہ غائب کر دیتی ہو اپنی ان پیاری باتوں سے آج پہلی بار مجھے اپنا نام اچھا لگا آریان انگوٹھا اس کے ہونٹوں پر پھیر اپنے ہونٹوں سے لگا گیا
تانیہ کا خون کھول اٹھا ایک جھٹکے سے اسے پیچھے دھکا دیتی ہوئی پوری طاقت سے ہاتھ اس کی جانب بڑھایا مارنے کے لیے۔

نہ سویٹ ہارٹ بار بار ایسی غلطی کر کے اپنے لیے مشکلیں مت بڑھاو اتنا ہی ری ایکٹ کرو جتنا خود بعد میں برداشت کر سکو آریان نیلی آنکھوں سے دیکھتا اس کا ہاتھ ہوا میں ہی روک گیا۔۔

آریان تم یہ کیا کر رہے ہو چھوڑوں بچی کا ہاتھ ورنہ تمہارے ڈیڈ کو کال کر دوگا پرنسپل سارا تماشا دیکھ اس کی طرف بڑھے پرنسپل بھی تنگ آگیا تھا روز اک نیا تماشا دیکھ۔۔

آج جس مرضی کو کال کر دے مجھے کوئی پروا نہیں
اب تو یہ ہاتھ ساری زندگی نہیں چھوڑوں گا۔

اسامہ جیسے میں نے کہا تھا ویسا کرو آریان تانیہ کو اپنی طرف کھیچتا ہوا اچی آواز میں بولا۔

آریان کیا کر رہے ہو چھوڑوں اسے دیکھو آرام سے بیٹھ کر سب معاملہ حل کرتے ہیں یوا تنی جلدی یہ سب کرنا ٹھیک نہیں ہے دیکھو کتنی ڈری ہوئ لگ رہی ہے اسے تھوڑا وقت دو مجھے یقین ہے تانیہ ضرور تمہارے پیار کو سمجھے گئ عائشہ کیسے کسی لڑکی کے ساتھ غلط ہوتا دیکھ سکتی تھی خاص کر کے تب جب اس کا اپنا بھائ اس سب میں شامل ہو۔

کیا کہہ رہی ہو تم کیا کرنے جا رہا ہے یہ تانیہ کبھی عائشہ کو تو کبھی آریان کو دیکھنے لگی اور ساتھ ساتھ اپنا ہاتھ چھوڑانے کی کوشش بھی کر رہی تھی۔

وہی جو ہر لڑکا لڑکی کرتے ہیں۔۔شادی کرنے جا رہا ہو تم سے وہ بھی ابھی اسی وقت مجھے پتہ تھا تم کچھ ایسا ہی کرو گی اُس لیے پلین بی میں پہلے سے ہی تیار رکھا تھا کیسا لگا میرا پلین آریان تانیہ کے ہاتھ کو جھٹکا دیتا ہوا خود کے قریب کر گیا

آریان میں کیا کہہ رہی ہو میری بات سمجھنے کی کوشش کرو عائشہ آریان کی توجہ اپنی طرف دلانے لگی۔۔

اب سوچنے سمجھنے کا ٹائم نہیں ہے اب صرف کرنے کا ٹائم ہے آریان تانیہ کا ہاتھ تھامے آگے بڑھا

چھوڑوں مجھے مجھے کوئ شادی وادی نہیں کرنی تم سے چھوڑوں میرا ہاتھ تانیہ گھسٹتے ہوئے اس کے پیچھے جارہی تھی اور زور زور سے چلارہی تھی۔۔

آریان میں کہتا ہو چھوڑ دو لڑکی کو ورنہ مجبوراً مجھے پولیس کو بولانا پڑے گا پرنسپل اس کے راستہ میں حائل ہوا۔

اب مجھے کوئ نہیں روک سکتا اور ایک بار میں جو سوچ لیتا ہوا سے کوئ نہیں بدل سکتا

دیکھو میں سچ کہہ رہا ہو میں سچ میں پولیس کو بھولا لو گا پرنسپل موبائل نکالے آریان کی طرف دیکھنے لگا

فون کرنے کے لیے زندہ بچے گئے تو فون کرے گئے نہ آریان اپنے ساتھ موجود لڑکے کو اشارہ کئے آگے بڑھا۔

پل بڑھ میں لڑکے نے پرنسپل کو گلے سے پکڑے اس پر بندوق تان گیا۔
سب سٹوڈنٹ چیخنے لگے آریان کی گینگ کے لڑکے سب سٹوڈنٹ کے گروپس بنائے ان پر بندوق تان کر سب کا منہ بند کروا گئے۔

جہاں عائشہ خیران اور بے بس ہوئ تھی وہاں تانیہ بھی خود کو بے بس محسوس کرنے لگی اور دل سے کسی اپنے کی یہاں ہونے کی دعا کرنے لگی۔

اسامہ اتنی دیر پیپر لیے وہاں پہنچا۔
آریان گراونڈ کے درمیان میں رکھی گی چیئر پر تانیہ کو لیے بیٹھ گیا
میں ہرگز تم سے شادی نہیں کروگی چاہے تم میری جان ہی کیو نہ لے لو تانیہ اپنا ہاتھ چھوڑاتے ہوئے بولی جو چھوڑوانے کے چکر میں بلکل سرخ ہو گیا تھا۔

تمہاری جان لے لوگا تو شادی کس سے کروگا ہاں اگر تم انکار کر دو گی تو یہ سارے معصوم ضرور مارے جائے گئے آریان سب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا جہاں اس کے آدمی سب پر بندوق تانے کھڑے تھے
ایک چھوٹا سا ڈیمو دیکھاتا ہو تمہیں کیا پتہ تمہارا ارادہ بدل جائے آریان پاس کھڑے اسامہ سے بندوق چھین کر سامنے کھڑے سٹوڈنٹ کے گھٹنے پر مار گیا

ایک دم اس کی چیخ ہوا میں بلند ہوئی اور سب کو ڈرا گئی تانیہ کے منہ سے بھی بے ساختہ چیخ نکلی۔۔

کیسا لگا ڈیمو اب بھی انکار ہے تو بتادو ایک ایک کر کے سب تمہاری آنکھوں کے سامنے دم توڑ جائے گئے

گولی کی آواز سنتے ہی تانیہ کے آگے اس دن کا منظر لہرا گیا سحر کی روتی ڈری سہمی ہوئی آنکھیں جو شاید جینے کی بھیک مانگ رہی تھی اپنی بہن کے لیے تو کچھ نہ کر سکی لیکن اتنے لوگوں کی موت کی وجہ نہیں بننا چاہتی تھی۔

نہیں تم پلیز انہیں کچھ مت کرنا تم جو بولے گئے میں وہ کرو گی

یہاں سائن کرو آریان پیپرز اس کے آگے رکھے پین اس کے ہاتھ میں تھاما گیا

۔۔

تانیہ جلدی سے ان پر سائن کئے پیچھے ہٹی۔

لو کر دیے میں نے سائن اب پلیز سب کو چھوڑ دو

وہ تو میں سب کو چھوڑ دو گا لیکن پہلے شادی تو پوری کر لے آریان اٹھتا ہوا تانیہ کو بھی کھینچتا ہوا اپنے مقابل کھڑا کر گیا۔۔

یہاں شادی کرنے کے بعد میاں بیوی ایک دوسرے کو کس کرتے ہیں آریان تانیہ کے ہنٹوں کو فوکس کیئے مسکرایا۔

کیا بے ہودگی ہے یہ دیکھو تمہارے کہنے پر میں نے سائن کر دیے ہیں اب تم ان سب کو چھوڑ دو۔

کس کر رہی ہو کہ نہیں آریان دوسرے سٹوڈنٹ کے بازو کا نشانہ لیے اس کی سرخ ہوئ آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

تم ایسا نہیں کر سکتے تانیہ ایک نظر سب کی طرف دیکھتے ہوئے بولی جوان کی طرف ہی دیکھ رہے تھے۔۔

آریان بس بہت ہو گیا اب جانے دو سب کو عائشہ اس بے تکی فرمائش پر بھڑ کی ۔۔

یہ ہم میاں بیوی کا معاملہ ہے تم دور ہی رہو اس سے آریان عائشہ کو ہاتھ کے اشارے سے وہی روک گیا جو اس کی طرف بڑھ رہی تھی۔

جلدی کرو ورنہ ایک اور بیچارہ تمہاری وجہ سے جان سے نہ چلا جائے آریان کا نشان ہنوز ادھر ہی تھا۔

تانیہ آنکھیں بند کئے اپنا چہرہ آہستہ سے اس کے قریب لے جانے لگی آنکھوں سے آنسو لگاتار بہہ رہے تھے

آریان اپنی نیلی آنکھوں سے اس کے چہرے کے تمام نقش کو دل میں اتارنے لگا چشمے کے نیچے سے بند آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسو لرزتی پلکیں کانپتے ہونٹ آریان کو پاگل کر رہے تھے آریان آگے بڑھتا ہوا ان کانپتے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھے اپنے قریب کر گیا۔

تانیہ برداشت کرتے ہوئے اپنی موٹھیاں بینچ گئی۔

تانیہ کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں اتارتے ہوئے پیچھے ہوا اور اسے آزاد کرے مسکراتی اور فتح نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔

تانیہ اس کے آزاد کرتے ہی بنا کسی کی طرف دیکھے سر جھکائے وہاں سے بھاگ گئی۔۔

عائشہ بھی افسوس سے اپنے بھائی کی طرف دیکھتے ہوئے وہاں سے نکلی۔۔

***

کتنا شرمندہ کرنے کا ارادہ ہے

ایسا بھی کیا پیار کا بھوت سوار ہو گیا کہ پوری یونیورسٹی کے سٹوڈنٹ کو نقصان پہنچانے چلے تھے یہاں تک پروفیسر اور پرنسپل تک کو نہیں چھوڑا کتنی شرمندگی ہوئی جب انہوں نے مجھے سب بتایا شرم سے سر جھک گیا تھا میرا وہ تو شکر ہے انہوں نے پولیس کو انولو نہیں کیا۔۔

ہاتھ جوڑ کر انہوں نے مجھ سے کہا کہ اپنے بیٹے کو یہاں سے لے جائے۔۔

پرنسپل سے ملنے کے بعد دلاور غصے سے بھرا گھر آ کر آریان کی اچھی خاص کلاس لگائے بیٹھا تھا۔

میں تم سے کچھ کہہ رہا ہوں اور تم موبائل پہ لگے ہوئے ہو میری بات کا کچھ اثر بھی ہو رہا ہے کہ نی دلاور آریان کو موبائل کے ساتھ مصروف دیکھ اس کا موبائل چھین گیا۔۔

ڈیڈ جو ہونا تھا ہو گیا اب اتنا ڈرامہ کرنے کی کیا ضرورت ہے کسی کو کچھ نقصان تو نہیں ہوا نہ

آپ اتنا ہائپر مت ہو ریلکس رہے۔۔

واہ بیٹا جی کیا بات ہے۔۔ڈرامہ میں کر رہا ہو یہ تم کر کہ آئے ہو تم تو لوگوں کو پوری ایکشن فلم دیکھا کر آئے ہو

کیا ضرورت تھی اس لڑکی سے زبردستی کرنے کی اگر اس نے تمہارا پرپوزل ریجکٹ کر دیا تھا تو مسلہ کیا تھا ضروری تو نہیں جسے تم پسند کرو وہ بھی تمہیں پسند کرے۔

ڈیڈ میں اس سے محبت کرتا ہو آج نہیں تو کل مان ہی جائے گی آپ نے بھی تو مام سے لو میرج کی تھی پھر آپ یہ سب کیسے کہہ سکتے ہیں مجھے اسے چھوڑنے کے لیے کیسے کہہ سکتے ہیں۔

میری اور تمہاری مام کی بات کچھ اور تھی ہم دونوں ایک دوسرے سے شادی کرنا چاہتے تھے ہمارے رشتے میں کہی بھی زبردستی شامل نہیں تھی۔
لیکن تم اس لڑکی کے ساتھ زبردستی کر رہے ہو اگر وہ لڑکی تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو تم اسے ڈیورس دو گئے۔۔

نہیں میں ایسا کچھ نہیں کروگا کچھ بھی ہو جائے وہ مانے یا نہ مانے وہ اب میری وائف ہے اور میں اسے کبھی بھی اپنے سے الگ نہیں ہونے دوگا۔
آریان اپنی نیلی آنکھوں میں انتہا کا غصہ لیے گھر سے نکل گیا۔۔

دلاور پیچھے صوفے پر بیٹھے اسے جاتا ہوا دیکھنے لگے۔۔

***

تانیہ یونیورسٹی سے آتے ساتھ ہی اپنے آپ کو واش روم میں بند کئے شاور کے نیچے کھڑی ہوگئ
اور اپنے اپنے بدن کو رگڑ رگڑ کر صاف کرنے لگی اپنے ہنٹوں کو بازوں کو کمر کو بار بار رگڑ رگڑ کر صاف کر رہی تھی۔۔

آنسو تھے کہ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے آج اسے اپنوں کی رخسار کی بہت یاد آرہی تھی دل کر رہا تھا اپنے سارے دکھ انہیں سنا کر اپنی ماں کی آغوش میں جا کر پھوٹ پھوٹ کر روئے اپنے پر بیتی ایک ایک بات بتائے لیکن ایسا بس سوچ سکی ان کی نظر میں تو ان کی کوئ بیٹی زندہ ہی نہیں ہے سب مر چکی ہے ایک زندہ انسان کو مار کر بیٹھے ہوئے تھے وہ لوگ۔
اتنے مہینے ہوگئے تھے اسے یہاں ایک بار بھی پوچھا نہیں بیٹا تم ٹھیک کو ہو سب سوچتے ہوئے تانیہ کا دل پھٹنے کو آگیا دل کیا پھوٹ پھوٹ کر روئے اونچی اونچی آواز میں سب کو اپنے دھوکڑے سنائے۔۔

وہی شاور کے نیچے بیٹھی رو رو کر اپنا من ہلکا کرنے لگی اور رخسار کو فون کرنے کے خیال سے جلدی سے وہاں سے اٹھی کیا پتہ آج انہیں اس کے خالت پر رحم آجاتا اور اس کی سزا کی مدت ختم ہو جائے۔۔

تانیہ جلدی سے کپڑے چینج کیئے رخسار کو فون ملانے لگی بیل تو جا رہی تھی لیکن کوئی فون نہیں اٹھا رہا تھا تانیہ پانچ چھ بار فون کر کے تھک کے فون بیڈ پر اچھال گئی۔۔

یا اللہ کب میری سزا ختم ہو گی کب مجھے میرے گناہوں کی معافی ملے گی تانیہ کی آنکھیں ایک بار پھر پانی سے بھر آئی۔
کتنی امید لیے فون کیا تھا ساری امیدیں پل بھر ٹوٹ گی اس نے بھی تو اپنوں کی امیدوں کو بھروسے کو ایسے ہی توڑا تھا۔۔۔

***

تانیہ تمہارے لیے کال ہے

تانیہ اپنے بیڈ پر بیٹھی سوچوں میں گم تھی کہ دروازے سے کسی کی آواز سنائی دی تانیہ کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا۔

تانیہ خیران ہوئی اسے کون کال کر سکتا ہے گھر والوں کے پاس تو اس کا نمبر ہے تھا تانیہ جلدی سے موبائل پکڑ کر دیکھنے لگی کہی موبائل بند تو نہیں مگر بے سود موبائل آن تھا۔۔

تانیہ ایک امید لیے باہر گئی اور فون کو اپنے کان سے لگا گئی۔۔

ہیلو سویٹ ہارٹ۔۔

فون سے آتی آواز کو پہچانے میں ایک سکینڈ لگا تھا

تانیہ فون کان سے ہٹائے فون کو ایسے دیکھنے لگی جیسے سامنے آریان کھڑا ہو۔۔

جلدی سے نیچے آجاوں مجھے تمہیں کہی لے کر جانا ہے آریان اپنی ہیوی بائیک پر بیٹھا فون کان سے لگائے ایک ہاتھ اپنے سلکی سنہری بالوں میں پھیرنے لگا

میں کہی نہیں آو گی اور آئیندہ یہاں فون کرنے کی ضرورت نہیں ہے تانیہ دبی دبی آواز میں ادھر اودھر دیکھتے ہوئے بولی۔۔

ٹھیک ہے تم مجھے اپنے موبائل کا نمبر دے دو آج کے بعد وہاں کال کر لیا کرو گا۔

کبھی بھی کال کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی مجھ سے ملنے کی۔۔۔اگر تم ایک منٹ میں نیچھے نہیں آئی تو سب کے سامنے سے تمہیں اٹھا کر لے جاوں گا اور اسے میری دھمکی مت سمجھنا میں سچ میں ایک منٹ بعد خود اوپر آجاوں گا آریان کہتے ساتھ ہی فون بند کر گیا تانیہ ہیلو ہیلو ہی کرتی رہ گئی۔۔۔

تانیہ غصے سے بھری نیچھے آئی سامنے بائیک سے ٹیک لگائے آریان کو دیکھ اس کی طرف بڑھی

آریان سامنے سے آتی ہوئی تانیہ کو دیکھنے لگا بلو جینز کے اوپر وائٹ ٹی شرٹ پہنے کھولے بال بڑی آنکھیں جو ہر وقت چشمے کے پیچھے چھپی رہتی ہے آج چشمے کے بنا کیا غضب ڈھا رہی تھی غصے سے لال ہوا چہرہ گلابی ہونٹ آریان آگے بڑھتے ہوئے تانیہ کے کچھ بولنے سے پہلے ہی اپنا ایک ہاتھ اسکی گردن میں دیے دوسرا اس کی کمر پہ رکھے اس کے ہنٹوں پر جھک گیا اور شدت بھرا لمس چھوڑے پیچھے ہوا۔۔

کیسی ہو آریان اس کے ماتھے پر آئے ہوئے بالوں کو پیچھے کرنا۔

آریان کی حرکت تانیہ کو اور غصہ دلا گئی تانیہ آریان کے سینے پر ہاتھ رکھے اسے پیچھے دھکا دے گئی
آریان جو اس سب کے لیے تیار نہ تھا ایک جھٹکے سے پیچھے ہوا۔

تم سمجھتے کیا خود کو اب اگر دوبارہ مجھے ہاتھ لگایا نہ تو ہاتھ توڑ دو گی تمہارے تانیہ گائل شیرنی کی طرح آریان کی ہڈی کو پکڑے اس کی آنکھوں میں دیکھے ورننگ دینے لگی۔۔

تم جیسا گھٹیا انسان میں نے اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھا ہو گیا نہ تمہارا مقصد پورا کر لیا نہ مجھے پوری یونیورسٹی کے آگے رسوا اب کیو آئے ہو میرے پیچھے۔۔۔
میں تم سے بات کر رہی ہو اور تم ہنس رہے ہو تانیہ آریان کو ہنستا دیکھ اپنی گرفت اس کی ہڈی پر مضبوط کئے اسے ہلا گئی۔۔

تم بولوں میں سن رہا ہو لیکن اتنی دور سے مجھے مزہ نہیں آ رہا تھوڑی چھوٹی ہو نہ ایک منٹ آریان تانیہ کو کمر سے پکڑے اپنے قریب کئے اسے بائیک سے لگائے خود اس کے اوپر جھک آیا۔۔

ہاں اب ٹھیک ہے اب بولوں جو بول رہی تھی اب مجھے ٹھیک سے سنائی دے گا آریان تانیہ کے گال سہلاتے ہوئے اس کی انکھوں میں دیکھنے لگا جو رونے سے سوجی ہوئی تھی۔۔۔

ایک بات کہو رونے سے کوئی فائدہ نہیں ہونے والا فضول میں ہی اپنی آنکھیں خراب کر رہی ہو میں تمہارا پیچھا اب کبھی نہیں چھوڑنے والا تانیہ کی سوجی ہوئی آنکھوں کو اپنے انگلیوں سے چھوئے آہستہ آہستہ ہاتھ سرکتا ہوا اس کے ہونٹوں پر آکر رکا انگوٹھا اس کے ہنٹوں پر پھیرے ان کی نرماہٹ کو محسوس کئے اس کے کانپتے ہونٹوں کو دیکھنے لگا۔۔
تانیہ کے پورے وجود میں ایک لہر سی دوڑی آریان کی خمار آلودہ آنکھیں اس کے چھونے کا اندازہ تانیہ کا گلا خشک ہونے لگا اس سے پہلے جو اس کی آنکھوں میں ہے اسے پورا کرتا تانیہ اسے پیچھے ہٹائے سیدھی کھڑی ہوئی۔۔

تم یہ سب کرنے آئے تھے تانیہ اپنی بال کان کے پیچھے کئے ادھر اودھر دیکھنے لگی۔۔
اتنی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے یہ سب یہاں عام ہے کوئی دیکھے کا بھی تو کچھ نہیں کہے گا۔

چلو بیٹھوں تمہیں ایک جگہ لے کر جانا ہے آریان بائیک پر بیٹھتا ہوا اسے اپنے
پیچھے بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگا۔۔

میں تمہارے ساتھ کہی نہیں جاوں گی پلیز میرا پیچھا چھوڑ دو میں اچھی لڑکی نہیں
ہوا بھی تم میرے بارے میں کچھ نہیں جانتے
مجھے کچھ جانا بھی نہیں ہے تم میرے ساتھ چلو آریان تانیہ کو کھینچ اپنے پیچھے
بائیک پر بیٹھاتے ہوئے بائیک اڑا کر لے گیا یہ سب آریان نے اتنی جلدی کیا
کہ تانیہ کو سمجھ ہی نہی آئ۔۔

***

تم مجھے یہاں کیو لے کر آئے ہو تانیہ بائیک کے رکتے ہی جلدی سے نیچے اترے
اس کی اوڑھ دیکھنے لگی۔
ہنی مون منانے لایا ہو آج ہماری گولڈن نائٹ ہے آریان بائیک پارک کئے
چابی انگلی پر گھوماتے ہوئے اس کے کان کے پاس سر گوشی کرتا مسکرا گیا۔

کیا بکواس کر رہے ہو،، میں اتنی بھی بیوقوف نہیں ہو جتنی تم مجھے بنانے کی کوشش کرتے ہو۔۔

اچھا تم بہت سمجھ دار ہو پھر تو یہ بھی جانتی ہو گی کہ گولڈن نائٹ میں کیا ہوتا ہے آریان تانیہ کو کمر سے پکڑے اپنے نزدیک کئے مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے اس کے چہرے پر پھوک مار گیا

تانیہ کی پورے جسم میں لہر سی اٹھی۔۔

کیا بدتمیزی ہے چھوڑوں مجھے تانیہ تلملا گی اُس کی گرفت میں مچلنے لگی۔

پہلے میرے سوال کا جواب دو پھر ہی چھوڑوں گا آریان تانیہ کے بالوں کو سہلانے لگا۔

میرے پاس تمہارے گھٹیاں سوالوں کا کوئ جواب نہیں ہے چھوڑوں مجھے اور ابھی کے ابھی مجھے ہوسٹل چھوڑ کر آو مجھے کہی نہیں جانا تمہارے ساتھ تانیہ کمر پر رکھے گئے اس کے بھاری بھرکم بازوں کو ہٹانے کی ناکام کوشش کرنے لگی

۔۔

اسے گھٹیاں باتیں نہیں پیار بھری باتیں کہتے ہیں

آریان اس کے غصے سے بھری آنکھوں اور چہرے کو دیکھ مسکرا گیا۔

تم مجھے چھوڑ رہے ہو کہ نہیں تانیہ اس کی گہری نیلی آنکھوں میں دیکھے بولی۔

یہ لو چھوڑ دیا آریان اس کے ہونٹوں کو بے دردی سے چھوئے پیچھے ہوا۔
آہ۔ آ درد سے تانیہ کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی اور شکوہ کن نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی جو سامنے کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔
بہت ہی کوئی گھٹیاں اور بے شرم انسان ہو۔
جیسا بھی ہو اب تمہارا ہی ہو چلو اندر چلو تمہیں اچھا سا کھانا کھلاتا ہو آریان تانیہ کا ہاتھ پکڑے ریسٹورنٹ کے اندر بڑھا اور سیدھا سڑھیاں چڑھے اوپر چلا گیا۔۔
تانیہ اس کے ساتھ گھسیٹتی ہوئی جب اوپر پہنچی خیران ہی راہ گئی سامنے کے منظر کو دیکھتے ہوئے
اوپر کا پورا پور شین لائٹس اور گلاب کے پھولوں سے سجا ہوا تھا بیک گراؤنڈ پہ لگا ہلکا ہلکا میوزک ماحول کو اور بھی خوشگوار بنا رہا تھا۔۔
کیسا لگا میرا سرپرائز آریان تانیہ کو کھویا ہوا دیکھ اس کے آگے چٹکی بجائے اسے ہوش میں لایا۔۔

بلکل اچھا نہیں لگا تمہاری طرح تمہارا سرپرائز بھی کھٹیاں ہی ہے تم مجھے ہوسٹل چھوڑ کر آو تانیہ کو سچ میں بہت پسند آیا تھا یہ سب لیکن آریان کے سامنے قبول کر کے اسے جذ باتوں کو بڑھاوا نہیں دے سکتی تھی۔۔

تانیہ کہتے ساتھ ہی نیچے کی طرف پلٹی تھی کہ اپنے ہاتھوں کو مضبوط گرفت میں پائے رکی۔
آریان تانیہ کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھامے اپنی طرف کھینچ گیا تانیہ گھومتی ہوئ اس کے چوڑے سینے سے آلگی۔۔

آریان تانیہ کو کمرے سے پکڑے اپنے سینے سے لگائے ہلکا ہلکا اپنے پاوں کو حرکت دینے لگا آریان کے اشارے پر بیک گراؤنڈ پہ لگا میوزک تیز ہوا کیا کر رہے ہو تم چھوڑوں مجھے تانیہ صرف بول ہی پائ آریان کی گرفت اتنی سخت اور مضبوط تھی کہ تانیہ چاہ کر بھی نہیں نکل پا رہی تھی۔۔

آریان تانیہ کی باتوں کو اگنور کیئے اسے انگلی سے پکڑے گول گول گھوما ہوا اپنے بازوں پر گرا گیا تانیہ گرنے کے ڈر سے اس کی گردن میں اپنے بازوں کا گھیرا بنا گئ۔۔

آریان اسے اپنے بازوں پر گرائے اس کے ہنٹوں پر جھکے اپنا لمس چھوڑے پیچھے ہوا اور اسے اوپر کیئے اس کی پشت کو اپنے سینے سے لگائے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنے ہاتھوں کی انگلیوں میں الجھائے تانیہ کے پیٹ پر رکھے حصار تنگ کیئے اس کی گردن میں اپنے لب رکھے ناک سے سہلانے لگا

تانیہ کی سانسیں ایک دم سے تیز ہوئی اپنی گردن پر نرم و گرم لمس کو محسوس کیئے تانیہ کی دل کی دھڑکن بھی بڑھی۔۔

اوپر سے آریان کی اتنی سخت گرفت میں تانیہ کو اپنا بدن ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا۔۔

آ۔۔ریان تانیہ آریان کے ہنٹوں کے لمس کو اپنے کندھے پر پائے بامشکل بولی

۔۔

اب اگر جانے کی بات کی تو اس سے بھی برا ہوگا آریان اس کے کان میں سرگوشی کیئے اس کی کان کی لو کو دانتوں میں دبا گیا۔۔

تانیہ کو چیئر پر بیٹھاتے ہوئے خود اس کی سامنے والی چیئر پر آ کے بیٹھ گیا

وسکی کی بوتل کھولے اپنے اور تانیہ کے گلاس میں ڈالے اس کے آگے کر گیا۔۔

میں یہ نہیں پیتی۔۔۔۔پی نہیں سکتی میرے ساتھ چیرس تو کر سکتی ہو آریان اپنا گلاس اس کی طرف کیئے اسے دیکھنے لگا۔

تانیہ اپنا گلاس پکڑے اس کے گلاس سے ہلکا سا ٹکرا گئی۔ چیرس۔۔۔۔ کہتے ساتھ ہی آریان اپنے لبوں سے لگا گیا۔۔۔

***

تانیہ کی صبح آنکھ کھولی تو صبح کے دس بج رہے تھے آس پاس نظریں دھرائے اپنی روم میٹس کو دیکھنے لگی لیکن کوئی بھی کمرے میں موجود نہیں تھا کمرا مکمل خالی تھا اس کا مطلب تھا سب یونیورسٹی جا چکی تھی۔
تانیہ کو بے حد غصہ آیا۔۔
جب سے آریان اس کی زندگی میں آیا تھا سب برا ہی ہو رہا تھا ایسا تانیہ کا سوچنا تھا

۔۔
کل رات دیر سے آریان اسے ہوسٹل چھوڑ کر گیا تھا جس سے وارڈان سے اس کی اچھی خاصی کلاس لگی تھی اور آج دیر سے سونے کی وجہ سے دیر سے اٹھی تھی
۔۔
تانیہ جلدی سے اپنے کپڑے لیے واش روم میں گھسی اور جلدی سے تیار ہوئی اپنا بیگ پکڑے باہر کی طرف بھاگی۔۔۔

جیسے ہی ہوسٹل سے باہر نکلی آگے آریان کو بائیک پہ دیکھ خیران ہوئی۔۔۔
کیسی ہو سویٹ ہارٹ۔۔آریان اسے دیکھ مسکرایا۔
تانیہ کے تن بدن میں آگ سی لگ گئی۔۔
لیکن چپ رہی جانتی تھی اگر کوئی جواب دیا تو ضرور کوئی گھٹیاں حرکت کرے گا۔۔۔

اووو۔۔ناراضگی آریان تانیہ کے روخ پھیرنے سے مسکرا گیا اور بائیک اس کے آگے کھڑا کر گیا۔
چلو بیٹھوں۔۔۔
مجھے تمہارے ساتھ کہی نہیں جانا تانیہ سائیڈ سے ہوتی ہوئی ٹیکسی کو روکے اس میں بیٹھ گئی۔
آریان کھڑا اس کی کاروائی دیکھنے لگا توہین سے اس رگیں پھول گئی چہرے پر مسکراہٹ کی جگہ غصے نہ لے لی۔۔
دیکھتے ہی دیکھتے ٹیکسی اس کی نظروں سے غائب ہو گئی۔۔
آریان بھی غصے سے اپنی بائیک فل سپیڈ میں اڑا کر لے گیا۔۔۔

***

تانیہ کلاس میں داخل ہوئ اور سب سے پیچھے بیٹھے گئے لڑکے کے ساتھ جان بوجھ کر جا بیٹھی
لڑکا خیرانگی سے اسکی طرف دیکھنے لگا تانیہ اسے دیکھ ہلکا سہ مسکرا گئ۔۔

آریان غصے کہ ساتھ کلاس میں داخل ہوا اور اتفاق سے پہلی نظر ہی تانیہ پر پڑی اسے کسی لڑکے کے ساتھ بیٹھا دیکھ آریان کی بس ہوئ اور لڑکے کو خونخار نظروں سے دیکھتا ہوا ان کی طرف بڑھا
تانیہ کو آریان کی حالت دیکھ جہاں ہنسی آرہی تھی وہاں ساتھ بیٹھے لڑکے کا گلہ سوکھنے لگا اور جلدی سے وہاں سے اٹھتا ہوا دوسری سیٹھ پر جا بیٹھا تانیہ اسے ایسے بھاگتا دیکھ خیران رہ گئ۔۔

اس لڑکے کو بھاگتا دیکھ اب کی بار آریان کے لبوں پر مسکراہٹ آئ پل بھر میں دونوں کی نظریں ملی اور تانیہ کا دل دھڑکا گئ۔۔
آریان چلتا ہوا اس کے پاس آیا اور اس سے پہلے تانیہ کے ساتھ بیٹھتا عائشہ بھاگتی ہوئ ہانپتی ہوئ تانیہ کہ ساتھ بیٹھ گئ
آریان سوالیاں نظروں سے سے اسے دیکھنے لگا۔۔

برو آج میں تانیہ کے ساتھ بیٹھوں گی ئتم وہاں آگے بیٹھ جاوں عائشہ اپنی سیٹ کی طرف اشارہ کرنے لگی جو اسامہ کے ساتھ تھی۔۔۔

اٹھو یہاں سے میں کہی نہیں جانے والا میں یہی بیٹھوں گا آریان بضد بولا۔۔
سارا دن تم ہی اس بیچاری کے ساتھ چپکے رہتے ہو مجھے بھی موقع دو اپنی بھابھی کو جاننے کا آخر کار یہ میری بھی بھابھی ہے اور فرینڈ بھی۔۔
آج سے تانیہ میرے ساتھ رہے گی ٔچاہے وہ کلاس میں ہو یہ کلاس سے باہر تم اس کے پاس بھی نہیں بھٹکو گئے سمجھے چلو اب جاوں یہ تمہاری بڑی بہن کا حکم ہے عائشہ اترا کر بولی۔۔

تانیہ آنکھیں پھاڑے اس خوبصورت بلا کو دیکھنے لگی جو خوبصورتی کی مثال تھی ان دونوں بہن بھائی کے سامنے تانیہ کا حسن پھیکا تھا۔۔
تانیہ کو یہی بات زیادہ کھٹک رہی تھی یونیورسٹی میں ایک سے بڑ کر ایک خوبصورت لڑکی تھی۔۔ جو آریان کے ساتھ اچھی بھی لگتی تھی پھر نہ جانے کیو یہ لڑکا اس کے پیچھے پڑا ہوا تھا۔۔

تانیہ اپنے ہی خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی کہ عائشہ کے کندھے ہلانے پر خوش میں آئی۔۔

کیسی ہو عائشہ تانیہ کا ہاتھ پکڑے بولی۔

تم مجھ سے ناراض تو نہیں ہو کل جو ہوا میں تمہارا ساتھ نہیں دے پائی۔۔

نہیں میں تم سے ناراض نہیں ہو ایک تم ہی تو تھی جو میرے لیے آواز اٹھا رہی تھی باقی سارے ڈر کے منہ بند کئے بیٹھے تھے۔۔

ویسے ایک بات کہو آریان برا انسان نہیں ہے بس غصے کا تھوڑا تیز ہے اور ضدی بھی کل تم نے اسے تھپڑ لگایا تو اسے غصہ آ گیا۔۔۔

سچ میں وہ تم سے بہت پیار کرتا ہے تمہیں کھونے کے ڈر سے اس نے یہ سب کیا

۔۔

عائشہ تانیہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے سچائی سے اگاہ کرنے لگی۔

تم اپنی بھائی کی سفارش کرنے آئی ہو تانیہ اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ گئی۔۔

نہیں میں کسی کی سفارش نہیں کرنے آئی میں تو بس تمہیں سچائی بتا رہی تھی۔۔

تانیہ خاموش ہی رہی

***

پورا دن آج عائشہ نے تانیہ کے ساتھ گزارا تھا۔۔
آریان کو ایک منٹ کے لیے بھی اس نے تانیہ کے پاس بھٹکنے نہیں دیا تھا۔۔
ابھی بھی دونوں کینٹین میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی کہ تانیہ کچھ یاد آنے پر اٹھی۔۔

کہاں جا رہی ہو؟
عائشہ اسے اٹھتا دیکھ اس کی طرف دیکھنے لگی
میں نے لائبریری سے بوکس لینی تھی میرے دماغ سے ہی نکل گیا میں لے کر آتی ہو
میں بھی تمہارے ساتھ چلتی ہو۔۔ نہیں تم رہنے دو میں ابھی گئی اور ابھی آئی
چھوٹا سا تو کام ہے میں خود ہی کر آتی ہو۔۔
اچھا ٹھیک ہے جلدی آنا میں ویٹ کر رہی ہو۔
اوکے تانیہ کینٹین سے باہر نکلی۔۔
عائشہ کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔

عائشہ نے ٹھان لیا تھا اپنے بھائی کو اب اور اس لڑکی سے زبردستی نہیں کرنے دے گی اگر وہ خود اس کے ساتھ رہنے پر راضی ہے تو ٹھیک ورنہ آریان کو اس کے ہرگز زبردستی نہیں کرنے دے گی۔۔

***

تانیہ لائبریری میں آئی اپنی مطلوبہ بوکس ڈھونڈ رہی تھی کہ اچانک کسی نے پیچھے سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھے دوسرے ہاتھ سے اسکے وجود کو اپنے قبضے میں لیے لائبریری میں موجود کمرے کی طرف بڑھا جہاں اندھیرا ہی اندھیرا تھا ایک بلب لگا ہوا تھا جو شاید خراب تھا کبھی جل رہا تھا کبھی بوجھ رہا تھا۔۔
آریان تانیہ کو اس کمرے لے جا کر دیوار سے لگائے اس کا رخ اپنی طرف کر گیا تانیہ دیوار کے ساتھ لگی ہوئی تھی اور آریان اس کے سامنے کھڑا پورا اس پر قبض تھا۔۔۔

کیا مسلئہ ہے تمہارے ساتھ تم مجھے چین سے رہنے کیو نہیں دیتے آریان کے ہاتھ اٹھاتے ہی تانیہ پھٹ پڑی۔۔
تم مجھے چین سے رہنے دیتی ہو جب دیکھو میرے حواسوں پر چھائی ہوتی ہو۔۔

تمہیں دیکھتے ہی میرا دل میرے قابو میں نہیں رہتا دماغ کام کرنا بند کر دیتا ہیں پانچ فٹ کی ہو کر بھی ایک چھ فٹ انسان کو اپنے پیار میں پاگل کر رکھا ہے جہاں ساری لڑکیاں آریان دلاور خان کی ایک نظر کی طلبگار ہوتی ہے وہاں آریان دلاور خان تمہاری ایک پیار بھری نظر کا طلبگار ہے آریان تانیہ کی گردن میں اپنا ناک سہلاتے ہوئے اس کی خوشبو کو اپنے اندر اتارنے لگا۔۔

دیکھو تم مجھے چھوڑ دو یونیورسٹی میں بلکہ اس پوری دنیا میں ایک سے بڑ کر ایک خوبصورت لڑکیاں موجود ہے تم ان میں سے کوئ ڈھونڈ لو نہ میرا پیچھا چھوڑ دو تانیہ التجا کرتی ہوئ اسے کندھے سے پکڑے خود سے دور کرنے لگی جو پورا کا پورا اس کی کمر کو اپنے دونوں بازوں میں جھکڑے منہ گردن میں دیے اس کی سانسوں کی روانگی کو بھگاڑ رہا تھا۔

میرے نظر میں تم سے زیادہ خوبصورت اس پوری یونیورسٹی میں کیا اس پوری دنیا میں کوئ نہیں ہو سکتا آریان دلاور خان نے بہت سے لڑکیاں دیکھی لیکن کوئ بھی مجھے اپنی طرف مائل نہیں کر پائ لیکن تم واحد ایسی لڑکی ہو جو ایک نظر میں مجھے اپنا اسیر بنا گی آریان تانیہ کے چہرے کے نقوش کو اپنی ہاتھ کی انگلیوں سے چھو کر محسوس کرتے ہوئے مدہوش سا بولا۔

آریان کی کمر پر رینگتی ہوئ انگلیاں اور چہرے پر اس کے نقوش پر چلتی ہوئ انگلیاں تانیہ کا سانس بھاری کرنے لگی تانیہ خوف سے آنکھیں زور سے میچ گئ۔

تمہاری ان آنکھوں میں ہر وقت اپنا عکس دیکھنا چاہتا ہو آریان باری باری اس کی دنوں آنکھوں کو اپنے لبوں سے چھونے لگا۔
تمہارے اس چہرے پر اپنے نام کی سرخی اور شرم دیکھنا چاہتا ہو آریان دونوں گالوں کو اپنے لبوں سے چھونے لگا تانیہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔اس نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کوئ اس سے اس حد تک پیار کر سکتا ہے۔۔

اور تمہارے ان لبوں سے میں صرف اپنا نام سننا چاہتا ہو آریان اس کے گلابی ہونٹوں پر انگلی پھیرے اس پر جھکنے ہی والا تھا کہ تانیہ اپنا ہاتھ بیچ میں حائل کر گئ

۔۔

سویٹ ہارٹ ایسا کر کے تم میرے پاگل پن کو اور بڑھاتی ہو پھر میں کیا کر جاتا اس کا اندازہ مجھے خود بھی نہیں ہوتا آریان نرمی سے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ میں پکڑے کمر کے پیچھے کر گیا اور حق سے اس کے ہنٹوں پر جھکتے ہوئے اپنی سانسیں اس کے اندر منتقل کرنے لگا تانیہ کا تنفس بھگڑ رہا تھا اور حال

یہ تھا کہ مزاحمت بھی نہیں کر سکتی تھی آریان اس پر قبض ہوئے اسے کمر سے پکڑے اوپر اٹھا گیا تانیہ کا پورا بدن پسینے سے بھیگ گیا تھا آنکھوں سے آنسو جاری تھے لیکن اس بے رحم انسان کو اس کی حالت پہ رحم نہیں آرہا تھا کچھ دیر بعد آریان اس سے الگ ہوا دونوں بڑے بڑے سانس لیتے ہوا اپنے سانس کو بحال کرنے لگے آریان کی نظر تانیہ کے ہنٹوں پر پڑی جو اس کی بے دردی سے انار کی طرح سرخ ہوئے پڑے تھے آریان ایک بار پھر اس کے بالوں کو اپنے شکنجے میں لیے اس پر جھکنے ہی والا تھا کہ تانیہ کی آنکھوں میں بڑھتی آنسو کی روانگی کو دیکھ آریان اپنے جذبات پر بند بھاند گیا۔۔

بہت بڑے ہو تم تانیہ اپنے بدن اور ہونٹوں سے اٹھتے ہوئے درد کی شدت سے روتی بولی۔۔

اگلی بار مجھے اگنور کرنے کی غلطی کی تو ہرگز معافی نہیں ملے گی سمجھی تمہارے لیے تمہارا سب کچھ صرف میں ہی ہو اور میرے لیے صرف تم
اگر مجھ سے دور جانے کی یہ میری جگہ کسی اور کو دینے کی کوشش کی تو اپنی اور تمہاری جان میں خود اپنے ہاتھوں سے لوگا سمجھی اس کے بالوں کو ٹھیک کرتا ہوا

اس کے آنسو کو صاف کئے اپنے لب اس کی پیشانی پر رکھے اس اپنے سینے سے لگا گیا۔۔

کتنے ہی پل اسے اپنے سینے سے لگائے پیچھے سے اس کی کمر کو سہلائے محسوس کرنے لگا

تانیہ کے جذبات بدلے ساتھ ایک نیا ڈر دل میں بیٹھ گیا۔۔

اب میں جاوں تانیہ ڈرتے ہوئے بولی نہ جانے کونسی بات اسے بری لگے اور پھر اس کی سزا دینے بیٹھ جائے۔۔

جاوں۔۔آریان نرمی سے اس کے ہنٹوں کو چھوتے پیچھے ہوا۔۔اور میری ساری باتیں دھیان میں رکھنا آج میں نے معاف کر دیا نیکسٹ ایسی کوئ امید مت رکھنا۔۔۔

تانیہ اس کے چھوڑتے ہی منٹوں میں وہاں سے نکلی۔۔۔

**

تانیہ تم کہہ رہ گئ تھی میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی تھی تم نہیں آئ تو میں تمہیں دیکھنے چلی آئ۔۔

تم ٹھیک ہو نہ عائشہ گھبرائ ہوئ تانیہ کو دیکھنے لگی بکھرے بال آنسو سے بھری ہوئی آنکھیں کانپتا ہوا جسم۔۔

کچھ نہیں ہوا تانیہ عائشہ کو پریشان چھوڑے وہاں سے بھاگ گئ۔۔۔

اس کے پیچھے ہی آریان کو باہر آتا دیکھ عائشہ کو معاملہ کچھ کچھ سمجھ آنے لگا۔۔

کیا کیا تم نے اس کے ساتھ اتنی گھبرائ ہوئ یہاں سے گئ عائشہ سوالیاں نظروں سے اس کی جانب دیکھنے لگی۔۔

میں نے تو کچھ نہیں کیا بس پیار سے سمجھایا میرے پیار سے سمجھانے پر ہی اتنا ڈر گئ اگر غصے سے سمجھاتا تو کیا ہوتا اس کا آریان ہنستے ہوئے سگریٹ کا پیکٹ جیب سے نکالے منہ میں دبا گیا۔۔۔

آریان تم ٹھیک نہیں کر رہے زبردستی کر کے پیار حاصل نہیں کیا جاتا اسے تھوڑا ٹائم دو مجھے یقین ہے وہ سب سمجھ جائے گی یو ڈرادھما کہ کر تم اپنا پیار حاصل کر و گئے ایسے تو وہ تم سے کبھی پیار نہیں کر پائے گی عائشہ اپنے ضدی بھائ کی طرف دیکھنے لگی جو بس اپنی ہی کرنا جانتا تھا۔

میں نے کوئی اس کے ساتھ زبردستی نہیں کی اور نہ ہی ڈرایا دھمکایا میں نے تو بہت پیار سے سمجھایا

آریان کے لب سگریٹ کے نیچے سے مسکرائے اور آنکھیں چمک اٹھی۔۔
مطلب عائشہ کو سمجھ نہیں آئی۔۔

تو پھر وہ رو کیو رہی تھی اور اس کا بدن بھی کانپ رہا تھا۔۔
وہ تو تم اب اس سے ہی پوچھنا میرے اتنے پیار سے سمجھانے پر بھی اس کا یہ حال کیو تھا۔۔
آریان اپنی شیطانی مسکراہٹ سجائے آگے کی طرف بڑھا۔۔۔
***

تانیہ کے جذبات بدلے رہے تھے دل ایک بار پھر دھڑکنا شروع ہوا تھا۔۔
سال پہلے جس دل نے کبھی کسی سے پیار نہ کرنے کی ٹھانی تھی آج وہی دل ایک بار پھر ان راہوں پہ چلنے کے لیے اکسا رہا تھا۔۔

دنیا خوبصورت لگنے لگی تھی لوگ اچھے اور سچے لگنے لگے تھے۔۔۔
اب اس کا چھوٹا دکھ اور اذیت نہیں کسی اپنے کا ہونے کا احساس دلاتا تھا۔۔۔۔
سب بدلہ بدلہ سا لگ رہا تھا آریان کا اسے اہمیت دینا اپنا پاگل پن دیکھانا اچھا لگنے لگا تھا۔۔
لیکن اس سب کے باوجود اپنی فیلنگ کو بیان نہیں کر سکتی تھی اپنے ماضی میں کیئے گئے گناہ کو بھولا نہیں سکتی تھی۔۔
اسے ڈر تھا اگر آریان اور اس کے گھر والوں کو جب اس کی سچائی پتہ چلے گی کہ میں ایک خونی ہو میری بہن اور میرا باپ میری وجہ سے اس دنیا سے چلے گئے تھے تو سب ختم ہو جائے گا یہ لوگ بھی اسے ایک قاتل سمجھ کہ نفرت کرے گئے بس نفرت۔۔اور آریان جو اس کے لیے پاگل ہوئے جا رہا ہے اس کی سچائی سامنے آتے ہی ایک سکینڈ میں اسے چھوڑ کر چلا جائے گا کون مرد ایسی عورت کہ ساتھ رہنا چاہیے گا جس کہ دل میں پہلے کوئی اور مرد تھا۔۔
اب حالات جیسے بھی ہو لیکن اس کا ماضی اتنا دردناک تھا کہ ایسے آگے بڑھنے سے روک رہا تھا۔۔۔

اس نے بھی ٹھان لی تھی کہ کبھی آریان کو اپنی سچائی نہیں بتائے گی اور نہ ہی کبھی اپنے جذبات اس پر واضع ہونے دے گی۔۔۔۔

اسے اب کسی بھی طرح اس رشتے سے چھٹکارا پانا تھا جو نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے اور آریان کا درمیان بن چکا تھا۔۔

آریان کا پاگل پن دن بہ دن بڑھتا دیکھ اس کے دل و دماغ میں ایک ڈر سا بیٹھ گیا تھا۔

کسی بھی طرح اسے آریان سے دور جانا تھا اس سے پہلے وہ اس کے جذبات اور دل کی کیفیت کا اندازہ لگاتا اور کچھ ایسا کرتا جس سے اس کے پاوں پیچھے لینے مشکل ہو جاتے۔۔۔

**

اندر آجاوں تانیہ۔۔ عائشہ تانیہ کو گیٹ کے پاس کھڑا دیکھ اسے کے پاس آئی۔۔

عائشہ کی روز روز کی ضد پر تانیہ آج اس کے ساتھ اس کے گھر آہی گئی تھی لیکن اندر جانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی نہیں چاہتی کہ آریان کا سامنا ہو وہ تو اللہ کا شکر ہے کچھ دن سے وہ یونیورسٹی نہیں آرہا تھا تو کچھ دن اس کے پاگل پن سے بچی ہوئی تھی اب خود ہی اس کہ گھر آکر اس کا پاگل پن نہیں جھیلنا چاہتی تھی

--

کیا ہوا اب اتنی پاس آ ہی گی ہو تو اندر بھی آجاوں ڈیڈ گھر ہی ہے تم سے مل کر بہت خوش ہو گئے۔

آریان۔۔۔تانیہ مشکل سے بولی جھجک ہی اتنی محسوس ہو رہی تھی۔۔

وہ گھر نہیں ہے وہ اس ٹائم آفس ہوتا ہے آج کل اس کا بیزی شیڈول چل رہا ہے تم فکر نہ کرو آجاوں۔

عائشہ اس کا ہاتھ تھامے اندر لے گئ۔۔

تانیہ دلاور سے مل کر بہت خوش ہوئ تھی بلکل اسے اپنے پاپا جیسے لگے اچھے اخلاق کے مالک

بیٹا آریان نے جو تمہارے ساتھ کیا اس کے لیے میں بہت شرمندہ ہو دلاور اپنا سر جھکا گیا

تانیہ کا دل بھر آیا آخر کو وہ بھی اس ساری سیچویشن سے گزر چکی تھی۔

نہیں انکل آپ کیو شرمندہ ہو رہے ہیں آپ کی کیا غلطی اس میں آپ شرمندہ نہ ہو بولنا تو بہت کچھ چاہتی تھی لیکن بھول نہیں پائ۔۔ ظاہر ہے ہر والدین اپنی

اولاد کو اچھی سے اچھی پرورش دینے کی کوشش کرتا ہے یہ اولاد پہ ڈیپینڈ کرتا ہے وہ والدین کا سر شرم سے نیچا کرتا ہے یہ فخر سے اونچا۔۔

آؤ تانیہ میں تمہیں اپنا روم دیکھاتی ہو عائشہ ماحول کو خوشگوار کرنے کے لیے تانیہ کا ہاتھ پکڑے اپنے کمرے میں لے گئ۔۔

دونوں ایک دوسرے کہ ساتھ اتنا مصروف ہو گئ تھی کہ ٹائم کا پتہ ہی نہ چلا تھا۔۔۔۔۔۔

سارا گھر دیکھ لیا اور پیٹ بھر کھانا بھی کھا لیا آؤ اب میں تمہیں آریان کا روم دیکھاتی ہو اس کا روم پورے گھر کا بیسٹ روم ہے عائشہ تانیہ کا ہاتھ پکڑے آریان کے روم کی طرف بڑھی۔۔
نہیں اب میں ہوسٹل جاوں گی بہت ٹائم ہو گیا ہے وارڈن انسلٹ کرے گئ۔۔
یار ابھی تو صرف چار بجے ہے کچھ نہیں ہوتا تھوڑا سا ٹائم لگے گا آریان بھی رات کو ہی آئے گا اسکی ٹینشن بھی لینے کی ضرورت نہیں۔۔

تانیہ کو کھینچے آریان کے روم میں لائی پورا روم وائٹ بلیو تھا اس کی آنکھوں کی طرح کلر سے لے کر فرنیچر تک سب کچھ وائٹ تھا بائیں طرف کھڑکیوں کے آگے بڑے بڑے بلیو بھاری پردے لگے ہوئے تھے جو اس کمرے کی شان کو بڑھا رہے تھے اور دائیں طرف ڈریسنگ ٹیبل پر طرح طرح کی پرفیوم اور جیل سیٹ تھی کمرے کے اندر ہی ایک اور کمرا تھا جہاں شاید ورڈروب سیٹ تھی درمیان جہازی سائز بیڈ اپنی مثال آپ تھا۔۔

بیڈ کے پیچھے لگی بڑی سے تصویر جس میں آریان اپنے سکس پیک کی نمائش کرتا ہوا ایک ہاتھ اپنے بالوں میں پھیرتا بے حد ہینڈ سم لگ رہا تھا۔۔

تانیہ اس کو دیکھ شرما سی گئی دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔

تانیہ اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ گئی جیسے اسے کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہی ہو جو پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو تیار تھا۔۔۔

آریان آفس سے تھکا جیسے ہی اپنے روم میں داخل ہوا سامنے تانیہ اور عائشہ کو دیکھ چونکا۔

تانیہ کو دیکھ اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری آہستہ سے اندر داخل ہوتے عائشہ کو باہر جانے کا اشارہ کرنے لگا تانیہ اس کی آہٹ سے انجان تصویر میں کھوئی ہوئی تھی۔۔

عائشہ نہ میں سر ہلانے لگی آریان کو اندازہ تھا یہ چڑیل اسے اکیلا چھوڑے ہر گز باہر نہیں جائے گی اُس لیے آج پہلی بار اس کے آگے ہاتھ جوڑے باہر جانے کا اشارہ کرنے لگا عائشہ اس پر ترس کھاتی ہوئ اس کہ کان میں دو منٹ کا بولے
باہر چلی گئ

آریان آہستہ سے دروازہ لاک کرتا ہوا اس کے پیچھے جا کھڑا ہوا کتنے دونوں بعد اسے دیکھ رہا تھا اس کی خوشبو محسوس کر رہا تھا
تصویر دیکھنے کی کیا ضرورت ہے جب میں پاس ہو مجھے دیکھ لو وہ بھی لائیو آریان اس کی پشت کو اپنے سینے سے لگائے اس کے کندھے پر اپنی تھوڑی رکھے اس کے کان میں بھاری بھر کم آواز میں بھولا۔
تانیہ ڈر کر اچھلی اپنے آپ کو چھوڑانے لگی
تم کب آئے اور یہ عائشہ کہا گئ تانیہ پورے کمرے میں نظریں دوڑانے لگی۔۔

جب تم میری تصویر میں کھوئ ہوئ تھی تب آیا اور عائشہ کو میں نے یہاں سے بھیج دیا۔
مجھے اندازہ نہیں تھا تم مجھے اتنا مس کرو گی کہ میرے گھر تک ہی آجاو گی آریان اس کی گردن میں منہ دیے اپنے آپ کو ریلکس کرنے لگے۔

میں کوئی تمہیں مس نہیں کر رہی تھی وہ تو عائشہ نے اتنا اسرار کیا تو میں آ گئی میں اب بس جانے ہی والی تھی۔۔

مجھ سے ملے بغیر ہی جانے والی تھی اگر پہلے بتا دیتی تو میں جلدی گھر آ جاتا آریان اس کا روح اپنے سامنے کئے اس کی کمر کو اپنے بازوں میں جھکڑ گیا۔۔
اسی لیے تو نہیں بتایا میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی اب چھوڑوں مجھے جب دیکھو چپکتے رہتے ہو دور رہ کر بھی تو بات ہو سکتی ہے تانیہ اپنے آپ کو چھوڑاتے ہوئے اس کی آنکھوں میں میں دیکھنے لگی جہاں اس کے لیے پیار ہی پیار تھا

دور رہ کر بات کرنے میں مزہ نہیں آتا جو پاس رہ کر آتا ہے میرے پاس آنے پر تمہاری سانسوں کا بھاری ہونا تمہارے دل کا زور زور سے دھڑکنا مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔۔
آریان تھوڑی سے پکڑے اس کا چہرہ اوپر کیے اپنے پیاسے لب اس کے لبوں میں رکھے اپنی پیاس بجھانے لگا آج پہلی بار تانیہ نے کوئی مزاحمت نہ کی تھی بلکہ اس کا پورا ساتھ دیا تھا تانیہ آنکھیں بند کئے اس کے لمس کو محسوس کر رہی تھی

آریان کچھ دیر بعد پیچھے ہوا اور تانیہ کو دیکھنے لگا جو ویسے ہی آنکھیں بند کئے کھڑی تھی۔

تانیہ آریان کو دور ہوتا محسوس کئے اپنی آنکھیں کھولے اس کی گردن میں اپنے دونوں بازوں ڈالے اسے دوبارہ اپنے قریب کر گی آریان اس کا مطلب سمجھتے ہوئے دوبارہ اس کے ہنٹوں پر جھکا اپنی تمام تر شدتیں اس پر لٹانے لگا آریان تانیہ کو ایسے ہی لیے صوفے پر جا بیٹھا دونوں کی تشنگی تھی کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی آریان اس کے ہنٹوں سے ہوتا ہوا اس کی شہ رگ پر اپنے ہونٹ رکھے وہاں پر اپنے دانت گاڑھ گیا تانیہ کی آنکھوں سے آنسو رواتھے لیکن دل اس کی قربت کا طلبگار ہوا بیٹھا تھا۔۔

آریان ایک بار پھر اس کے لبوں پر پوری شدت سے جھکا ساری تھکن ساری ٹینشن ایک پل میں ہوا ہوئی تھی۔۔

اس کی قربت پاتے ہی اس کے عصاب ریلکس ہوئے تھے۔۔

دونوں ایک دوسرے میں اس قدر کھوئے تھے کہ وقت کہ پتہ ہی نہ چلا تھا دروزے کی کھٹ کھٹ پر تانیہ ہوش میں لوٹی اور اپنے اوپر جھکے ہوئے آریان کو ایک جھٹکے سے پیچھے کئے اٹھی۔۔

اس سے پہلے کے تانیہ دروازے کی طرف بڑھتی آریان اس کا ہاتھ پکڑے روک گیا۔

مت جاوں آئی نیڈیو۔۔۔
آریان ایک جھٹکے سے اسے اپنی طرف کھینچے اپنے سینے سے لگا گیا میں نہیں جی سکتا تمہارے بنا بہت پیار کرتا ہو تم سے آریان زور سے اسے خود میں بیچے جانے سے روک گیا۔۔

تانیہ کہ آنسو میں تیزی آئی جانا تو وہ بھی نہیں چاہتی تھی لیکن رک بھی نہیں سکتی تھی اپنا ماضی بھولائے اپنے کو تکلیف میں چھوڑ کر وہ کیسے اپنا گھر بسا سکتی تھی

لیکن میں تم سے پیار نہیں کرتی اور کبھی کر بھی نہیں سکتی سنا تم نے۔۔
تم اور میں کبھی ایک نہیں ہو سکتے
تانیہ اپنا پورا زور لگائے آریان کو پیچھے کیئے دروازہ کھولے روتی ہوئی باہر بھاگ گئی

عائشہ جو باہر کھڑی تھی اسے ایسے روتا ہوا دیکھ اس کے پیچھے بھاگی مگر افسوس تب تک وہ جا چکی تھی۔۔۔

آریان غصے سے کمرے کی ساری چیزیں توڑنے لگا

پہلی بار خود کو اتنا بے بس محسوس کر رہا تھا اپنے اتنے پاس کیئے کیسے منہ موڑے بھاگ گئی تھی۔۔

غصہ تھا کہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا آج پہلی بار اسے احساس ہوا تھا کہ وہ بھی اس سے پیار کرتی ہے دل میں جیسے سکون سا اترا تھا۔

دوسرے ہی پل اسے یو پرایا کر کے چلی گئی جیسے جانتی بھی نہ ہو آریان سب چیزیں توڑ پھوڑ کیئے واشروم میں شاور آن کیئے اس کے نیچے کھڑا ہو کر اپنا دماغ ٹھنڈا کرنے لگا اس کے سارے جذبات اجاگر کیئے کیسے روح موڑ گئی تھی ظالم ۔۔۔

آریان تانیہ کو دیکھے آریان کے روم میں آئی۔

پورا روم بکھرا دیکھ عائشہ خیران ہوئی پورا روم بکھرا پڑا تھا برانڈ نیو پرفیوم کی بوتل زمین پر ٹوٹی پڑی تھی۔۔

معاملہ عائشہ کی سمجھ سے باہر تھا۔۔

آریان کیا ہوا ہے تم دونوں کے بیچ عائشہ واشروم کے دروازے کو کھٹکھٹاتے ہوئے بولی۔۔

کچھ نہیں ہوا آریان باہر نکلے ورڈروب سے اپنے کپڑے نکالے واپس واشروم میں بند ہو گیا۔۔

ایسے کیسے کچھ نہیں ہوا تانیہ بھی روتے ہوئے گئی ہے اور تم نے بھی اپنے پورے کمرے کا خشر بھگاڑا ہوا ہے۔۔

کیا بات ہوئی تم دونوں میں عائشہ دروزے سے لگی سوال پہ سوال کئے جا رہی تھی۔

بولا نہ کچھ نہیں ہوا کیو سر کھا رہی ہو آریان چینج کر کے باہر نکلتا ہوا بھڑک گیا۔

آریان بتاو مجھے کیا کیا ہے تم نے مجھے تمہیں اس کے ساتھ اکیلا چھوڑ کر جانا ہی نہیں چاہیے تھا۔

کتنا رو رہی تھی وہ۔

تمہیں اس کی بہت فکر ہے اور اس کا کیا جو وہ میرے ساتھ کرتی ہے

کیا کیا اس نے تمہارے ساتھ مجھے بھی تو پتہ چلے عائشہ اس کے ہاتھ سے ٹاول پکڑ گئی جو پیچھلے پانچ منٹ سے اپنے بالوں پر رگڑ رہا تھا۔

اسی سے پوچھ لینا اب جاوں یہاں سے جب دیکھو سر پر سوار رہتی ہو آریان ٹاول اس کے ہاتھ سے کھیچتا ہوا ناگواریت سے بولا۔۔

میں ڈیڈ کو بتاوں گی تمہاری حرکتوں کے بارے میں وہی تمہیں ٹھیک کرے گئے عائشہ اسے دھمکی دیتے ہوئے باہر نکلی۔۔

بتا دینا جیسے بتانا ہے مجھے کسی کی پرواہ نہیں آریان اونچی آواز میں بڑبڑاتا ہوا سگریٹ کے پیکٹ میں سے سگریٹ نکلے اسے سلگائے لبوں سے لگا گیا

سگریٹ منہ سے لگائے کھڑکی کے پاس کھڑے ہو کر اپنے عصاب درست کرنے لگا۔۔۔

***

تانیہ اپنے آنسو صاف کیے روم میں داخل ہوئی

جہاں اس کی روم میٹ اپنے کاموں میں بیزی تھی اس کو دیکھ اس کی جانب بڑھی اور اس کے لیٹ آنے پر سوال پوچھنے لگی۔

تانیہ سب کی باتوں کو اگنور کیے اپنا سارا سامان پیک کیے بنا کیسی سے کچھ بولے ہوسٹل سے باہر نکلی اور ٹیکسی لیے ہوٹل پہنچی۔۔

وہاں سے فون پر اپنی پاکستان کی ٹیکٹ کنفرم کروائے فون بند کر کے سیم نکال گئی ۔۔۔

جو بھی ہو رہا تھا سہی نہیں ہو رہا تھا اب یہاں رکنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا اس سے پہلے اپنے آپ کو ہارتی اسے یہاں سے جانا ہی تھا ہر حال میں۔

اسی لیے ہوسٹل بھی بنا کسی کو کچھ بتائے یہاں چلی آئی جانتی تھی وہ وہاں ضرور آئے گا۔۔

تانیہ ہوٹل کی کھڑکی پر کھڑی اپنے آنسو بہانے لگی خوشیاں اس کے نصیب میں لکھی ہی نہیں تھی اسے اپنے کئے کی سزا مل رہی تھی نہ جانے یہ سزا کتنی لمبی ہونے والی تھی۔

آریان اور اس کی فیملی اس کی سچائی جاننے کے بعد اس سے نفرت کرتے اس سے اچھا تھا خود ہی ان سے دور چلی جائے کم سہ کم اسے برا تو نہ سمجھے گئے۔۔ اس کے جانے کے بعد اچھے الفاظوں سے یاد تو کرے گئے۔۔

تانیہ کو اس وقت یہی سہی لگ رہا تھا۔۔

آئی تو اکیلی تھی لیکن یہاں سے کچھ بری اور کچھ اچھی یادیں لے کر جارہی تھی

--

آریان کے ساتھ گزارے چند گھنٹے اس کی زندگی کے سب سے خوبصورت تھے اپنی سانسوں میں بسائے اس کی یادوں کے سہارے واپس جارہی تھی۔۔۔
جانتی تھی اسے بنا بتائے جانا سہی نہیں تھا اگر بتاکر جاتی تو پاگل دیوانہ انسان اسے کبھی نہیں جانے دیتا اور چھوڑ کر جانے کی وجہ ضرور پوچھتا سوال پہ سوال کرتا۔۔
آج جب اس نے جانے سے روکا تو تانیہ کا دل کیا پھوٹ پھوٹ کر روئے اور ہمیشہ کے لیے ایسے ہی اس کے سینے سے لگی رہے۔۔
لیکن ڈر جو دل میں گھر کئے بیٹھ گیا تھا اس سے کیسے نجات حاصل کرے۔
سچائی جاننے کے بعد اگر وہ چھوڑ جاتا ٹکرا دیتا تو شاید جی نہیں پاتی مرجاتی اب کچھ اور برداشت کرنے کی ہمت نہیں تھی اس میں۔۔
اپنے آنسو صاف کئے دل کو دلاسہ دیے بیڈ پر کمبل اوڑھے آنکھیں بند کرگئی

****

رات بھر سگریٹ نوشی کرنے سے اس کے گلابی ہونٹ نیلے پڑے ہوئے تھے آنکھیں نیند سے بوجھل تھی دل کو ایک پل بھی چین نہیں آ رہا تھا۔
بے چینی حد سے زیادہ تھی۔۔
رات بھر اس دشمن جان کے بارے میں سوچتے گزری تھی۔۔
اب بھی دل کو کہی چین نصیب نہیں ہو رہا تھا۔
رات کو اس پر بے حد غصہ تھا اس لیے اس کے پاس نہیں گیا اگر جاتا تو ضرور کچھ الٹا سیدھا کر بیٹھتا۔۔۔
لیکن اب اس کو دیکھے بنا دل کو چین بھی نہیں آ رہا تھا جلدی سے اٹھتے ہوئے فریش ہو کر بائیک کی چابی پکڑے باہر نکلا۔۔

صبح کے چھ بجے ہوسٹل کے باہر کھڑا کال پہ کال کرنے لگا لیکن نمبر بند آ رہا تھا بے شمار فون کال کیئے آریان ہوسٹل کے گیٹ کے پاس گیا جہاں سیکیورٹی گارڈ وہاں اسے اندر جانے سے روک گیا۔۔

آریان گارڈ کو دھکا دیتے ہوئے اندر بڑھا۔۔
سکیورٹی گارڈ ہوسٹل کے عملے کو انفارم کیئے اس کے پیچھے بھاگا۔۔

آریان تانیہ کا نام پکارتا ہوا ایک ایک روم چیک کرنے لگا
تمام گارڈ اس کے پیچھے لگے ہوئے تھے اور آریان بھاگتے ہوئے تانیہ کو آوازے لگا رہا تھا پانچ چھ گارڈ آریان کو جھکڑے باہر لائے۔۔
آریان اپنے آپ کو چھوڑا رہا تھا اور تانیہ کو پکار رہا تھا تمام لڑکیاں باہر نکل آئ تھی ہوسٹل کا سارا اعملہ باہر گیا تھا اور سب اس پاگل لڑکے کو دیکھ رہے تھے جو کب سے صرف ایک ہی نام پکار رہا تھا۔۔

تانیہ کہا تانیہ کو بلاو مجھے اس سے بات کرنی ہے آریان مزاحمت بند کئے سکون سے کھڑا بولا۔۔

وہ یہاں نہیں ہے وارڈن سب روم چیک کئے سب لڑکیوں سے پوچھتے ہوئے نیچے آئے اسے بتانے لگی۔۔
یہاں نہیں مطلب ؟کل سب سامان لیے وہ یہاں سے جا چکی ہے۔
کہاں گئی ہے آریان اپنا غصہ کنڑول کئے بولا۔
پتہ نہیں اپنا سامان پیک کیا اور چلی گئی کسی کو نہیں بتا کر گی کہا جا رہی ہے۔۔

ایسے کیسے جا سکتی ہے وہ آپ کیسے اسے جانے دے سکتے ہیں وہ تو یہاں کسی کو جانتی بھی نہیں ہے۔۔

دیکھے یہاں سٹوڈنٹس اپنی مرضی سے آتے ہیں اور اپنی مرضی سے چلے جاتے ہیں ہم کسی کو روک نہیں سکتے آپ پلیز ہمیں مزید پریشان مت کریں۔۔

آریان ایک نظر سب پر ڈالے ہوسٹل سے باہر نکل گیا۔

کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہاں جائے فون بھی بند آ رہا تھا غصے سے زور سے اپنا ہاتھ دیوار میں مار گیا

ہاتھ سے خون بہنے لگا لیکن پروا کیسے تھی

کوئی دوست بھی نہیں تھا جس کے پاس جاتا عائشہ کو بھی کچھ پتہ نہیں تھا۔۔۔

بے مقصد بائیک سڑک پر دوڑانے لگا شاید کہی نظر آ جائے۔۔

یونیورسٹی بھی ساری چیک کر چکا تھا کہی نہیں مل رہی تھی۔۔۔۔

آریان کے دل میں طرح طرح کے خیال پیدا ہو رہے تھے اپنے آپ کو کوس بھی رہا تھا کیو جانے دیا اسے اس وقت روتا ہوا چہرہ بار بار اس کی آنکھوں کے سامنے آ رہا تھا۔۔

اب بس ایک ہی راستہ پولیس میں رپورٹ۔۔

تھکا ہارا آریان دوپہر کے وقت گھر پہنچا دلاور اور عائشہ اسے ایسے دیکھ گھبرا گئے ۔۔
اجڑی حالت بکھرے بال نیلی آنکھیں جو اس وقت سرخ ہوئ پڑی تھی۔۔۔
کیا ہوا آریان دلاور اسے دیکھتے ہی اس کے طرف بڑھے۔۔۔
ڈیڈ وہ چلی گیٔ مجھے چھوڑ کر چلی گی آریان روتا ہوا دلاور کے گلے جا لگا۔
کون چلی گیٔ بیٹا اور تم نے اپنی حالت کیا بنا رکھی ہے۔
تانیہ۔۔ڈیڈ تانیہ مجھے چھوڑ کر چلی گیٔ میں نے اسے کتنا ڈھونڈا لیکن مجھے کہی نہیں ملی پتہ نی کہا چلی گیٔ ہے۔۔
اپنے بھائ کی ایسی حالت دیکھ عائشہ کے آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے۔۔
اسے اندازہ نہیں تھا تانیہ سے اتنا پیار کرتا ہے۔
کچھ نہیں ہوگا مل جائے گیٔ کہی نہیں جاتی وہ تم ایک مرد ہو کر رو رہے ہو بہادر بنو جاوں فریش ہو کر آو میں تمہارے ساتھ چلتا ہوا سے ڈھونڈنے چلو شاباش جاوں فریش ہو کر آو۔۔۔
دلاور سے بیٹے کا دکھ دیکھا نہیں گیا۔۔۔

اتنے لاڈ سے بڑا کیا تھا ہر خواش پوری کی تھی اور اب اسے ایسے روتا ہوا کیسے دیکھ سکتے تھے۔۔

***

چھ مہینے کے بعد۔۔۔

بلیک سوٹ بوٹ پہنے ترتیب سے بال سیٹ کئے کان میں بلوتوتھ لگائے گاڑی سے نکلتے ہوئے ایک بڑی ساری بلڈنگ میں داخل ہوا لیفٹ میں داخل ہوئے فیفتھ فلور پر پہنچا۔۔
جیسے ہی لیفٹ سے باہر نکل کر اپنے آفس میں داخل ہوا تمام آفس ورکر اسے دیکھ اختراام میں کھڑے ہو گئے۔۔
انگلش میں تیز تیز کسی سے بات کرتا ہوا اپنی آن بان شان لیے اپنے کیبن کی طرف بڑھا۔۔

صدیق صاحب ان لوگوں کو کال کر کے منع کر دے میں ایسے لوگوں کے ساتھ ہر گز کام کرنا پسند نہیں کرتا جو وقت کی قدر نہ کرے۔۔۔

آریان غصے سے بھرا اپنی انگلیاں لیپ ٹاپ پر چلاتا اپنی مینجر سے مخاطب ہوا۔۔
سر وہ بہت معذرت خواہ تھے کہہ رہے تھے اگر ایمر جنسی نہ ہوتی تو کبھی بھی آج کی میٹنگ کینسل نہیں کرتے۔
اتنی بھی کیا لاپرواہی ہوئی انفارم تو کر سکتے تھے جو بھی ہو آپ انہیں منع کر دے اور دوسری پارٹی کو کال کر دے جو ہم سے ملنا چاہتے تھے میرے شیڈول کے مطابق ٹائم سیٹ کر لے اور مجھے میل کر دینا نظریں ہنوز لیپ ٹاپ پر تھی اور انگلیاں سپیڈ سے چل رہی تھی۔۔

اب آپ جا سکتے ہیں آریان مینجر کو ایسے ہی کھڑا دیکھ گویا ہوا۔۔
مینجر سر ہلاتا ہوا باہر کی طرف بڑھا۔۔
مینجر کے جاتے ہی آریان کی انگلیاں رکی اور سکون حاصل کرنے کے لیے چیئر سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر گیا۔۔

ان چھے مہینوں میں ایک پل بھی سکون سے نہ گزارا تھا دل جیسے پھتر کا ہو گیا تھا سینے میں ہر وقت ایک آگ سی جلتی رہتی تھی جو اسے اک انگارہ بنائے ہوئے تھی نیلی آنکھیں جن میں ہر وقت سرخی رہتی تھی ہنسا تو جیسے بول ہی گیا تھا بس یاد تھا تو اس دشمن جان کا آخری لمس آخری الفاظ جو ابھی بھی اس کے کانوں میں گونجتے تھے کتنی آسانی سے اسے بیوقوف بنا گئی تھی

کہا کہا نہیں ڈھونڈا تھا اسے ہر جگہ اسے تلاش کیا تھا یونیورسٹی کا ہر ایک پیپر چھان مارا تھا شاید کوئی ایڈریس مل جائے مگر بے سود سب کچھ ختم کر کے جا چکی تھی بہت دور پورے ایک پلان کے ساتھ نہ جانے کتنی ہی راتیں جاگ کر گزاری تھی اتنا تو وہ جانتا کہ وہ اس سے پیار کرنے لگی تھی اس کی آنکھوں سے صاف جھلک رہا تھا پھر اچانک ایسا کیا ہوا کے سب چھوڑ کر پاکستان چلی آئی تھی پیچھلے ایک مہینے سے پاکستان میں آئے اسے ڈھونڈنے میں ہی مصروف تھا۔۔ لیکن کہی کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا لیکن تلاش ابھی بھی جاری رکھی تھی اسے اپنی محبت پر پورا یقین تھا سچی محبت کی تھی اس نے سچے دل سے اپنا سب کچھ اسے مانا تھا پوری زندگی اس کی قربت میں گزارنے کا خواب دیکھا تھا اسے اپنے روح میں بسا لینے کا خواب چھے مہینوں میں جنون کم ہونے کی جگہ الٹا بڑھا ہی تھا اسے پا لینے کا جنون اور یہ جنون نہ جانے کس حد تک جانے والا تھا اس بات سے تو آریان بھی انجان تھا۔۔۔۔

***

آج آفس سے چھٹی کئے پورے گھر کی صفائ کرنے کے بعد اب کیچن میں کھڑی اپنے لیے کھانا بنا رہی تھی سارا دن آفس گزارنے کے بعد گھر کے لیے ٹائم ہی نہیں بچتا تھا اور میڈ بھی نہیں رکھ سکتی تھی گھر تو کوئ ہوتا نہیں اور پورا گھر ایک میڈ کے حوالے نہیں کر سکتی تھی۔۔
آفس میں آج کوئ کام نہ تھا تو گھر کی صفائ کے بارے میں سوچا اور صبح سے لگی اب فارغ ہوئ تھی۔۔

اپنے لیے کھانا بنائے پیلٹ میں نکالے ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھے کر کھانے لگی۔۔
اسکی قسمت میں شاید اکیلا پن ہی لکھا تھا اور یہ بھی اس نے خود ہی چنا تھا اپنے لیے۔۔
کسی نے اس سے واپس آنے کی وجہ نہ پوچھی تھی اور نہ ہی اس کا حال چال پوچھا تھا کیسی تھی کیو واپس آگی کیا ہوا ہے کچھ بھی نہیں یہاں تک اس کی اپنی ماں نے اسے کے ساتھ رہنے سے انکار کر دیا تھا۔۔

تانیہ کتنی ہی بار رخسار کو گھر آنے کا بول چکی تھی اتنا بڑا گھر اسے کھانے کو دوڑتا تھا دم گھٹتا تھا اس کا لیکن رخسار نے ایک قاتل کے ساتھ رہنے سے صاف انکار کر دیا تھا ان کا کہنا تھا جب تک موت نہیں آجاتی تب تک اپنے بیٹے کے پاس ہی رہے گی۔۔

۔تانیہ حماد سے بھی نہ جانے کتنی بار معافی مانگ چکی تھی لیکن سب پتھر دل بنے بیٹھے تھے کوئی معاف کرنے کو تیار ہی نہیں تھا یہ جانے بغیر کے اس چھوٹی سی جان پر کیا گزر رہی ہو گئی۔۔

موت سب کو آنی ہے کوئی جلدی چلا جاتا ہے تو کوئی لیٹ کسی کی موت کا ذمہ دار کسی انسان کو ٹھرانا غلط بات ہے سب کی موت برحق ہے اور ان کی موت ایسے ہی لکھی تھی اگر تانیہ نہ بھی ہوتی تو پھر بھی ان کی موت یقینی تھی ان کی زندگی ہی اتنی لکھی تھی۔۔

خالی گھر تانیہ کو کھانے کو دوڑتا تھا گھر رہ کر پاگل ہونے سے اچھا تھا کوئی کام کر لیتی اسی لیے تانیہ نے آفس جوئن کرنے کا فیصلہ کیا تھا حماد کو بھی اس میں کوئی مسلہ نہ تھا۔

اپنے آپ کو کام میں اس قدر مصروف کر چکی تھی کہ کسی کے بارے میں سوچنے کا ٹائم ہی نہیں ملتا تھا رات دن بس کام میں لگی رہتی تھی تا کہ دماغ ہر وقت مصروف رہے اور اس کی یادوں سے بچی رہے لیکن جب بھی اس کی یاد آتی تھی دل خون کے آنسو روتا تھا۔۔

لیکن جن آنکھوں میں اس نے اپنے پیار جنون دیکھا تھا ان آنکھوں اپنے لیے نفرت دیکھنے کی اس میں ہمت نہ تھی۔۔

اپنی زندگی میں آریان نام کا چیپٹر چھ مہینے پہلے ہی ختم کر آئ تھی اور اپنے آپ کو کام میں اس قدر مصروف رکھنا چاہتی تھی کہ اس کی یادیں بھی آہستہ آہستہ ختم ہو جائے۔۔۔

***

مجھے بہت خوشی ہوئی کہ آپکی کمپنی ہمارے ساتھ کام کرنے کے لیے تیار ہے۔۔ حماد آریان کے سامنے والی چیئر پر بیٹھا اس کی آنکھوں میں دیکھے مسکراتے بولا

۔۔

ہمیں بھی خوشی ہو ہے کہ آپ جیسے ٹائم کی رسپیکٹ کرنے والے لوگ ہمارے کمپنی سے جوڑے گئے مجھے امید ہے ہم دونوں کا ساتھ دونوں کمپنیوں کے لیے فائدہ مند ثابت ہو گا۔۔۔

آپ کچھ آئیڈیا ہمارے ساتھ شئیر کرنا چاہتے تھے۔

آریان بلیوٹوپیس میں موجود چیئر پر ٹانگ پہ ٹانگ رکھے ہاتھ سے اشارہ کئے سامنے بڑی سی ایل ڈی پہ اپنی نظریں جما گیا۔۔۔۔

حماد اپنا لیپ ٹاپ اس سے کونکٹ کئے اپنے آئیڈیا آریان کے ساتھ شئیر کرنے لگا جو آریان کو کافی ایمپریسیو لگ رہے تھے۔۔۔۔

مجھے آپ کے آئیڈیا اچھے لگے میں اگریمنٹ بنوا دیتا ہو آپ اس پہ سائن کر دینا ۔۔

اوکے۔۔۔۔

اب میں چلتا ہو۔۔

حماد آریان سے ہاتھ ملائے اپنا سامان سمیٹے باہر کی طرف بڑھا۔۔

***

آج خیرت تو ہے پوری کمپنی میں اتنی افرا تفری کیوں مچی ہوئی ہے تانیہ جیسے ہی آفس میں داخل ہوئی سب ورکر کو ادھر اودھر بھاگتا دیکھ خیرانگی سے دیکھنے لگی --

ہمارے نیو پاٹنر جن کے ساتھ ہم نے بہت بڑا پروجیکٹ سائن کیا ہے وہ یہاں آ رہے ہیں حماد سر کا کہنا ہے سب کام اچھے سے ہونے چاہیے کوئی گڑبڑ نہیں ہونی چاہیے اسی لیے سب لوگ اپنا اپنا کام ختم کر رہے اور آپکو بھی میٹنگ روم میں آنے کے لیے بولا لیلی لیپ ٹاپ میں جھکی تیز تیز بولی --

تانیہ میٹنگ روم کی طرف بڑھی جہاں سب پہلے سے موجود پروجیکٹ کے بارے میں ڈسکس کر رہے تھے تانیہ چلتی ہوئی اندر آئی اور حماد کے ساتھ والی چیئر پر بیٹھ گئی -

گائز اب جب سب پہنچ چکے ہیں تو میں ایک بات کلیر کر دینا چاہتا ہو یہ پروجیکٹ اس کمپنی کے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے پیچھلے کئی مہینوں سے میں اس کمپنی کے ساتھ پاٹنر شیپ کی کوشش کر رہا تھا اب جا کر میری محنت رنگ لائی ہے --

اگر ہمارے پروڈکٹس انہیں پسند آجاتے ہیں تو ہماری کمپنی کو بہت فائدہ حاصل ہو گا۔۔۔

اس لیے کسی بھی قسم کی کوئی غلطی نہیں ہونی چاہیے جو بھی کام کیا جائے اسے دوبارہ ری چیک کیا جائے غلطی کی کوئی گنجائش نہیں ہونی چاہیے حماد ایک ایک لفظ پر زور دیے بولا۔۔

سب ہاں میں سر ہلا گئے۔۔

تانیہ بھی ہاں میں سر ہلا گئی ابھی ایک مہینہ ہوا تھا اسے کمپنی جوئن کئے زیادہ کچھ جانتی تو نہیں تھی لیکن جو بھی کام اسے حماد دیتا پوری لگن سے پورا کرتی اور زیادہ سے زیادہ کام لینے کی کوشش کرتی تھی۔۔۔

سر مسٹر آریان آگئے ہیں حماد کا مینجر میٹنگ روم میں داخل ہوئے بولا۔۔

آریان کہ نام پر تانیہ کا دل دھڑکا اور دماغ سن پڑ گیا۔

ہیلو۔۔۔ مسٹر آریان کیسے ہیں آپ حماد آگے بڑھتا ہوا آریان سے ہاتھ ملائے گلے لگا۔۔۔

تانیہ کی اس طرف کمر ہونے کی وجہ سے کچھ دیکھ نہیں پا رہی تھی لیکن اپنی آنکھیں بند کئے اللہ سے دعا گو تھی کہ جو وہ سوچ رہی ہے وہ نہ ہو دنیا میں اور بھی تو لوگوں کے نام ہوتے ہیں۔۔

آریان فل وائٹ ٹو پیس پہنے براون بالوں کو مہارت سے جیل سے سیٹ کئے اپنی نیلی آنکھوں سے چشمہ اتارے فل اٹیٹوڈ میں سب کو سلام کرتے ہوئے آگے کی طرف بڑھا اور جیسے ہی آگے بڑھا سر جھکائے بیٹھی تانیہ کو دیکھ اس کہ قدم وہی تھم سے گئے آنکھیں اس پر ٹھہر سی گئی۔۔

تانیہ بھی آہستہ سے سر اٹھائے اس کی طرف دیکھنے لگی دونوں کی آنکھیں پل بھر کو ملی۔۔

تانیہ فورن سے نظریں چرا گئی نہ جانے اس ایک سکینڈ میں کتنی دعائیں مانگ چکی تھی اس کے سامنے نہ آنے کی اسے اپنا وہم سمجھنے کی لیکن سب بے کار۔۔

آریان اس پر نظریں ٹھکائے چیئر پر بیٹھا کتنی ترسی تھی نگاہے اس دشمن جان کے صرف ایک دیدار کے لیے کتنا تڑپا یا تھا اس نے اور آج سامنے بیٹھ کر نظریں چرا رہی تھی انجان بننے کا تماشہ کر رہی تھی۔۔

مسٹر آریان پریزینٹیشن شروع کریں حماد اسے کھویا ہوا دیکھ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔

تانیہ اپنی نظریں گھماتی ہوئی ادھر ادھر دیکھنی ہوئی مصنوعی مسکرانے لگی۔۔
ہاں کریں شروع آریان اپنی نظروں کا زاویہ بدل گیا لیکن غصے کی وجہ سے نسیں ابھر رہی تھی آنکھوں میں سرخی اتر آئی تھی۔۔۔۔

لائٹ بند ہوتے ساتھ ہی حماد بڑی سی سکرین پر موجود چیزوں کے بارے میں بتانے لگا آریان کی نگاہیں بھٹک کر تانیہ پر جا رہی تھی لیکن تانیہ بلکل انجان بنے بیٹھی اس کہ غصے کو بڑھانے کا سبب بن رہی تھی۔۔

**

میٹنگ ختم ہونے کے بعد تمام ایگریمنٹ پر سائن کئے آریان اپنے غصے پہ قابو پائے الودع کہتا ہوا باہر نکلا۔۔

ارے آریان تو اپنا موبائل یہاں ہی بھول گیا تانیہ جلدی موبائل اسے دے آو ورنہ وہ چلا جائے گا حماد موبائل تانیہ کو پکڑاتے ہوئے لیپ ٹاپ پر بیزی ہو گیا۔

تانیہ موبائل پکڑے سوچوں میں پڑ گئی اُس وقت وہ ہر گز اس کا سامنا نہیں کرنا چاہتی۔۔
کیا ابھی تک گئی نہیں وہ چلا جائے گا حماد اسے ایسے ہی کھڑا دیکھ بولا۔۔

میں بس جا ہی رہی تھی تانیہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی باہر کی طرف بڑھی اور دل میں دعا کرنے لگی کہ وہ چلا گیا ہو۔۔

بلکل آہستہ آہستہ قدم اٹھائے تانیہ لیفٹ تک پہنچی اسے پوری امید تھی جتنے غصے میں وہ لگ رہا تھا اس ٹائم تک تو چلا بھی گیا ہو گا لیفٹ کو بند دیکھ تانیہ اللہ کا شکر ادا کرتی پلٹی ہی تھی کہ کسی نے زور سے اس کا بازوں پکڑ کر لیفٹ کہ اندر کھینچا اور لیفٹ کا بٹن دبا گیا

تانیہ زور سے اس کے چوڑے سینے سے آ لگی۔۔
آریان اسے دونوں بازوں سے تھامے لیفٹ کی دیوار کے ساتھ پن اپ کرے اس کے بے حد قریب ہوا۔۔

آریان۔۔۔تانیہ اپنا ہلک تر کرتی اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی جو سرخ ہوئی پڑی تھی۔۔

بلکل خاموش آریان اس کی پیشانی پر اپنی پیشانی رکھے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھے اسے چپ کروا گیا۔۔

کہا کہا نہیں ڈھونڈا میں نے تمہیں آریان اس کے گالوں کو اپنے ناک سے سہلاتے ہوئے اس کی سانسوں کو بھاری کر گیا تانیہ کا پورا وجود پسینے سے بھیگنے لگا ۔۔

بولا تھا نہ مجھ سے کبھی دور مت جانا آریان جنونی بنا اس کی کمر کو بازوں کے ہلکے میں لیے خود میں بھینچ گیا
آہ۔۔آتانیہ کی ریڑھ کی ہڈی میں درد کی لہر اٹھی درد ہو رہا ہے۔۔۔مجھے بھی ہوا تھا بہت درد ہوا تھا تانیہ کے بالوں کو مضبوطی سے اپنی مٹھی میں پکڑے اس کے چہرے کو ایک جھٹکے میں اوپر کر گیا۔۔
آ۔۔آتانیہ کی چیخ بلند ہوئی آنسو تیزی سے بہہ نکلے۔

آریان۔۔مجھے درد ہو رہا ہے تانیہ اپنی کمر پر مزید دباو محسوس کئے اپنے کانپتے لبوں سے سسک اٹھی۔۔۔

مجھے بھی ایسے ہی درد ہوا تھا جاننا چاہتی ہو کہا درد ہوا تھا اس دل میں آریان اس کے بالوں سے ہاتھ ہٹائے اس کا ہاتھ پکڑے اپنے دل کے مقام پر رکھ گیا۔۔

آریان تم غلط کر رہے ہو تانیہ اپنا ہاتھ چھوڑائے اپنے اندر ہمت پیدا کئے اس کی وحشت زدہ آنکھوں میں دیکھنے لگی کچھ بھی ہو جائے اسے کمزور نہیں پڑنا تھا

۔۔۔

اور جو تم چھ مہینے پہلے کر کے آئی تھی کیا وہ سہی تھا آریان ایک بار پھر اسے دیوار سے لگائے اس کے چہرے کو تھوڑی سے پکڑے اوپر کر گیا۔

میں نے کچھ غلط نہیں کیا چھے مہینے پہلے بھی تم مجھ سے زبردستی کر رہے تھے اور آج بھی تم میرے ساتھ زبردستی کر رہے ہو تانیہ اپنے گلابی ہنٹوں سے رک رک کر بولی۔۔

آریان کی نظریں اس کی ملتے ہوئے لبوں پر تھی تانیہ اس کی نظروں کو اپنے ہنٹوں پر دیکھ گھبرا گی اور اپنا چہرہ چھوڑانے کی کوشش کرنے لگی آریان اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے دوسرے ہاتھ میں پکڑے پیچھے کمر سے لگا گیا اور لبوں میں شیطانی مسکراہٹ سجائے اس کے نرم ملائم گلابی ہونٹوں پر پوری شدت سے جھکا تانیہ زور سے اپنی آنکھیں مھینچ گی۔۔

پورے حق سے آریان اس کی سانسوں کو پینے میں لگا تھا اس کے عمل میں کہی بھی نرمی نہیں تھی تانیہ کی ضبط سے آنکھیں سرخ ہو گئ تھی جسم بھی ہولے ہولے کانپنے لگا تانیہ اپنے ہاتھوں کو چھوڑانے کی مزاحمت کر رہی تھی اور آریان سے دور ہونے کی کوشش کرنے لگی۔۔

آریان اپنے کام میں اسے حلل ڈالتا دیکھ ہاتھ اس کی گردن میں ہاتھ ڈالے اسے ایک سکینڈ کے لیے چھوڑے دوبارہ اس پر جھکا آج تانیہ کو سچ میں لگنے لگا تھا کہ آریان اس کی تمام سانسوں کو پی جائے گا۔۔

آریان اس کے ہونٹوں کو بری طرح سے کچلے پیچھے ہونے سے پہلے اس کے ہنٹوں کو اپنے دانتوں سے کاٹ گیا۔۔۔

آریان کے پیچھے ہوتے ہی تانیہ برے برے سانس لیتے ہوئے اپنی سانس بحال کرنے لگی سانس تو آریان کا بھی پھولا ہوا تھا لیکن تانیہ کی حالت کو دیکھ نجوائے

کرنے لگا۔۔۔

اسے کہتے ہیں زبردستی ابھی تو یہ چھوٹا سا نمونہ تھا جتنی تم نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے اس سے زیادہ تکلیف تمہیں اپنے وجود پر جھیلنی ہو گی۔۔ سویٹ ہارٹ۔۔۔ تانیہ کے ہونٹ سے نکلتے ہوئے خون کو اپنے لبوں سے پیتے ہوا پیچھے ہوا تانیہ اس کے چھوڑتے ہی اپنے پاؤں پر وزن برقرار نہ رکھی سکی اور نیچھے جا بیٹھی کمر میں شدید درد اٹھ رہی تھی بال کھینچے کی وجہ سے سر بھی شدید درد کرنے لگا تھا اور ہونٹوں پر الگ تکلیف ہو رہی تھی کچھ منٹوں میں ہی اس انسان نے اسے نڈھال کر دیا تھا۔

ابھی سے تھک گئی ابھی تو چھ مہینوں کے ایک ایک منٹ کا حساب چکانا ہے تمہیں جتنا تم نے اس دل کو تڑپایا ہے اس سے زیادہ میں تمہیں تڑپاؤ گا آریان اس کے آگے پاؤں کے بل بیٹھتا ہوا اس کے سراپے کو دیکھنے لگا۔۔

بلکل ویسے ہی تھی کچھ بھی نہیں بدلہ تھا بس اس کے بال لمبے ہو گئے تھے اور آنکھوں سے چشمہ ہٹ گیا تھا چشمے کے بغیر اس کی آنکھیں اور بھی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

سویٹ ہارٹ اب میں چلتا ہو لیکن بہت جلد دوبارہ ملے گئے آریان اس کے گالوں کو سہلاتے انگھوٹھے سے اس کے ہنٹوں کو نرمی سے چھوئے اپنا موبائل زمین سے اٹھائے کھڑا ہوا اور لیفٹ کا دروازہ کھولے بنا اس کی طرف دیکھے آنکھوں پر چشمہ لگائے اپنی گاڑی کی طرف بڑھا۔۔۔

تانیہ پیچھے اپنے گھٹنوں میں سر دیے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اگر تکلیف ایسے ہوئ تھی تو سکون اسے بھی کہا تھا پل پل مری تھی۔۔

سب کو بس اپنی ہی تکلیفیں نظر آرہی تھی جو اس پر بیت رہی تھی وہ کسی کو نظر نہیں آرہی تھی اگر غلطیاں کی تھی تو پیچھلے ڈیڈھ سال سے اس کی سزا بھی کاٹ رہی تھی۔۔۔

اپنوں کہ ہوتے ہوئے بھی خود کو لاوارث سمجھنے لگی تھی۔۔۔۔

اگر خودکشی کی موت حرام نہ ہوتی تو شاید آج اس دنیا میں نہ ہوتی کب کی اس دنیا سے جا چکی ہوتی۔۔

***

اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے تانیہ گھر پہنچی۔۔
اپنے کمرے کی طرف بڑھی ہی تھی کہ کیچن سے آتی ہوئی آوازیں سنے اس کی طرف بڑھی۔۔
آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے کیچن کی جانب بڑھی۔
کیچن میں رخسار کو دیکھ اتنی تکلیف میں بھی تانیہ کے لب مسکرا اٹھے۔۔
ماما آپ یہاں تانیہ کے منہ سے بے ساخت نکلا۔۔
کیو میں یہاں نہیں آسکتی تم شاید بھول رہی ہو یہ گھر میرا ہے رخسار نظریں اپنے کام پر ہی رکھے بولی۔۔

ماما یہ آپ کا ہی گھر آپ یہ سب کیو کر رہی میں کر دیتی ہو تانیہ اپنی تمام درد تکلیفیں بھولائے رخسار کی جانب بڑھی اور اس کے ہاتھ سے بیلن لینے کی کوشش کرنے لگی۔۔

زیادہ فرمابردار بننے کی ضرورت نہیں ہے میں اپنے کام خود کر سکتی ہو اور اپنے من میں کوئی اور خیال پیدا کرنے کی ضرورت نہیں ہے گیس کا سلنڈر ختم ہو گیا تھا اسی لیے یہاں آئی۔۔۔

ماما پلیز مجھے معاف کر دے مجھے سے اب اپکا کا ایسار اویا برداشت نہیں ہوتا تانیہ کی آنکھوں سے آنسو ایک بار پھر اپنی ساری حدیں تھوڑے باہر آ گئے۔۔

ٹھیک ہے تمھیں معافی چاہیے نہ تو میرا شوہر اور میری بیٹی مجھے واپس لا دو کر دو گی تمھیں معاف رخسار کا لہجہ ہر جذبات سے پاک تھا۔۔

میں انہیں کیسے واپس لا سکتی ہو تانیہ کی آواز رونے سے بھاری ہوئ۔۔
تو پھر تم نے بھی کیسے سوچ لیا میں تمھیں معاف کر و گیٔ۔۔۔

ڈیڑھ سال سے میں سزا کاٹ رہی ہو آپ کو مجھ پہ ترس نہیں آتا آپ کے ہوتے ہوئے بھی میں یتیموں والی زندگی گزار رہی ہو اب تو مجھے معاف کر دے مجھے آپ کی ضرورت ہے مجھے آپکی کی آغوش میں آنا ہے آپکی گود میں سر رکھ کر سونا اپنے تمام درد آپ سے بانٹنے ہیں پلیز مجھے معاف کر دے۔
میں بہت تکلیف میں ہو ماما پلیز تانیہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھتی ہوئ اپنے دونوں ہاتھ جوڑے اپنا سر جھکا گئ۔۔۔

اس کی خالت دیکھ رخسار کہ آنکھوں میں بھی آنسو آئے کیا کرتی ہے تو ایک ماں جو اپنے بچوں کی لاکھ غلطیوں پر بھی انہیں اپنے سینے سے لگا لیتی ہے

رخسار اسے روتا ہوا دیکھ بڑی بے دردی سے اپنے آنسو صاف کئے کیچن سے باہر چلی گئی اگر کچھ دیر اور روکتی تو شاید اپنے آپ سے کیا گیا وعدہ توڑ دیتی اور اسے اپنے سینے سے لگا لیتی۔۔۔

تانیہ رخسار کو جاتا ہوا دیکھ بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں جا کر بیڈ پر منہ کے بل لیٹی دھاڑے مار مار کر رونے لگی۔۔۔
کتنے ہی گھنٹے رونے کے بعد نیند کی وادی میں اتر چکی تھی
رخسار جو دروازے کے باہر اس کے رونے کی آوازیں سن رہی تھی اس کے نیند میں اترنے کے بعد اس کے کمرے میں آئی اور اس کے چہرے کے قریب بیٹھی اسے دیکھنے لگی۔۔
بال بے ترتیب سے پورے چہرے پر بکھرے پڑے تھے آنکھیں رونے کہ وجہ سے سوجی ہوئی تھی پلکیں ابھی بھی آنسو سے گیلی تھی جیسے ابھی ابھی نیند میں گئی ہو۔۔۔

اس کی خالت دیکھ رخسار کے دل کو کچھ ہوا ایک ماں ہو کے اس کے حال سے انجان بنی ہوئی تھی ڈیڑھ سال کے بعد آج پہلی بار اس کی شکل اتنے غور سے دیکھ رہی تھی

رخسار اس کے بالوں کو اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے ہٹائے کان کے پیچھے کر گئی اور اس کے چہرے پر آرام سے ہاتھ پھیرنے لگی۔۔

رخسار کی نظر ایک دم اس کے ہونٹوں پر آ کر رکی نچلے ہونٹ پر زخم دیکھ رخسار آرام سے اس پر ہاتھ پھیر گئی

تانیہ کے الفاظ اس کے کانوں میں گونجنے لگے۔۔

مجھے آپ کہ ضرورت ہے میں بہت تکلیف میں ہو۔

رخسار اس کے چہرے پر جھکی اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھ گئی اور آہستہ آہستہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی آنکھوں سے آنسو ہنوز جاری تھے۔۔۔

آج اگر تانیہ رخسار کے سامنے معافی کی بھیک نہ مانگتی گڑگڑاتی نہ تو اس کی اندر کی ماں شاید کبھی نہیں جاگتی جسے ڈیڑھ سال پہلے اپنے اندر کہی دفن کر چکی تھی

۔۔۔۔۔۔

تانیہ کہ آنکھوں میں لرزش دیکھ رخسار جلدی سے اس کے پاس سے اٹھتی ہوئی باہر نکل گئی۔

تانیہ اپنے پاس کسی کی موجودگی محسوس کئے اپنے آنکھیں کھولے دائیں بائیں دیکھنے لگی۔۔

لیکن پورا کمرہ خالی تھا کوئی بھی یہاں موجود نہیں تھا تانیہ دوبارہ اپنی آنکھیں موند گئی۔۔

اٹھنے کی ہمت جو نہیں تھی کمر میں ابھی تک درد کی ٹھیس اٹھ رہی تھی۔۔

***

تانیہ گہری نیند میں تھی کہ اس کا فون زور شور سے بجنے لگا تانیہ بے سود نیند میں بے خبر پڑھی اچانک فون کے بار بار بجنے پڑ اپنی آنکھیں کھولے کمرے کی لائٹ آن کئے۔۔ فون کو ڈھونڈتے ہوئے اپنے کان سے لگا گئی۔۔

اپنے گھر کے باہر آو۔۔ کانوں میں جانی پہچانی آواز گونجی تانیہ فون کان سے ہٹائے فون کو دیکھنے لگی

ایسے فون کو دیکھنے سے کچھ نہیں ہوگا جلدی باہر آو۔۔

تانیہ خیرانگی سے ادھر اودھر دیکھتے ہوئے فون دوبارہ کان سے لگا گئ۔۔

کیو باہر آو۔۔تانیہ کمرے میں لگی گھڑی کو دیکھنے لگی جو رات کے بارہ بجا رہی تھی ۔۔

آریان اس کے گھر کے باہر گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے فون کان سے لگائے کھڑا تھا۔۔
تانیہ کے الٹا سوال پر اس کے ماتھے پر لاتعداد بل پڑے تھے۔۔
کیو کے میں نے بولا ہے جلدی سے باہر آو ورنہ میں اندر آجاو گا آریان ایک ایک لفظ چباتے ہوئے بولا۔۔

تانیہ بیڈ سے اٹھتی ہوئ کھڑکی کھولے اسے باہر گاڑی کے ساتھ کھڑا دیکھنے لگی ۔۔

میں نہیں آو گی باہر اور اب میں تمہاری کسی بھی دھمکی سے نہیں ڈرنے والی یہ تمہارا ملک نہیں میرا ملک ہے سمجھے یہاں تم اپنی من مانیاں نہیں کر سکتے تانیہ

کھڑکی سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے اس کے منہ پر کھڑکی بند کئے فون کاٹ گئ

۔

آریان کے تن بدن میں آگ لگ گئ فون کو گاڑی کے اندر پھینکتا ہوا اس کے گھر کی دیوار پھیلائے اس کی کھڑکی تک پہنچا۔۔

کھڑکی کو لاک دیکھ آریان کا غصہ بڑھا۔۔

سویٹ ہارٹ۔۔ کھڑکی کھول دو ورنہ رات کہ اس پہر تمہاری کھڑکی کھٹکھٹا کر تمہارے پورے گھر کو اٹھنے پر مجبور کر دوگا پھر دیتی رہنا نہیں جواب۔

تم مجھے دھمکی دے رہے ہو میں نہیں ڈرنے والی تمہاری دھمکی سے۔۔

میں کوئ دھمکی نہیں دے رہا میں بلکل سریس ہو ایک منٹ ہے تمہارے پاس جلدی سے کھڑکی کھول دو ورنہ تم جانتی ہی ہو جو میں کہتا وہ کرتا ہو۔۔

تانیہ گھر والوں کا سوچتے ہوئے کھڑکی کھول گئ ورنہ اس کا کیا پتہ سچ میں اگر پورے گھر کو اکھٹا کر لیتا تو بدنامی اس کی ہی ہونی تھی پہلے خفا تھے اور ہو جاتے

۔۔۔

تمہاری زبان زیادہ لمبی نہیں ہو گی اُپنے قد کے لحاظ سے اپنی زبان چلایا کرو ورنہ جھیلنا تمہارے نازک جسم کو ہی پڑتا ہے آریان اس کی گردن دبائے اس دیوار سے لگا گیا۔۔

چھوڑوں مجھے وحشی انسان۔۔تانیہ اپنی گردن چھوڑاتے ہوئے پاس پڑا گلدان اس کے سر پر مار گئ۔
آریان پیچھے ہوتا اچانک حملے پر اپنے آپ کو سنبھال نہ پایا اور فرش پر گرے آنکھے بند کر گیا۔

تانیہ اسے نیچھے گرتا دیکھ گھبرا گئی اُس نے تو آرام سے ہی مارا تھا۔۔

آریان کیا ہوا تمہیں۔۔تانیہ اس کے پاس نیچھے گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوئ اس کے چہرے کو تھوڑی سے پکڑ کر ہلانے لگی۔۔
آریان۔۔۔آریان اٹھوں تمہیں کیا ہو گیا ہے تانیہ اس کی نبض چیک کئے اس کے دل کے مقام پر اپنا کان رکھے اس کی دل کی دھڑکن سننے لگی۔۔
ابھی تانیہ اس کی دل کی دھڑکن ہی سن رہی تھی کہ اچانک آریان اسے اپنے باہوں میں لیے اسے نیچے کئے خود اس کے اوپر سایہ کر گیا۔۔

یو۔۔۔۔کتنے بڑے چیٹر ہو میری جان ہی نکال دی۔
تانیہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھے اسے پیچھے کرنے لگی۔۔۔

تم سے بڑا چیٹر اس دنیا میں کوئی نہیں ہو سکتا آریان اس کے دونوں بازوں کو پکڑے اوپر کر گیا۔۔
تمہاری جان پہلے نہیں اب نکلے گی آریان اس کے ہونٹوں کے قریب جھکے اپنی بھاری بھر کم سانسیں اس پر چھوڑے اس کی جان ہوا کر گیا۔۔

دیکھو۔۔۔اب دیکھنے کا نہیں کرنے کا ٹائم ہے آریان اس کے نازک وجود پر جھکا اس کے گلابی ہونٹوں کو اپنی سخت گرفت میں لے گیا۔۔۔
تھوڑی تھوڑی دیر اس کے ہونٹوں پر جھکے آہستہ آہستہ اس کی سانسوں کو پیتا ہوا اس کی جان نکال رہا تھا۔۔۔۔
تانیہ اتنی بے بس تھی کہ مزاحمت بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔

تم یہ سب کرنے یہاں آئے تھے تانیہ اس کے پیچھے ہوتے ہی اپنا سانس بحال کئے اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی جو خمار سے بھری پڑی تھی۔۔

کرنے تو کچھ اور آیا تھا لیکن تمہاری بولتی ہوئی زبان کو بند کرنا بہت ضروری تھا

۔۔

آریان اسے اپنے اوپر کیئے اس کی کمر کے گرد تنگ حصار بنا گیا۔۔
تانیہ کے بال آریان کے چہرے پڑ پھیل گئے۔۔
کتنے بے شرم انسان ہو چھوڑوں مجھے ورنہ۔۔
ورنہ کیا کرلو گی شاید تم بھول گئی ہو پوری طرح تم میرے قبضے میں ہو اس کے چہرے کو دیکھ آریان کے لب مسکرائے آج کتنے مہینوں بعد مسکرایا تھا

تانیہ غصے سے اس کی تھوڑی پر اپنے دانت گاڑھ گئی تانیہ کے اس عمل پر آریان کی مسکراہٹ اور گہری ہوئی۔۔
آریان کے کچھ بھی ری ایکٹ نہ کرنے پر تانیہ پیچھے ہوئی۔۔
کیا ہوا بس اتنا ہی زور تھا
میں بتاتا ہو کیسے کاٹتے ہیں آریان اس کی گردن پر زور سے دانت گاڑھ گیا۔
آہ۔۔آ۔۔تانیہ کی ہلکی سی چیخ نکلی۔۔
آریان دانت گاڑھے پیچھے ہوا ایسے کاٹتے ہیں۔
جنگلی ہو تم پہلے میری کمر توڑ دی اور اب میری گردن زخمی کر دی آخر چاہتے کیا

ہو۔۔

تمہیں چاہتا ہو بس تمہیں جب تم میرے سامنے ہوتی ہو دل کرتا ہے تمہاری روح تک پہنچ کر تمہارے پور پور کو اپنے جنون کی بارش میں بھگو دو۔۔
تمہارے سانسوں پہ قبض کیئے ان کے اندر تک اتر جاوں آریان کی باتیں کمر پر رینگتی ہوئ اس کی انگلیاں اس کی جان نکال رہی تھی۔۔

آریان تم ٹھیک نہیں کر رہے۔
کیا تم نے میرے ساتھ ٹھیک کیا تھا مجھے اپنا دیوانہ بنائے اپنے لمس کی لت لگائے یہاں بھاگ آئ جانتی بھی ہو کیا گزری ہے مجھ پہ کتنا تڑپا ہو ہو میں تمہارے لیے کتنی راتیں جاگ کر گزاری ہے میں نے۔۔
تم کبھی نہیں سمجھو گی تم میرے عشق کو میرے جنون کو ہلکے میں لے رہی تھی ۔۔
اب جانو گی بلکہ اپنے بدن پر محسوس کرو گی کہ میں کتنا پاگل ہو تمہارے لیے ابھی تک صرف تم نے میرا پیار دیکھا ہے اب میرا جنون دیکھو گی میرا پاگل پن دیکھو گی۔۔

آریان اس کو ایک بار پھر اپنے پیچھے کئے اس کی شرٹ کے اندر اپنے ہاتھ ڈالے اس کی کمر کو جھکڑ گیا

تانیہ اس کی جسارت پر اپنے ہونٹ دانتوں تلے دبا گئی۔۔

آریان اس کی کمر کو سہلاتے ہوئے اس کے ہنٹوں پر ایک بار پھر جھکا اپنی شدتیں لٹانے لگا تانیہ اپنے نرم ملائم ہاتھوں سے اسے اپنے سے دور کرنے لگی کبھی اس کے شرٹ کے اندر جسارت کرتے ہاتھوں کو روکتی تو کبھی اسے اپنے ہونٹوں پر ستم ڈھائے اس کو کندھوں سے پکڑ کے پیچھے کرنے کی کوشش کرتی

۔۔

آ۔ر۔یا۔ن تانیہ مشکل سے اس کا نام لیتے ہوئے اس روکنے کی ناکام کوشش کرنے لگی آریان اس کے ہونٹوں سے ہٹا اس کی بیوٹی بون کو اپنے ناک سے سہلانے لگا تانیہ کی جان لبوں پر آگئی۔۔

تانیہ کی سانسیں بھاری ہو گئی تھی دل فل رفتار سے دھڑکنے لگا تھا آریان اپنی منمانیوں پہ منمنیاں کرتے جا رہا تھا اور تانیہ اسے روک بھی نہیں پا رہی تھی۔۔

آریان پلیز تانیہ کے آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے دل میں ڈر بیٹھ گیا ابھی تک اس نے گھر والوں کو آریان اور اپنے رشتے کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا اور نہ ہی آریان کو اپنی سچائی تو کیسے اس رشتے کو آگے بڑھاتی کیسے اپنا آپ اسے سونپتی۔
کیا ہوا میرا اچھونا تمہیں اچھا نہیں لگتا آریان اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ بولا
۔۔

نہیں لگتا اچھا جب تم میرے پاس آتے ہو مجھے چھوتے ہو مجھے خود سے نفرت ہونے لگتی ہے تانیہ اپنے دل پر پتھر رکھتے ہوئے بولی۔۔
اس کہ پاس صرف ایک ہی طریقہ تھا اسے روکنے کا اور کسی بھی طرح اسے روکنا چاہتی تھی اس سے پہلے وقت اس کے ہاتھ سے نکل جاتا اور آریان اپنی منمنیاں کرتا ہوا اس کے پورے وجود پر قبض ہو جاتا۔۔۔

اب تو میں تبھی تمہارے پاس آوگا جب تم خود مجھے اپنے پاس بلاو گی آریان غصے سے اس کے اوپر سے اٹھتا ہوا جہاں سے آیا تھا وہاں سے واپس چلا گیا۔۔
تانیہ وہی فرش پر لیٹی اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

***

رات بھر جاگنے اور رونے کی وجہ سے آنکھیں سوجی ہوئی تھی۔۔

تانیہ فریش ہوئی ناشتے کئے بغیر ہی آفس پہنچی اور سیدھا اپنے کیبن میں چلی گئی

۔۔۔

بیگ ٹیبل پر رکھے سکون حاصل کرنے کے لیے چیئر کے ساتھ ٹیک لگا گئی۔۔

اب سکون حاصل ہونا ناممکن سا کام ہی لگ رہا تھا کیسے بھی کر کے وہ اپنے آپ کو تھوڑا بہت سنبھال چکی تھی لیکن کل رات آریان نے اسے دوبارہ اپنے سحر میں جھکڑ لیا تھا۔۔ سارا سکون برباد کر دیا تھا۔۔۔

تانیہ چیئر کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی تھی کہ حماد اس کے کیبن میں نوک کرتا ہوا اندر داخل ہوا تانیہ جلدی سے سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔

یہ کچھ فائلز ہے آریان تک پہچانی ہے تم اس کے آفس جا کر دے آو دھیان رہے بہت ایمپورٹنٹ فائلز ہے کہی آگے پیچھے نہ ہو جائے حماد فائلز ٹیبل پر رکھے انہی پیروں واپس چلا گیا۔۔۔

اللہ جی لگتا ہے سب سازش کئے بیٹھے ہیں مجھے اس جلاد کے پاس بار بار بھیجنے کی میں جتنا اس سے دور جانے کی کوشش کرتی ہو سب مجھے اتنا ہی اس کے پاس

بھیجتے ہیں تانیہ اپنا سر ٹیبل پر گرا گئ۔۔۔۔۔

***

تانیہ آریان کے آفس داخل ہوتے ہی ریسپشن پر گئ۔
مجھے مسٹر آریان سے ملنا ہے انہیں کچھ فائلز دینی ہے۔۔
میم جسٹ آ سکینڈ۔۔ میں سر سے پوچھ کر بتاتی ہو ریسپشن پر بیٹھی ہوئ خوبصورت سی لڑکی لینڈ لائن پر کال کرتے ہوئے اسے مسکرا کر دیکھنے لگی

اگر آپ کے سر بیزی ہے تو کوئ بات نہیں آپ ہی ان کو فائل دے دینا جب وہ فری ہو گئے تانیہ اپنی جان چھوڑانے کے لیے فائلز ٹیبل پر رکھ گئ۔۔۔

سوری میڈم ہم یہ نہیں کر سکتے اور آپ اندر جا سکتی ہے سر آپ کو بولا رہے ہیں لڑکی فون نیچے رکھتی مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔
آگے سے رائٹ میں ہے سر کا کیبن لڑکی تانیہ کو فائل اٹھاتا دیکھ بولی تانیہ ہلکا سا مسکرائ اور آگے بڑھ گئ۔۔۔

***

تانیہ نوک کرتے ہوئے اندر بڑھی۔۔
جیسے ہی اندر بڑھی آریان کے بغل میں خوبصورت لڑکی کو دیکھ ٹھٹکی باندھے دیکھنے لگی۔۔
یہ کہنا غلط نہ ہوگا وہ تانیہ سے زیادہ خوبصورت تھی اور لمبی بھی تھی تانیہ کے ماتھے پر بل پڑے۔۔
اسے دیکھے آریان کو دیکھنے لگی جو اسے کچھ انسٹرکشن دے رہا تھا اور وہ لکھ رہی تھی۔۔
آریان نے ایک بار بھی اس کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا تھا۔۔

یہ فائلز حماد نے بھیجوائی ہے تانیہ غصے سے اس کا دھیان اپنی طرف دلانے کے لیے فائلز زور سے ٹیبل پر رکھ گئی۔۔۔

اوکے میں دیکھ لو گا۔۔۔ایک سرسری ساجواب آیا نظریں ابھی بھی اپنے لیپ ٹاپ کی طرف ہی تھی۔۔۔

آپ کھڑی کیو ہے بیٹھے نہ۔۔
جیا ان کے کچھ کھانے پینے کا انتظام کریں۔۔
آریان اسے کچھ دیر کھڑا دیکھ اس کی طرف نگاہ اٹھائے اپنی سیکرٹری سے بولا۔۔
جیا صدیق کی بیٹی تھی ان کی طبیعت خراب ہونے پر ان کی بیٹی نہ ان کی جگہ جوئن کیا تھا۔۔

جیا سر ہلاتی ہوئ باہر کی طرف بڑھی۔۔۔
کوئ ضرورت نہیں ہے مجھے تمہارے چائے پانی کی وہ تو حماد نے فائل دینے کے لیے بولا تو مجبورا آنا پڑا تانیہ چہرے پر مصنوعی غصہ سجائے بولی جبکہ اندر سے پوری طرح جل گئ تھی آریان کو لڑکی کے ساتھ دیکھ کر وہ بھی خوبصورت لڑکی کے ساتھ۔۔

اگر مجبورا یہاں آئ تھی تو پھر یہاں پر کھڑے ہونے کی وجہ آریان اسے ابھی تک کھڑا دیکھ آئ بر واچکائے بولا۔۔
وہ میں بس جا ہی رہی تھی تانیہ گڑ بڑا گئ اور آہستہ آہستہ قدم دروازے کی جانب بڑھانے لگی۔

وہ آریان کو اس لڑکی کے ساتھ اکیلے چھوڑ کر جانا نہیں چاہتی اور خود آریان کو اس لڑکی کو اپنے سے دور رکھنے کا کہہ نہیں سکتی تھی تانیہ دل میں دعا کرنے لگی کہ آریان خود ہی اسے روک لے۔۔

سنو آریان کی آواز گونجی تانیہ کے لب مسکرائے۔

اپنی مسکراہٹ چھپائے پلٹی۔۔

جاتے ہوئے ڈور اچھے سے بند کرتی جانا۔۔آریان اس کے ارمانوں پہ پانی پھیرے اپنی نظریں لیپ ٹاپ پر جما گیا۔۔

تانیہ غصے سے بھڑکتی ہوئی زور سے دروازہ بند کر گئی۔۔۔

تانیہ کے جاتے ہی آریان کی نظر دروازے کی جانب اٹھی۔۔بہت جلد تم خود چل کر میری باہوں میں آو گی تانیہ آریان دلاور خان یہ میرا تم سے وعدہ ہے۔۔۔

***

تانیہ غصے سے لیفٹ سے باہر نکلی ہی تھی کہ زور سے کسی کے ساتھ ٹکرائی دونوں اپنا وزن سنبھال نہ سکے اور زمین بوس ہو گئے۔۔

سوری۔۔تانیہ اپنا آپ سنبھالے اٹھی اور سامنے گرے وجود کو دیکھنے لگی اور دیکھتے ہی رہ گئی سامنے کوئی اور نہیں عائشہ تھی گرین پینٹ کے اوپر وائٹ شرٹ پہنے بالوں کی اونچی ٹیل بنائے نیلی آنکھوں پر بڑے بڑے چشمے لگائے خوبصورت بلا لگ رہی تھی۔۔۔

عائشہ تم تانیہ کہتے ساتھ ہی اس کے گلے جا لگی عائشہ بھی اسے یہاں دیکھ خیران ہوئی اور زور سے اپنے گلے لگا گئی۔۔

کہاں چلی گئی تھی بنا بتائے ہم سب نے تمہیں بہت مس کیا اور سب سے زیادہ تو آریان نے مس کیا میرے ساتھ آؤ آریان تمہیں دیکھ کر بہت خوش ہوگا عائشہ اس کا ہاتھ پکڑے دوبارہ لیفٹ کے اندر لے جانے لگی۔۔
میں اس سے مل چکی ہو تانیہ اپنا ہاتھ چھوڑائے بولی سچ تم آریان سے مل چکی ہو پھر تو وہ تمہیں دیکھ پاگل ہو گیا ہوگا عائشہ پر جوش ہوتی بولی۔۔
ہاں کچھ ایسا ہی تھا تانیہ لیفٹ میں اس کی جنونی کیفیت کو سوچے بولی۔۔۔

تم یہاں پر کیسے اور آریان سے کیسے ملی۔۔

عائشہ ابھی مجھے جانا ہو گا کسی دن ملتے ہیں پھر تمھیں ساری ڈیٹیل بتاوں گی تانیہ معذرت کرتی ہوئی بولی۔۔۔
تم مجھے اپنے گھر کا اڈریس دے دو میں تمہارے گھر ہی آجاوں گی پھر دنوں خوب گپے مارے گئے عائشہ تانیہ کو دیکھ بہت خوش ہوئی تھی۔۔

تانیہ عائشہ کو اڈریس دیتے ہوئے ایک بار پھر اس کے گلے لگے وہاں سے چلی گئ عائشہ بھی لیفٹ کی طرف بڑھی۔۔۔

**

شام کو تانیہ جب گھر پہنچی جیسے ہی اپنے پوریشن میں داخل ہوئی ایک خوشگوار خوشبو نے اس کا ویلکم کیا۔۔
اس کی پسندیدہ بریانی کی خوشبو جو پورے گھر میں پھیلی ہوئی تھی۔۔
تانیہ چلتی ہوئی کیچن کی جانب آئی اور پتیلے کہ ڈھکن اٹھا کر دیکھنے لگی واقع میں ہی اس کی پسندیدہ بریانی بنی ہوئی تھی تانیہ خیران ہوئی کیچن سے باہر نکلی کہ رخسار کے کمرے سے ہلکی ہلکی سی آوازیں آتی محسوس ہو رہی تھی تانیہ کے قدم خود بہ خود اس کی جانب بڑھے۔۔

تانیہ روم کا دروازہ کھولے اندر گئی تو سامنے رخسار کو عائشہ کے سر کی مالش کرتا دیکھ تانیہ کو حیرت کا جھٹکا لگا۔۔۔

دونوں کی نظریں حیران کھڑی تانیہ پر اٹھی۔۔

کیسا لگا میرا سرپرائز میں نے سوچا تمہارے گھر جانے سے پہلے میں وہاں پہنچ کر تمہیں سرپرائز دے دو۔۔

لیکن یہاں آئے میں سرپرائز ہو گئی تم نے کبھی بتایا نہیں اپنی ماما کے بارے میں وہ بھی اتنی اچھی ماما کے بارے میں مجھے تو آنٹی بہت اچھی لگی ہم نے خوب ساری گپے لگائی بریانی کھائی اور اب آنٹی میرے سر کی مالش کر رہی تھی عائشہ نان سٹاپ بولتی ہی جا رہی تھی۔

لیکن سن کون رہا تھا تانیہ کی نظریں صرف رخسار پر تھی اور آنکھوں میں لاتعداد آنسو اور یہی حال رخسار کا تھا۔۔

کیا ہوا تانیہ عائشہ تانیہ کی آنکھوں میں آنسو دیکھ اس کی جانب بڑھی۔۔۔

تانیہ بنا وقت ضائع کئے رخسار کے سینے سے جا لگی بنا اس کے غصے کی پرواکئے تانیہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اور معافی مانگنے لگی رخسار کی آنکھوں سے بھی آنسو نکل آئے تھے آخر کار تانیہ کی دعائیں رنگ لائی تھی رخسار کا دل پیگل گیا تھا وہ بھی تانیہ کے گرد حصار تنگ کئے اپنے سینے سے بھینچ گئی۔۔

عائشہ کو سمجھ تو کچھ نہیں آرہا تھا لیکن ان دونوں کو ایسے روتا دیکھ اس کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے۔۔۔۔

اس نے کبھی اپنی ماں کو تو نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی جانتی تھی اس کا پیار کیسا ہوتا ہے لیکن آج رخسار سے مل کر اس کے دل میں بھی ماں کی خواش پیدا ہوئی تھی

۔۔۔۔۔۔

***

عائشہ کی بہت ضد پر تانیہ اس اپنے بارے میں سب بتا چکی تھی اب عائشہ کے سامنے تانیہ ایک کھلی کتاب تھی جس کہ ہر ایک پنے سے عائشہ واقف تھی

۔۔۔

اب عائشہ آریان سے دوری کی وجہ بھی جان چکی تھی۔۔

تانیہ تمہیں آریان کو سب بتا دینا چاہیے وہ تم سے بہت پیار کرتا ہے مجھے نہیں لگتا وہ تمہیں کبھی چھوڑنے کی سوچ سکتا ہے۔۔۔

تم اسے نہ بتا کر خود سے دور کر رہی ہو بدگمان کر رہی ہو۔۔۔

ایسا پیار کرنے والا قسمت سے ملتا ہے عائشہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا گئی۔۔

عائشہ تانیہ کو سینے سے لگائے سحر کی تصویر کو دیکھنے لگی اسے دکھ بھی ہوا تھا اور حماد کے لیے برا بھی لگ رہا تھا ایسے اس انسان کے لیے برا لگ رہا تھا جسے ابھی تک اس نے دیکھا بھی نہ تھا
لیکن اس کی محبت کی داستان سن کر ایک بار ملنا ضرور چاہتی تھی۔۔۔

***

عائشہ رات لیٹ ہونے کی وجہ سے تانیہ کے پاس ہی رک گئی تھی لیکن رات بھر نہ سو سکی اوپر سے تانیہ کے دیے ہوئے کپڑے پہنے الجھن کا شکار رہی تانیہ اٹھتی ہوئی کھڑکی کے پاس آئی۔۔
پٹیالہ شلوار اور شارٹ قمیض میں اس کا سفید روئی جیسا جسم بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔
عائشہ اپنے ساتھ پہننے کے لیے کوئی ڈریس لائی ہی نہیں تھی تو تانیہ نے اسے سحر کے کپڑے دے دیے۔۔

لیکن عائشہ کو الجھن سی ہو رہی تھی زندگی میں پہلی بار ایسے کپڑے پہنے تھے عائشہ ٹھنڈی ہوا لینے کے لیے باہر بالکونی میں آ گئی بالکونی میں کھڑے لمبے سانس لینے لگی صبح کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کو اپنے اندر اتارتے ہوئے صبح کے نظارے کو دیکھنے لگی۔۔۔

آریان جو اپنے روم کی بالکونی میں کھڑا ایکسو سائز کر کر رہا تھا بنا شرٹ کے پسینے سے شرابور اس کی نظر سامنے بالکونی پر کھڑی عائشہ پر پڑی جو اس کی طرف کمر کیئے کھڑی تھی۔۔

سحر۔۔۔ حماد کے لبوں پہ بے ساخت آیا کتنے ہی پل اسے کھڑا دیکھتے رہا۔۔

عائشہ ٹھنڈی ہوا کا مزہ لیتے ہوئے اندر کی جانب بڑھی۔
جیسے ہی عائشہ اس کی نظروں سے اجھل ہوئی آریان اپنے کمرے سے بھاگتا ہوا تانیہ کے پورشن میں آیا۔۔
اس کی زبان پر بس سحر کا ہی نام تھا سحر کے کپڑوں میں ملبوس عائشہ اسے سحر لگ رہی تھی اس کی ایک جھلک دیکھے پاگلوں کی طرح بھاگ رہا تھا۔۔

عائشہ جو گلہ خشک ہونے پر کمرے سے باہر نکلی تھی پورے ہال میں اندھیرا دیکھ سوئچ تلاش کرنے لگی کہ اچانک کسی نے اسے اپنی طرف کھینچ اس کی چیخ نکلنے سے پہلے ہی اس کہ منہ پر ہاتھ رکھ گیا۔۔

حماد اسے کمر سے پکڑا ایک ہاتھ اس کے منہ پر رکھے اسے دیوار سے لگا گیا۔۔

دونوں کی آنکھوں کہ آگے اندھیرا چھایا ہوا تھا ایک دوسرے کو بس محسوس کر سکتے تھے۔۔

سحر میں حماد تمہارا حماد۔۔۔ حماد اس کی پیشانی کے ساتھ اپنی پیشانی ٹیکائے اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا گیا۔۔۔

حماد کے نام پر عائشہ ساکت رہ گئی ابھی رات کو ہی تو اس سے ملنے کی خواش دل میں پیدا ہوئی تھی اور اب پوری بھی ہو گئی۔۔۔

تم کہا چلی گئی تھی اپنے حماد کو چھوڑ کر حماد اس کی کمر کو زور سے پکڑے خود میں بھینچ گیا جیسے خود میں سما رہا ہو جیسے واپس اسے کھونے کا ڈر ہو۔۔۔

میں تمہیں بہت مس کرتا ہو واپس آجاوں میرے پاس واپس آجاوں حماد عائشہ کو سینے سے لگائے اس کے گردن میں منہ دے گیا۔۔

عائشہ بت بنی اس کی کاروائی دیکھ رہی تھی سحر کے لیے اس کا پیار اس پاگل پن دیکھ کر اس کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے۔۔۔

تم مجھے اب چھوڑ کر کبھی نہیں جاوں گی ئ نہ حماد اس کے چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرے بولا

نہ جانے کس احساس کہ تحت عائشہ نہ میں سر ہلا گئ۔۔۔

حماد مسکراتا ہوا اس کے لبوں پر جھکا اور برسوں کے اپنے پیاسے ہونٹوں کی پیاس بجھانے لگا رفتا رفتا اس کی سانسوں کو پینے لگا

اس کے ہونٹوں پر اپنی شدت لٹاتے ہوئے اس کی کمر کو بھی زور سے پکڑے ہوئے تھا کہی دوبارہ سے اس سے دو نہ چلی جائے۔۔

عائشہ کو اس کا پاگل پن جھیلنا مشکل کام لگ رہا تھا عائشہ اپنی پوری طاقت لگاتے ہوئے اسے خود سے دور کر گئ۔۔

سحر مجھے خود سے دور مت کرو حماد ایک بار پھر اس کی کمر جھکڑ گیا۔۔

عائشہ کی اب بس ہو گئ۔۔

میں تمہاری سحر نہیں ہو جانے دو مجھے عائشہ ہانپتے ہوئے اس کے ہاتھ ہٹانے لگی

۔۔

چھوڑوں مجھے میں تمہاری سحر نہیں ہو عائشہ کے کہنے کی دیر تھی حماد اسے خود سے دور دھکیل گیا۔۔۔

کون ہو تم اور سحر کے کپڑوں میں کیا کر رہی ہو غصے سے حماد کی نسیں پھول گئ

۔۔۔

اندھیرا ہونے کی وجہ سے اسے سہی سے دیکھ بھی نہیں پا رہا تھا۔۔۔
میں تانیہ کی فرینڈ اور تانیہ نے ہی مجھے کپڑے دیے عائشہ کہتے ساتھ ہی روم میں بھاگ گئ۔
حماد پیچھے اپنے بالوں پر ہاتھ پھیر گیا۔۔
کیسے وہ اتنا بے خود ہو سکتا ہے کہ کسی اور کو سحر سمجھ بیٹھا۔۔۔۔

**

عائشہ روم میں آتے ساتھ ہی اپنا سانس بحال کرنے لگی اپنی دل کی دھڑکنیں نارمل کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

نہ جانے کیوا اسے حماد کا اپنے پاس آنا اچھا لگا تھا اس کا لمس اچھا لگا تھا عائشہ اپنے ہونٹوں پر انگلیاں پھیرے اس کے سحر میں جھکڑ سی گئ۔
ایک لہر سی دوڑی اس کے وجود میں دل میں ایک نیا احساس پیدا ہوا۔۔۔۔

***

دونوں کمپنیوں کی پاٹنر شیپ کی خوشی میں آریان نے ایک چھوٹی سے پارٹی آرگنائیز کی تھی۔۔
جس میں دونوں آفس کے ورکر انوائٹ تھے اور کچھ بڑی ہستیاں۔۔۔

بڑے سے ہوٹل میں پارٹی آرگنائز کی گئ تھی آہستہ آہستہ سب مہمان آنا شروع ہو گئے تھے۔

حماد اور آریان بھی پارٹی میں پہنچ چکے تھے دونوں اپنی اپنی جگہ لاجواب لگ رہے تھے۔۔
حماد براون ٹوپیس پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کئے بہت ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔
اور آریان اس کی تو کیا ہی بات تھی۔۔
گرین ٹوپیس پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کئے اپنی نیلوں آنکھوں کے ساتھ نظر لگنے کی حد تک ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔
پارٹی میں موجود لڑکیاں ان دونوں کی پرسینلٹی دیکھ اپنی نظریں نہیں ہٹا پارہی تھی۔۔

پارٹی اپنے عروج پر تھی اور آریان کا دھیان تانیہ کی طرف تھا جو ابھی تک پارٹی میں نہیں آئ تھی۔

کچھ دیر بعد عائشہ اور تانیہ ایک ساتھ ہوٹل میں داخل ہوئ اور پارٹی ہال کی طرف آئ
دونوں ایک جیسی فیری فراک پہنے بہت خوبصورت لگ رہی تھی دونوں کی فراک کا ڈیزائین سیم تھا لیکن کلر مختلف تھے۔۔
تانیہ کا پینک کلر تھا اور عائشہ کا بلیک پوری چسٹ پر وائٹ پرل کا کام ہوا تھا بازو سلیولس تھے اور پوری کمر پر ڈوریوں کا جال تھا۔۔
بالوں کو جوڑے کی شکل دیے ہلکا سا میک اپ کئے دونوں کسی کو بھی اپنا دیوانہ بنانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔

عائشہ تانیہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے آریان کے پاس آئ جو ڈرنک کاونٹر پر بیٹھا ہاتھ میں ڈرنک کا گلاس پکڑے اپنی سیکرٹری کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا۔۔

آریان ہم دونوں کیسی لگ رہی ہے عائشہ اپنے فراک کو کھولے دیکھانے لگی آج پہلی بار اس نے ایسا ڈریس پہنا تھا اسکی نیلی آنکھیں چمکنے لگی۔۔

بہت اچھی لگ رہی ہو آریان اسے خوش دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔
تانیہ کا منہ بن گیا آریان کو صرف عائشہ کی طرف دیکھتا دیکھ سب سے زیادہ غصہ تو آریان کے پاس کھڑی اس چیڑیل پر آرہا تھا جو ہر جگہ اس کے ساتھ چپکی رہتی تھی۔۔۔

تانیہ آریان کو خود کو اگنور کرتا دیکھ پیر پٹکتی ہوئی سامنے ٹیبل پر جا بیٹھی۔۔۔
آریان اس کی طرف سے کمر کئے مسکرا گیا اس کا تیر سہی نشانے پر لگا تھا اب بس اسے اتنا مجبور کرنا تھا کہ خود بھاگتی ہوئی اس کی بہو میں آئے اور کہے آریان میں تمہارے بنا نہیں رہ سکتی۔۔

عائشہ اپنا فراک سنبھالے اس کے پاس جا بیٹھی۔
عائشہ کی نظر سامنے کھڑے حماد پر پڑی جو کسی کے ساتھ کھڑا ہو کر کسی بات پر ہنس رہا تھا عائشہ اسے تصویروں میں دیکھ چکی تھی لیکن اسے تصویروں سے زیادہ اسے اس وقت ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔
تانیہ کو اس کی جسارت یاد آئی کیسے وہ اسے سحر سمجھے اس کی سانسیں روک گیا تھا
۔۔۔

عائشہ بنا پلکے جھپکیں اسے دیکھے گئ۔۔۔

پاس بیٹھی تانیہ منہ پھولائے آریان اور اس جیا کو دیکھ رہی تھی دونوں ایک دوسرے سے ایسے باتیں کر رہے تھے جیسے برسوں سے جانتے ہو ایک دوسرے کو بلکل لور لگ رہے تھے۔۔۔

تانیہ کیا ہوا منہ پھولائے کیو بیٹھی ہو عائشہ اس کے اترے ہوئے چہرے کو دیکھنے لگی۔۔
تمہارے بھائ زیادہ ہی نہیں فری ہو گیا کیسے اپنی ہی سیکرٹری سے ہنس ہنس کے باتیں کر رہا ہے۔
کوئ شرم ہے اسے بیوی ادھر اکیلے بیٹھی ہے اور یہ جناب گپے لگا رہے ہیں تانیہ پھٹ پڑی تھی غصے سے چہرہ لال ہو گیا تھا۔۔۔

ویسے دونوں ساتھ اچھے لگ رہے ہیں عائشہ اپنی ہنسی روکے بولی
عائشہ تم بھی۔۔۔ جاوں میں نہیں بات کرتی تم سے تانیہ وہاں سے اٹھ گئ۔۔۔
۔ارے یار کہا جا رہی ہو میں تو مذاق کر رہی تھی عائشہ اس کا ہاتھ پکڑے اسے واپس بیٹھا گئ۔۔۔

اگر تم اسے اپنے سے دور کرو گی تو دوسری لڑکیوں کے پیچھے تو جائے گا آخر کار اسے بھی پیار چاہیے۔۔۔

عائشہ اسے سمجھانے لگی۔۔۔۔۔

ہا۔۔اس کی ہمت تو دیکھو کیسے آریان کے کندھے پر ہاتھ رکھ رہی ہے میں چھوڑوں گی نہیں اسے تانیہ آنکھوں میں غصہ لیے ان کی طرف بڑھی۔۔

اس سے پہلے ان تک پہنچتی آریان اس کا ہاتھ پکڑے اوپر کے فلور کی طرف بڑھا تانیہ کا تو خیرت سے منہ کھل گیا۔۔

تانیہ اپنا فراک دونوں ہاتھوں سے تھامے ان کے پیچھے بڑھی۔۔۔

عائشہ اسے جیلس ہوتا دیکھ مسکرا گئی۔۔

دونوں ہی ایک دوسرے کے لیے پاگل تھے ایک دوسرے کے ساتھ کسی کو برداشت ہی نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

***

تانیہ ان کا پیچھا کرتے ہوئے اوپر تک آ گی آریان کو کمرے کا دروازہ بند کرتا دیکھ اس کے تن بدن میں آگ سے لگ گئی۔۔

تانیہ جلدی سے آگے بڑھتی ہو دروازہ کا لاک گھما کر دروازہ کھولنے لگی خیرانی کی بات تو یہ تھی کہ دروازہ ایک ہی بار میں کھل گیا تھا۔۔۔

تانیہ دروازہ کھولے اندر داخل ہوئ پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبہ ہو تھا ہلکی سی لپ کی روشنی جل رہی تھی۔

کھڑکی کے پاس تانیہ کو دو سایے نظر آئے جہاں آریان کیسی کے اوپر جھکا ہوا تھا ۔۔

تانیہ کے دل کو کچھ ہوا یہ سب برداشت نہ کرتے ہوئے تانیہ آگے بڑھی۔۔۔

یااللہ اب بس یہ دن دیکھنا باقی رہ گیا تھا آریان تم مجھے اس چڑیل سے مل کر دھوکا دے رہے تھے ایک گھر والی اور ایک باہر والی رکھنا چاہتے تھے یہ پھر مجھ سے دل بھر گیا تانیہ آریان کو اپنی طرف گھومائے اسے کالر سے پکڑ گئ۔۔۔

تو تم کونسا مجھ سے پیار کرتی ہو میں بھی انسان ہو مجھے بھی پیار کی ضرورت ہے تم مجھے پیار دینے کی بجائے مجھ سے دور بھاگتی ہو تو اس میں میرا کیا قصور۔۔
اب پیار پانے کے لیے کہی تو جانا پڑے گا آریان منصوعی غصہ کئے بولا۔۔

آریان تم ایسے کیو کہہ رہے ہو میں تم سے بہت پیار کرتی ہو تانیہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام گئ

جھوٹ بول رہی ہو تم۔۔۔ تم نہ اب مجھ سے پیار کرتی ہو نہ پہلے کرتی تھی

آریان اس کے ہاتھ جھٹک گیا

تم جاوں یہاں سے ہمیں ڈسٹرب مت کرو آریان واپس اس پر جھکا۔۔۔

تانیہ کہ آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کیا کرے کیسے اسے اپنی محبت کا یقین دلائے۔۔

آریان میں سچ میں تم سے محبت کرتی ہو تانیہ اسے اپنی طرف کھینچے اپنی پیروں کے پنجوں پر کھڑے ہوئے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامے اس کے ہنٹوں پر جھک گئ۔۔

آریان اس کے نرم ملائم ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں پر پاتے ہی بے اختیار ہو گیا اس کی کمر کو اپنے بازوں کر حصار میں لیے اسے اوپر اٹھا گیا۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کی سانس ایک دوسرے میں منتقل کرنے لگے۔۔

ان کے عمل میں شدت ہی شدت تھی تانیہ ہلکا سا پیچھے ہوئ تھی کہ آریان اسے نیچے کھڑا کئے دوبارہ اسے اپنے قریب کئے اس کے لبوں پر جھک گیا تانیہ کو اب اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا وہ اسے اپنے پاس لائے کتنی بڑی غلطی کر چکی تھی

۔۔

تانیہ یہ بھولائی کہ کمرے میں ان کے علاوہ بھی کوئی ہے اس کے سحر میں جھکڑے ہی جا رہی تھی۔۔

آریان پیچھلے دنوں کا حساب بے باک کرتا اس کے ہونٹوں کو اپنی دسترس میں لیے جنونی بنا ہوا تھا۔

آریان اسے ایسے ہی لیے بیڈ پر گرا اور اس کے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ پھسائے اس کے ہونٹوں کو آزادی دیتے ہوئے اس گردن پر جھکا۔۔

حماد۔۔۔تانیہ بے بسی سے بولی۔۔۔

آریان اس سے دور ہٹے اس کے ساتھ بیڈ پر لیٹ گیا اور لائٹ آن کر گیا۔۔۔

پورا کمرہ روشنی سے نہا گیا۔

تانیہ کی نظر سامنے پڑی جہاں کسی لڑکی کا مجسمہ کھڑا تھا۔۔

تانیہ خیرانگی سے اسے دیکھتے ہوئے آریان کو دیکھنے لگی جو آنکھیں بند کئے اس کے ساتھ لیٹا تھا۔۔

تم نے مجھے بیوقوف بنایا تانیہ اسے کندھوں سے ہلا گئی۔۔

جو لوگ پہلے ہی بیوقوف ہوا نہیں دوبارہ بیوقوف بنانا کونسی بڑی بات ہے آریان اپنی آنکھیں کھولے اسے دیکھتے ہوئے مسکرا گیا۔۔

آریان تم مجھے بیوقوف سمجھتے ہو نہیں چھوڑوں گی تمہیں تانیہ تکیہ پکڑتے ہوئے اس کے پیٹ پر بیٹھتی اس کے چہرے پر مارنے لگی آریان چہرے پر ہاتھ رکھے اپنا بچاو کرنے لگا۔۔

نہیں چھوڑوں گی تمہیں تانیہ زور زور سے تکیے سے مارتے ہوئے بولی۔۔

آریان ایک جھٹکے میں اس کے ہاتھ پکڑے اسے اپنے نیچے کیئے اس کے دونوں ہاتھوں کو اوپر کر گیا۔۔
اس کی ٹانگوں پر اپنی ٹانگ رکھ گیا تاکہ کوئی مزاحمت نہ کر سکے۔۔
پتہ ہے تم اس وقت کتنی کیوٹ لگ رہی ہو دل کر رہا ہے تمہیں کھا جاوں
اور پتہ ہے تم مجھے اس وقت زہر لگ رہے ہو شرم تو نہیں آئے میرے ساتھ گیم کھیلتے ہوئے تانیہ اس کی نیلی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔

اس میں شرم کرنے والی کونسی بات تھی اپنی بیوی کو سیدھے راستے پر لا رہا تھا آریان اس کی شہ رگ پر اپنے لب رکھ گیا۔۔
دور ہی رہو مجھ سے۔۔

وہ لڑکی کہاہے میں نے خود تمہیں اس کے ساتھ اوپر آتا ہوا دیکھا تھا تانیہ اپنا سر جھٹکتے ہوئے اس خود سے دور کرنے لگی۔۔۔

وہ بیچاری تو میرے پلان میں میرا ساتھ دے رہی تھی اس کا کام تمہیں بس اوپر تک لانا تھا اور ایسا ہی ہوا تم ہمارے پلان میں پھس گی اور شیرنی بنی مجھے پر ٹوٹ پڑی آریان اسے دیکھتے مسکرا گیا۔۔۔
بہت برے ہو تم تانیہ اپنے ہاتھ چھوڑانے لگی۔۔
جانتا ہو کچھ نیا بتاوں آریان اس کے گال پر لب رکھے گہرا سانس بھر گیا۔۔
آریان مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے۔۔تانیہ کو یہی وقت ٹھیک لگا اپنی سچائی بتانے کا اب مزید وہ خود بھی اس سے دور نہیں رہ سکتی تھی۔۔۔

میں سب کچھ جانتا ہو عائشہ مجھے کل ہی سب کچھ بتا چکی ہے۔۔
تمہیں مجھ سے نفرت محسوس نہیں ہوئ۔۔
نہیں لیکن دکھ ضرور ہوا تم نے مجھے اپنے دکھ باٹنے کے قابل نہ سمجھا تھا میرے پیار پر مجھ پر بھروسہ نہ کیا۔۔
آریان ایسی بات نہیں ہے مجھ ڈر لگنے لگا تھا کہ سچائی جان کر تم مجھ سے نفرت کرنے لگو گئے میں سب کچھ برداشت کر سکتی تھی لیکن تم مجھ سے نفرت کرتے

یہ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

میں نے تم سے پیار نہیں عشق کیا ہے اور اپنے عشق سے اپنی جینے کی وجہ سے میں کیسے نفرت کر سکتا تھا کیسے منہ موڑ سکتا تھا۔۔
اور ویسے بھی تمہیں اپنے کیا کا پچھتاوا ہے تمہاری نظروں میں میں نے اپنے لیے پیار دیکھا ہے پاگل پن دیکھا ہے جیسا میں اپنی آنکھوں میں تمہارے لیے دیکھتا ہوں۔۔
تانیہ کو اپنی قسمت پر رشک ہو رہا تھا اللہ نے اسے اتنے اچھے ہمسفر کا ساتھ عطا کیا تھا جتنا بھی شکر ادا کرتی کم تھا۔۔
تانیہ بے خودی میں اپنا سر اٹھائے اس کے لبوں کو اپنے لبوں سے چھوئے پیچھے ہوئی۔۔

بس اتنا ہی۔۔ یہ تو جذباتوں سے کھیلنے والی بات ہو گئی سویٹ ہارٹ میں تمہیں بتاتا ہو کیسے کرتے ہیں آریان اس کی ہونٹوں پر پورے حق سے جھکا اس بار تانیہ سکون سے آنکھیں بند کیئے اس کا ساتھ دینے لگی اک سکون سا اس کے اندر اترا تھا
دل پہ جو بوجھ تھا ہلکا ہو گیا تھا۔۔۔

**

عائشہ تانیہ اور حماد کو ڈھونڈتے ہوئے اوپر آئی۔۔
لیکن اپنی ہی فراک میں پاؤں اٹکنے پر منہ کے بل گرنے ہی والی تھی کہ ایک مضبوط سہارے کو پائے سنبھل گئی۔۔
عائشہ حماد کے کندھوں پر اپنے ہاتھ رکھے خود کو سنبھالے کھڑی ہوئی اور حماد کی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔
دونوں کی آنکھوں کا زبردست تصادم ہوا حماد اس نیلی آنکھوں والی حسین پڑی کی کی آنکھوں میں کھو سا گیا۔۔۔
حماد کو اپنی آنکھیں ہٹانا مشکل لگنے لگا۔۔
عائشہ کا حال بھی کچھ ایسا ہی تھا۔۔
کچھ لمحوں کے بعد دونوں کا تصادم ٹوٹا۔
دونوں ایک دوسرے سے دور ہوئے۔۔۔
وہ میں یہاں آریان کو دیکھنے آیا تھا نیچھے سب لوگ اس کا پوچھ رہے ہیں حماد اپنی نظروں کا زاویہ بدلتا ہوا بولا۔۔

وہ میں بھی اسے ہی ڈھونڈ رہی تھی پتہ نی کہا چلا گیا ہے عائشہ تانیہ والی بات دبا گئ
اب اسے یہ تو نہیں بتا سکتی تھی کہ دونوں ہی غائب ہے۔۔
اس کا موبائل بھی بند آرہا ہے۔۔

آپ ایک کام کرے آپ اسے نیچھے دیکھے میں اسے اوپر دیکھتی ہوں ساتھ مل کر ڈھونڈے گئے تو جلدی مل جائے گئے عائشہ جلدی سے بولی اگر حماد آریان اور تانیہ کو ساتھ دیکھ لیتا تو نہ جانے کیا ہوتا۔

حماد ہم میں سر ہلائے نیچھے کی طرف گیا۔
عائشہ ہر طرف دیکھنے کے بعد سب روم کے دروازے کھٹکھٹائے انہیں آوازیں دینے لگی۔۔

**

آریان تانیہ کو اپنے اوپر لٹائے اس کی کمر کے گرد مضبوط حصار باندھے اپنی آنکھیں بند کئے اسے محسوس کر رہا تھا۔۔

تانیہ بھی آنکھیں بند کیئے اس کی وجود کی خوشبو کو اپنے اندر اتار رہی تھی کتنی عرصے بعد سکون محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

دونوں ایک دوسرے میں کھوئے ہوئے تھے کہ دروازہ کھٹکنے کی آواز کے ساتھ عائشہ کی بھی آواز آ رہی تھی۔۔۔

آریان عائشہ ہمیں بھولا رہی ہے ہمیں جانا ہو گا تانیہ اس کے چہرے کی طرف دیکھ گئ۔۔
میرا موڈ نہیں ہو رہا نیچھے جانے کا مجھے تو تمہارے ساتھ ہی رہنا ہے آریان اس کی کمر پر مزید دباو ڈال گیا۔۔۔
آریان پلیز نیچھے چلو سب تمہارا پوچھ رہے ہو گئے اس سے پہلے سب تمہیں ڈھونڈتے ہوئے یہاں آئے اور ہم پکڑے جائے۔۔ پلیز نیچھے چلو تانیہ اس کی منت سماجت کرنے لگی۔۔

اگر تم مجھ سے دوبارہ ملنے کا وعدہ کرو تو میں کچھ سوچ سکتا ہو۔۔
اوکے ملو گئ۔۔۔ چلو اب نیچھے چلو تانیہ اس کی گرفت میں مچلنے لگی۔۔۔

آریان اس کے ہونٹوں کو ہلکے سے چھوئے اسے اپنی گرفت سے آزاد کر گیا

تانیہ جلدی سے اس سے دور ہوئی مرر کے سامنے اپنا ڈریس ٹھیک کرتے اپنے بال درست کیئے ہونٹوں پر پھیلی ہوئی لیپ سٹک صاف کیئے دروازے کی طرف بڑھی آریان اس کی ساری کاروائی دیکھ مسکرا گیا۔۔

**

تم دونوں کہاں رہ گئے تھے سب لوگ تمہیں ڈھونڈ رہے ہیں چلو جلدی نیچے چلو عائشہ تانیہ کا ہاتھ پکڑتے نیچے کی طرف جانے لگی۔۔

آریان اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرے اپنی نیلی آنکھیں ان پر گاڑھے ان کے پیچھے پیچھے نیچے آیا۔

****

سب ٹھیک ہو گیا تھا تانیہ کو اپنوں کے پیار کے ساتھ ساتھ آریان اور اس کی فیملی کا پیار بھی مل گیا تھا اگر خدا نے اپنے چھینے تھے تو دیے بھی تھے

آریان کے کہنے پر دلاور تانیہ کے گھر پورے رسموں رواج سے رشتہ لے کر گیا تھا جیسے رخسار نے قبول بھی کیا تھا

آریان کی کوششوں کے باوجود تانیہ نے اپنے گھر والوں کو اپنے نکاح کے بارے میں بتانے سے منع کر دیا تھا وہ نہیں چاہتی تھی ان کا یقین بھروسہ دوبارہ سے کھو دے اتنی مشکلوں سے تو سب کچھ ٹھیک ہوا تھا وہ دوبارہ سب کچھ کھونا نہیں چاہتی تھی۔۔

رخسار نے حماد کے لیے عائشہ کا ہاتھ بھی مانگ لیا تھا وہ حماد کو ایسے تنہا نہیں دیکھ سکتی تھی۔
کسی کے جانے سے پیچھے والے انسان کی زندگی تو نہیں ختم ہو جاتی جانے والا تو چلا جاتا ہے لیکن اس کی یادیں ہمیشہ پیچھے رہ جاتی ہے رخسار حماد کو سحر کی یادوں

کے سہارے نہیں چھوڑ سکتی تھی اسے بھی اپنی زندگی گزارنے کا پورا حق تھا اسے بھی کسی اچھے لائف پاٹنر کی ضرورت تھی۔۔۔
رخسار کو عائشہ بہت پسند آئی تھی چلبلی سی ہمیشہ سب کو ہنسانے والی۔۔
رخسار کو یقین تھا یہ حماد کے زندگی میں ضرور رنگ بھر دے گی۔۔
نہ دلاور کو کوئی اعتراض تھا نہ آریان کو اور نہ ہی عائشہ کو وہ تو حماد کو پسند کرنے لگی تھی۔۔

حماد کو جب پتہ چلا تو کافی غصہ ہوا لیکن رخسار کا رونا دھونا دیکھ ان کی ایموشنل باتیں سنے حماد مان گیا تھا۔۔۔ وہ اپنی ماں کا دل ہرگز نہیں دکھا سکتا تھا جس نے ہر قدم پر ہر موڑ پر اسے سنبھالا تھا اس کی رہنمائی کی تھی آج اس کی التجا کو رد کیسے کر سکتا تھا۔۔۔۔

***

شادی کی تیاریاں عروج پر تھی۔۔
تانیہ کی ساری شاپنگ آریان نے خود کی تھی مایوں سے لے کر بارات تک کے ڈریس آریان نے اپنے پسند سے لیے تھے اسے ہر حال میں اپنی بیوی اپنے رنگ

میں رنگی ہوئی چاہیے تھی۔۔
عائشہ کی ساری شاپنگ رخسار نے کی تھی۔۔
حماد کم ہی شادی کی تیاریوں میں شامل ہو رہا تھا اور اس بات کو عائشہ نے باخوبی نوٹ کیا تھا۔۔

مایوں کے بعد آج مہندی تھی زیادہ دور دراز کے رشتے دار نہیں بس قریبی رشتے داروں کی ہی بلایا تھا انہوں نے۔۔
شادی کی ساری تیاریاں حماد اور آریان ہی دیکھ رہے تھے گھر کی لائٹس سے لے کر ہوٹل کی بوکنگ کھانا گھر کے چھوٹے موٹے کام سب دونوں مل کر ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

***

عائشہ اور تانیہ مہندی کے ڈریس پہنے تیاری ہوئی بہت خوبصورت لگ رہی تھی
۔۔

دونوں لہنگے پہنے بے حد حسین لگ رہی تھی دونوں کے لہنگے مختلف کلر اور سٹائل کے تھے۔۔

تانیہ ملٹی کلر کا لہنگا پہنے اوپر ہاف بلاوز پہنے جس کے بازو سلیو لس تھے ماتھے پر گلاب کے اور موتیاں کے پھولوں کی ماتھا پٹی لگائے کانوں میں سیم پھولوں کے جھمکے پہنے ہلکا سا میک اپ کیئے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

اس کے مقابل عائشہ گرین لہنگا پہنے گولڈن ہاف بلاوز پہنے اس کے بازوں بھی سلیولس تھے اس ڈریس میں اس کا دودھیاں جسم چمک رہا تھا
ماتھے پر پھولوں کی ماتھا پٹی لگائے کانوں میں جھمکے پہنے ہلکے سے میک اپ میں قیامت ڈھا رہی تھی اوپر سی نیلی آنکھیں جو اس کے خوبصورتی میں چار چاند لگا رہی تھی۔۔۔

دونوں تیار ہوئی لان میں بنائے گئے سٹیج پر آئی۔۔
آریان اور حماد پہلے ہی وہاں بیٹھے ہوئے بوڑھی عورتوں کے زمانے کے گانے سن سن کے بور ہو چکے تھے۔۔

لڑکیاں تانیہ اور عائشہ کو جیسے ہی اسٹیج پر لائی
انہیں دیکھ حماد اور آریان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئ دونوں اتنی زیادہ پیاری لگ رہی تھی کہ دونوں کو اپنی نظر ہٹانا مشکل لگ رہا تھا۔۔۔

دونوں بت بنے انہیں دیکھے گئے پاس بیٹھی بوڑھی عورتیں اور جوان لڑکیوں کا انہیں دیکھ قہقہ بلند ہوا۔۔
دونوں ہوش کی دنیا میں لوٹے سب کو اپنے اوپر ہنستا دیکھ شرمندہ ہو گئے۔۔۔

تانیہ کو آریان کے ساتھ اور عائشہ کو حماد کے ساتھ بیٹھا گیا تھا۔۔۔
مہندی کی رسم شروع ہو چکی تھی سب باری باری آ کر ان کو مہندی لگا رہے تھے اور ڈھیروں دعائیں بھی دے رہے تھے۔۔۔

ساتھ بیٹھنے کی وجہ سے عائشہ کا ہاتھ بار بار حماد کے ساتھ ٹچ ہونا حماد کی دھڑکن کو بڑھا رہا تھا دل نے پلٹی کھالی تھی اس کے بس سے بے قابو ہوتا جا رہا تھا اک الگ ہی احساس نے اس کے اندر پیدا ہو رہے تھے جسے سمجھنے سے قاصر تھا
۔۔۔۔

حماد کا دل ایک بھر پھر دھڑکنے لگا تھا وہ بھی اس کے لیے جو اس کی شریک حیات بننے جا رہی تھی اس کی بیوی کے درجے پر فیض ہونے جا رہی تھی۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو تانیہ آریان کو مسلسل خود کو دیکھتا دیکھ پوچھ بیٹھی۔۔۔
تمہیں دیکھ رہا ہو کوئی اتنا خوبصورت کسی کو کیسے لگ سکتا ہے میرا دل کر رہا ابھی سب کے سامنے تمہیں اٹھا کر کمرے میں لے جاوں اور تمہاری خوبصورتی کو سہراوں اسے مان بخشوں آریان پیچھے سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے دباو ڈال گیا

۔۔
تانیہ کہ جسم میں سرد سی لہر دوڑی اور ہڑ بڑا کر آگے پیچھے دیکھنے لگی کہ کوئی دیکھ تو نہیں رہا۔
آریان کیا کر رہے ہو چھوڑوں مجھے تانیہ سامنے دیکھے مسکراتے ہوئی بولی تا کہ کسی کو شک نہ ہو
میں تو نہیں چھوڑنے والا کر لو جو کرنا ہے
آریان کا ہاتھ بے باک ہوتا تانیہ کی پوری کمر پر رینگتا ہوا بے باکیاں کرنے لگا تانیہ کی جان ہوا ہوئی۔۔

سب رسمیں ختم ہو چکی تھی بس دونوں کو مہندی لگانا باقی تھا۔۔

تم دونوں میں سے پہلے مہندی کون لگائے گا رخسار اسٹیج پہ دونوں سے پوچھنے لگی --

میں لگواوں گی تانیہ جلدی سے کھڑی ہوئ اس میں آریان کی بد معاشیاں سہنے کہ ہمت نہیں تھی --

آریان اس کی گھبراہٹ دیکھ ہلکے سہ مسکرا گیا۔

***

رات کے تقریبا بارہ بجے دونوں مہندی لگا کر فارغ ہوئ تانیہ تھکی ہاری کمرے میں داخل ہوئ اور اپنا ڈوپٹہ سر سے اتارے بیڈ پر پھینک گئ بالوں کی چوٹی کھولے انہیں اپنے شانے پر پھیلا گئ --
تانیہ اپنے دھیان میں لگی اپنی جیولری اتار رہی تھی تھکن سے اتنی چوڑ ہو گئ تھی کہ اب بس سونا چاہتی تھی ---
آریان دروازے کی اوٹ میں چھپا اس کی ساری کاروائ دیکھ رہا تھا ڈوپٹے سے بے نیاز اس کا وجود آریان کے دل پر بجلیاں گرا رہا تھا اوپر سے اس کی خمار آلودہ

آنکھیں آریان آرام سے دروازہ بند کرتے ہوئے اس کی کمر میں بازوں حائل کیئے اس کی پشت کو اپنے سینے سے لگا گیا۔۔

آ۔۔۔آ تانیہ ڈر کے مارے اچھلی۔۔۔

کیا ہوا سویٹ ہارٹ ڈر گئی آریان اس کے کان میں گھمبیر سرگوشی کیئے اس کی کان کی لو کو دانتوں میں دبا گیا۔۔

تانیہ ساکت ہو گئی آریان اس کے گرد گھیرا مزید تنگ کرتے ہوئے اسے خود میں بھیچنے لگا۔۔۔

تانیہ کی جان لبوں پہ آئی۔۔

آریان کیا کر رہے ہو تانیہ اپنی آنکھیں بند کیئے اس کے لمس کو اپنی گردن پر محسوس کیئے اس کے بازوں کو اپنے پیٹ سے ہٹانے کی ناکام کوشش کرنے لگی

۔۔۔

پیار کر رہا ہو اپنی سویٹ ہارٹ سے جو دن بہ دن مجھے اپنا اسیر بناتے جا رہی ہے آریان اس کے بلاوز کو کندھے سے نیچھے کیئے اپنے لب وہاں رکھ گیا تانیہ کی سانسیں ایک دم سے بھاری ہوئی تانیہ اس کے بازوں پر اپنی گرفت مضبوط کر گئی۔۔۔

آریان اس کی گردن پر جھکا اپنے لبوں سے اس کی خوبصورتی کو سہرانے لگا۔۔

آریان عائشہ آجائے گی جب سے شادی کی ڈیٹ فکس ہوئی تھی عائشہ تانیہ کے گھر ہی رہ رہی تھی۔۔۔
تو آجانے دو ہمیں ایک ساتھ دیکھ کر واپس چلی جائے گی آریان تانیہ کو سیدھے کیئے اس کی کمر پر اپنے بازوں رکھ گیا اور اس کے بالوں کو پیچھے کیئے اس کے جھمکے اتراتا ہوا وہاں اپنے لب رکھ گیا

آریان میں بہت تھک گئی ہو مجھے نیند آرہی ہے
تانیہ بے مطلب سہ بہانہ بنا گئی۔۔
ابھی تمہاری ساری تھکن دور کیئے دیتا ہوں آریان اس کا چہرہ تھوڑی سے اوپر کیئے پوری شدت سے اس کے لبوں پر جھکا اس کے عمل میں اتنی شدت تھی کہ تانیہ اپنے آپ کو سنبھالنے کے لیے اس کے گردن کے گرد اپنے بازوں کا گھیرا بنا گئی۔۔۔
آریان اس کی کمر پر دباو بڑھتا اسے مزید اپنے نزدیک کر گیا۔۔
آریان اب جاوں عائشہ کسی بھی وقت یہاں آتی ہو گی تانیہ اسے اپنے گال پر ناک رگڑتا دیکھ اپنے آپ کو چھوڑانے لگی۔۔۔
آج رات کی تو بات ہے کل میں ویسے بھی تمہارے پاس ہی ہو گی تانیہ اسے پیچھے نہ ہٹتا ہوا دیکھ بہلانے لگی۔۔۔

آریان پلیز تانیہ اس کے لبوں کو اپنے بیوٹی بون پر محسوس کئے تڑپ گئ۔۔
آریان اس کی تڑپ دیکھ ایک جھٹکے سے اس سے علیحدہ ہوا اسے بیڈ پر پھینک گیا
۔۔۔
صرف آج کی رات کل میں کوئ بہانہ نہیں سنے گا آریان غصے سے بھرا کمرے سے باہر نکلا زور سے دروازہ دھرم سے بند کر گیا۔۔
تانیہ اسے غصے سے جاتا دیکھ خود کو کوسنے لگی
لیکن اسے پوری امید تھی کل وہ اسے منا لے گی۔

***

عائشہ کنفیوز سی حماد کے کمرے کے باہر کھڑی ہاتھ مسلنے لگی۔۔
جو بھی تھا آج اسے ہر حال میں اس سے بات کرنی تھی۔۔۔عائشہ دروازہ نوک کیئے اندر بڑھی سامنے ہی حماد صوفے پر بیٹھا لیپ ٹاپ میں مصروف تھا۔۔
عائشہ کو اپنے روم میں دیکھ حماد لیپ ٹاپ بند کیئے کھڑا ہوا۔۔
حماد اس سے جتنا دور بھاگ رہا تھا وہ اتنا ہی قریب آ رہی تھی۔۔
عائشہ پورے کمرے میں نظریں دوڑانے لگی جہاں جگہ جگہ سحر کی تصویرے لگی ہوئ تھی۔۔

عائشہ چلتی ہوئی اس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

مجھے تم سے کچھ بات کرنی تھی کل ہماری شادی ہے لیکن اس سے پہلے میں سب کچھ کلیئر کرنا چاہتی ہو۔۔
کیا کلیئر کرنا چاہتی ہو؟
دونوں کی نظریں ایک دوسرے سے ملی۔۔

تم مجھے اس شادی سے خوش نہیں لگ رہے اگر تم یہ شادی نہیں کرنا چاہتے تو انکار کر سکتے ہو۔
میاں بیوی کا رشتہ محبت اور پیار اکا رشتہ ہوتا ہے اور میں نہیں چاہتی کہ تم میرے ساتھ کسی مجبوری میں رشتہ جوڑوں عائشہ کی آنکھیں بھر آئی لیکن اپنے آنسو پر بند باندھ گئی اُسے اپنی آنکھوں سے بہنے سے روک گئی۔۔
اس کا دل ہی جانتا تھا کیسے یہ الفاظ اپنے منہ سے ادا کر رہی ہے دل میں شدید درد اٹھ رہا تھا۔

حماد غور سے اسے دیکھ رہا تھا شاید اس کے چہرے کے نقوش کو خفظ کر رہا تھا

۔۔۔

تمہارا جو بھی فیصلہ ہو گا مجھے منظور ہو گا اپنے دل سے فیصلہ کرنا مجبوری کے نام پر یا مجھ پر ترس کھا ہر گز کوئی فیصلہ مت لینا عائشہ کہتے ساتھ ہی کمرے سے باہر چلی گئی۔۔۔

حماد پیچھے سوچ میں پڑا اسے جاتا ہوا دیکھنے لگا
دل اور دماغ میں ایک جھنگ چیڑ گئی تھی دماغ کچھ کہہ رہا تھا دل کچھ دل اور دماغ کی جھنگ میں نہ جانے کون جیتنے والا تھا۔۔۔۔

***

تانیہ سارا وائٹ فیری لہنگا پہنے بہت خوبصورت لگ رہی تھی فل لہنگے پر گولڈن موتیوں کا کام ہوا تھا ہاف بلاوز پہنے جس کے فل بازوں پر بہت خوبصورتی سے گولڈن موتیوں کا کام ہوا تھا سر پر ریڈ ہیوی ڈوپٹہ لیے بالوں کو جوڑے کی شکل میں باندھے ماتھے پر بھاری ماتھا پٹی سجائے گلے اور کانوں پر بھی بھاری جیولری پہنے چہرے کو میک اپ سے سجائے بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔۔

عائشہ بھی پینک فیری لہنگا پہنے ہوئے تھی جس کے اوپر بڑے بڑے سٹون سے کام ہوا تھا ہاف بلاوز پہنے جس کے بازوں سلیولس تھے بلاوز کو ڈوریوں کی مدد سے باندھا گیا تھا سر پر پینک ہی ہیوی ڈوپٹہ رکھے ماتھے پر بھاری ماتھا پٹی سجائے بھاری جیولری پہنے تیار ہوئی نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی

--

لیکن آج نیلی آنکھیں مرجھائی ہوئی تھی ابھی تک حماد نے کوئی فیصلہ نہ سنایا تھا رات ساری اس نے جھاگ کر گزاری تھی---

واو عائشہ تم کتنی پیاری لگ رہی ہو تمہارے لہنگے کا کلر کتنا نائس ہے تانیہ اسے اتنا خوبصورت لگتا دیکھ بولی--

اس آریان پر غصہ آرہا تھا اتنے منت سماجت کرنے کے بعد بھی اس نے لہنگے کا کلر چینج نہیں کروایا تھا آریان کو وائٹ کلر ہی پسند اور تانیہ کو اپنی شادی میں ریڈ یا پینک کلر کا لنہگا پہننا تھا لیکن آریان نے اس کے سارے ارمانوں پر پانی پھیر دیا

--

رخسار اور دلاور مولوی صاحب کو لیے برائیڈل روم میں داخل ہوئے نکاح کی رسم شروع ہوئی عائشہ کے من میں لاکھ سوال تھے اس تو لگا تھا حماد شادی سے

انکار کر دے گا لیکن اس نے ایسا کچھ نہیں کیا تھا۔۔۔

سب کی دعا سے نکاح اپنے تکمیل کو پہنچا تھا نکاح کے بعد سب مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔۔
فوٹو شوٹ کروائی گئی کپل کی سب کام خیر وعافیت سے ہو گئے تھے اب رخصتی کا ٹائم ہو گیا تھا۔۔

تانیہ رخسار کے گلے سے لگ کر خوب روئی تھی اور ایک بار پھر اپنے کیئے کی معافی مانگ رہی تھی رخسار اسے سینے سے لگائے اس کے سر پر اپنے لب رکھ گئی ۔۔
عائشہ بھی سب سے ملتے ہوئے اپنی اپنی گاڑیوں میں بیٹھے روانہ ہوئے۔۔
تانیہ آریان کے ساتھ اس کے گھر روانہ ہوئی اور عائشہ حماد کے ساتھ اس کے گھر۔۔۔۔

**

آریان سب کام نمٹا کر اپنے روم میں داخل ہوا تو تانیہ بیڈ کے بیچھوں بیچ بڑا سا گھونگھٹ نکالے اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے آریان کا دل دھڑکا گئی۔۔

آریان اپنا کوٹ اتراتا ہوا اس کے پاس آیا اس کے مہندی لگے پاوں کو چھو کر محسوس کرنے لگا۔۔

تانیہ کے جسم میں لرزش پیدا ہوئی۔۔

تانیہ اپنے پاوں پیچھے کر گئی۔۔۔

آریان مسکراتا ہوا اس کا گھونگھٹ اٹھانے لگا تھا کہ تانیہ اپنے گھونگھٹ پر گرفت مضبوط کر گی آریان سوالیاں نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

ایسے کیسے میرا گھونگھٹ اٹھا سکتے پہلے میری منہ دیکھائی تو دو۔۔

اب یہ کیا نیا ڈرامہ ہے بولا تھا نہ کل کوئی بہانہ نہیں چلے گا۔

یہ کوئی بہانہ تھوڑی ہے یہ تو رسم ہے دلہا دولہن کا چہرہ دیکھنے پر اسے گفٹ دیتا ہے۔۔

میں کوئی ایسی رسم نہیں مانتا آریان غصے سے اس کا ڈوپٹہ کھیچے نیچے فرش پر پھینک گیا۔۔

آریان۔۔۔تانیہ منہ بسور گئی تم صرف میرے پر دھیان دو گفٹ پر نہیں آریان اپنی شرٹ کے بٹن کھولے اس اتار گیا۔۔

تانیہ اسے شرٹ کے بغیر دیکھ اپنا حلق تر کرنے لگی اپنے سوکھے لبوں پر زبان پھیر
گئی۔۔۔

آریان اسے گھبراتا دیکھ کھینچ کر اپنے قریب کر گیا۔

آریان۔۔تانیہ سرگوشی میں بولی۔

بالوں سویٹ ہارٹ آریان اس کے بال کھولے اس کی تمام جیولری اتارے اس
کے ہنٹوں پر جھکا اپنے پیاسے ہوئے لبوں کی پیاس بجھانے لگا تانیہ مضبوطی سے
اس کی گردن کے گرد حصار بنا گئی

آریان اس کے ہونٹوں پر جھکا اس کی سانسوں کو خود میں منتقل کرتا ہوا اس کی شہ
رگ پر اپنے لب رکھ گیا اسے آرام سے بیڈ پر لیٹائے خود اس پر سایہ کیئے اس
کے گلے میں خوبصورت سے چین ڈالے اس کے بلاوز کو کندھے سے ہٹائے
اپنے لب رکھتا ہوا اپنے دانت گاڑھ گیا۔۔

آہ۔۔آتانیہ کی دبی سی چیخ نکلی جیسے تانیہ اپنے ہونٹوں کو دانتوں تلے دبائے
روک گئی۔۔

آہستہ آہستہ آریان اس کے بلاوز کی ہوک کھولے اسے اس کے جسم سے الگ
کر گیا اپنا پورا وزن اس کے وجود پر ڈالے اس کی جان پر بنا گیا۔۔

تانیہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے مضبوطی سے بیڈ شیٹ کی چادر کو اپنے ہاتھوں
میں دبوچے برداشت کرنے لگی۔۔

آریان اس کی گردن سے ہوتا ہوا اپنے ہونٹ اس کے سینے پر رکھے گہرا سانس بھرتے ہوئے اس کی خوشبو اپنے اندر اتارنے لگا۔۔

دونوں کی سانسیں پورے کمرے میں گونج رہی تھی

تانیہ کی جان تو تب ہوا ہوئی جب اس کے لب اپنے پیٹ پر محسوس کئے تانیہ ہل بھی نا پائی۔

تانیہ آنکھیں بند کئے بیڈ شیٹ کو موٹھیوں میں بینچھے اپنے آپ کو پر سکون کرنے لگی آریان ایک بار پھر اس کے ہنوٹوں کو اپنی دسترس میں لے گیا تانیہ بیڈ شیٹ کو چھوڑ اس گرد اپنا حصار بنا گئی اور اس کے جنون میں اس کا ساتھ دینے لگی دونوں کے وجود میں سکون کی ایک لہر اتری تھی۔۔۔

***

حماد روم میں داخل ہوا تو عائشہ کو بیڈ کے کونے پر بیٹھے پایا۔۔

کیا ہوا تم ٹھیک تو ہو حماد پریشان ہوتا اس کے پاس آیا۔۔

میں اسے کیا سمجھوں عائشہ کمرے کی طرف اشارہ کئے بولی جو کل سحر کہ تصویروں سے بھرا پڑا تھا آج بکل خالی تھا۔۔۔

وہی جو ہر لڑکی سمجھتی ہے۔۔

مطلب ؟
مطلب یہ کہ میں نے دل سے تمہیں اپنایا ہے کسی مجبوری میں نہیں میرا دل تمہیں دیکھ بغاوت پر اتر آیا اور میں اپنے دل کے آگے ہار گیا۔۔
حماد اسے اپنی طرف کھینچ اس کے خوبصورت سراپے کو دیکھنے لگا۔۔
وعدہ کرو تم مجھے کبھی نہیں چھوڑ کر جاوں گی ہمیشہ میرے پاس رہو گی میری سانسوں کی طرح حماد اپنے ہوش کھوتے ہوئے اس کے سراپے میں ڈوبنے لگا
۔۔
میری سانسیں جب تک چل رہی میں تمہیں چھوڑ کر کہی نہیں جاوں گی ہمیشہ تمہارے پاس رہو گی عائشہ اس کی شیو پر ہاتھ رکھے اپنے ساتھ ہونے کا احساس دلانے لگی۔۔
حماد انہیں ہاتھوں پر اپنے لب رکھے اس کے نرم ملائم لیپ سٹک سے سجے ہوئے ہونٹوں پر جھک گیا۔۔
قطرہ قطرہ اس کی سانسوں کو اپنے اندر اتارنے لگا اپنے شدتیں اپنی بے قراریاں بیان کرنے لگا چند سیکنڈ میں ہی اسے نڈھال کیئے بیڈ پر ڈالے خود اس کے اوپر جھک گیا تمام جیولری اتارے اس کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن پہنا گیا عائشہ غور سے انہیں دیکھنے لگی۔۔

تمہاری منہ دیکھائی حماد کہتے ساتھ ہی اس کی گردن پر جھکا اپنا لمس چھوڑنے لگا عائشہ اس میں سمیٹنے لگی حماد شرم وحیا کے تمام پردے گرائے اس کے بلاوز کی ڈوریاں کھولے اپنے لب وہاں رکھ گیا۔۔

اس کے لبوں پر جھکے اس کے پیٹ کو سہلانے لگا جس سے تانیہ کہ جسم میں سرلہر دوڑی حماد پورا اس پر قبض اس کی جان لینے کے دڑ پر تھا۔۔

عائشہ اپنا آپ اسے سونپے سکون سے آنکھیں بند کر گئی۔۔

اپنے رب کی شکر گزار تھی جیسے چاہا اسے پایا تھا۔۔۔۔

***

ختم شدہ۔۔۔